حضور سرورِ عالم ﷺ کی شان مُسلم شریف کی مُستند احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں

شانِ حبیبُ المُنعم
مِنْ
روایاتِ المُسلم

تالیفِ لطیف

علامہ غلام مُصطفےٰ مجدّدی
ایم اے علوم اسلامیہ پنجاب

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور

فیضانِ رحمت

حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی فاروقی علیہ الرحمہ

نام کتاب	ـــــــ	شانِ حبیب المنعم
	ـــــــ	من روایات المسلم
نام مصنف	ـــــــ	علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
سال اشاعت	ـــــــ	رمضان المبارک ۲۰۰۴ء
کمپوزر	ـــــــ	محمد اکرام مجددی، محمد بلال مصطفیٰ مجددی
کمپوزنگ	ـــــــ	لاثانی بک سنٹر شکر گڑھ
پروف ریڈنگ	ـــــــ	علامہ غلام دستگیر احمد
تحریک	ـــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ـــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
ہدیہ	ـــــــ	-/180 روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
☆ مکتبہ جمال کرم ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
☆ اسلامی کتب خانہ اُردو بازار لاہور
☆ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
☆ الریاض پبلشرز اُردو بازار لاہور
☆ مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور
☆ روحانی پبلشرز گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

انتساب

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی رونقوں

کے نام

☆☆☆

شعورِ دُنیا و عقبیٰ، فروغِ فکر و نظر
مرے رسول کی چوکھٹ سے کیا نہیں ملتا

☆☆☆

آئینہ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

تقدیم

(ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی مظہری)

مولانا غلام مصطفیٰ مجددی اہل سنت و جماعت کے جانے پہچانے قلمکار ہیں۔ وہ نثر نگار بھی ہیں اور شاعر بھی .... ان کی بہت سی تصانیف اور نگارشات شائع ہو چکی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں...... وہ حضور انور ﷺ اور آپ کے غلاموں کی محبت کے چراغ روشن کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے آمین۔

اس وقت ملت اسلامیہ میں جذبۂ محبت واطاعت رسول ﷺ پیدا کرنے کی شدید ضرورت ہے، جذبۂ محبت، محبوب کے فضائل وکمالات سن سن کر پیدا ہوتا ہے، پھر ایثار و اطاعت کا جذبہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ محبوب کریم ﷺ کے فضائل وکمالات ظاہر کرنے کی بجائے آپ کو ایک عام انسان کی حیثیت سے پیش کیا جائے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)............ یہ کام محبت والا نہیں کر سکتا کیونکہ محبت کی فطرت یہ ہے کہ وہ محبوب میں خوبیاں تلاش کرتی ہے، جو محبوب میں خوبی تلاش نہ کرے وہ محبت کا کتنا ہی دعویٰ کرے، اس کو محبت والا نہیں کہا جا سکتا۔

قرآن کریم میں علمائے یہود و نصاریٰ کی نشانی یہ بتائی گئی کہ وہ توریت و انجیل میں حضور پر نور ﷺ کے ذکر اذکار چھپاتے ہیں اور یہ اس لئے کہ آپ سے لوگ محبت نہ کرنے لگیں اور آپ پر دل سے ایمان نہ لے آئیں .... حیف صد حیف! آج

مسلمان کہلانے والے کچھ علماء ایسے ہیں جو یہی کام کر رہے ہیں جو حضور انور ﷺ کے زمانے میں علمائے یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے......... لوگ ان کے ظاہر پر فریفتہ ہیں اور ان کے عمل سے باطن کا اندازہ نہیں لگاتے......... بہر حال جب بد باطن چھپانے والوں نے قرآن و حدیث میں آپ کے ذکر اذکار چھپائے تو نیک باطن ظاہر کرنے والوں نے آپ کے فضائل و کمالات ظاہر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور جس قرآن و حدیث کو پڑھ کر نظر نہ آنے والوں کو کچھ نظر نہ آیا، اسی قرآن و حدیث سے ان نیک باطنوں نے ایک جہان محبت کی سیر کرائی، ﴿جزاھم اللہ احسن الجزاء﴾ اس سلسلے میں مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ، مفتی محمد امین نقشبندی، بریگیڈیئر محمد اسلم اور مولانا غلام مصطفیٰ مجددی کی تصانیف قابل ذکر ہیں۔ علامہ غلام مصطفیٰ مجددی نے بخاری شریف کی روشنی میں ایک کتاب بعنوان "**شان حبیب الباری من روایات البخاری**" (لاہور، ۲۰۰۲ھ) قلمبند فرمائی، جو شائع ہو چکی ہے۔ اب یہ دوسری کتاب بعنوان "**شان حبیب المنعم من روایات المسلم**" مسلم شریف کے مطالعے کے بعد مرتب فرمائی، جو پیش فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کے دلوں کو محبت و عشق رسول ﷺ سے روشن فرمائے۔

حضور انور ﷺ کی محبت، اللہ کی محبت ہے......... حضور اکرم ﷺ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت ہے، اس عینیت کو دیکھ دیکھ کر زبان گنگ ہوئی جاتی ہے......... ہم نے دل اٹھا کر رکھ دیا، دماغ سے سوچتے ہیں، مگر حریم عشق میں دماغ کام نہیں کرتا دل بولتا ہے......... جس نے محبت کی، زندگی کا راز پالیا......... جو محروم ہو گیا، وہ محروم ہی رہا......... زندگی محبوب کی چوکھٹ پر جاں وارنے میں ہے......... اس

کریم کا دستور ہی نرالا ہے، اس کی راہ میں دینے سے ملتا ہے اور خوب ملتا ہے.........
مال دے تو مال ملتا ہے، جان دے تو جان ملتی ہے.........اللہ نے اپنا محبوب بنالیا، درود بھیج رہا ہے، کب تک بھیجتا رہے گا، کوئی نہیں بتا سکتا.........خود یاد فرمایا اور ہم کو یاد کرنے کا حکم دیا.........ہاں ہاں اس کو یاد کرتے رہیں، جس کو رب کریم نے یاد فرمایا ہے.........اسی کی یاد میں زندگی ہے۔

آئی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقش ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

❀......❀......❀

حرف تمنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

دوستانِ گرامی! یہ کیسا ہولناک دور ہے، پورا عالم اسلام اغیار کے پنجۂ ستم میں کراہ رہا ہے۔ دنیا کے بنیادی وسائل واسباب سے مالا مال قوم اپنی ناعاقبت اندیشی اور پریشان فکری کی بدولت زوال وانحطاط کے آخری کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ نہ غیرت ملی کی وہ اٹھان دکھائی دیتی ہے جو ہمارے اسلاف کرام کا طرۂ امتیاز ہوا کرتی تھی اور نہ اخوت اسلامی کا وہ جذبہ نظر آتا جسے دیکھ کر دنیا کے شیطان لرزہ براندام ہو جایا کرتے تھے، نہ اپنی تہذیب سے پیار ہے، نہ اپنے تمدن کی فکر ہے، دنیا کی ہر قوم بیدار ہے، صرف اُمت مرحومہ نے چادر غفلت کو اوڑھ رکھا ہے، آج کے نمرود اور فرعون امریکہ اور برطانیہ کی صورت میں تمام اسلامی علاقوں کو نظر ہوس سے دیکھ رہے ہیں، پہلے افغانستان پر آتش وآہن کی بارش برسائی۔ پھر ارض مقدس عراق کے صحراؤں کو پامال کیا۔ اب ایران اور شام کو ملیا میٹ کرنے کی سازش تیار کی جارہی ہے، پھر پاکستان کی باری آجائے گی، ادھر مسلمان ہیں کہ ہر مطالبہ ماننے کیلئے تیار ہی نہیں بیقرار دکھائی دیتے ہیں

حمیت نام تھی جس کا، گئی تیمور کے گھر سے

عالم اسلام کو بہت سے بیرونی خطرات کا سامنا ہے، لیکن اس کے اندرونی خطرات کچھ اور زیادہ گھمبیر ہیں۔ تاریخ کے میدانوں میں ہمیشہ وہی قوم شکست وریخت سے دوچار ہوتی ہے جس کا "اندر" انتشار کا شکار ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ عالم

اسلام کو جس قدر نقصان اپنے ''جعفروں اور صادقوں'' کی وجہ سے پہنچا ہے، بیگانے ''بشوں اور ٹونیوں'' کے ذریعے نہیں پہنچا، ہمارے خیال میں اس وقت سب سے بڑا المیہ بھی یہی ہے کہ اس سب سے عظیم قوم کو اندرونی طور پر بوسیدہ کرنے کیلئے رسول عظیم ﷺ کی بارگاہ عظمت سے دور لے جایا جارہا ہے تا کہ نانِ شعیر سے زور حیدری حاصل کرنے والے لوگ ہر عقیدے اور ہر عمل کے بارے میں شبہات کا نشانہ بن جائیں اور محبت مصطفٰے کے ولولوں سے تہی دامن ہو کر ہمیشہ کیلئے پاتال میں اتر جائیں، اس سلسلے میں ''ہمارے جعفر اور ہمارے صادق'' کس طرح مصروف پیکار ہیں، کسی مسلمان کو بھی مکمل اندازہ نہیں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی پروانہ شمع رسالت اپنی وارفتگی کا اظہار کرتا ہے، وہ خواہ مخواہ پھڑک اٹھتے ہیں، اجی کبھی نماز روزے کی بات بھی کرلیا کرو، یہ کیا ہر وقت فضائل کی باتیں کرتے رہتے ہو، کبھی اعمال کا بھی ذکر کیا کرو ،اب ذکر مصطفٰے کے مقابلے میں نماز روزے کو کھڑا کرنا کتنی بڑی سازش ہے، اور دین کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہے، شاید اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، بلکہ آجکل تو جہاد کے نام پر چندہ جمع کر کے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی مسلمہ عظمتوں کے خلاف نہایت بھیانک قسم کا لٹریچر عام کیا جارہا ہے۔ ادھر مسلمان ہیں کہ ہر شعبہ حیات میں پسپا ہوتے جارہے ہیں، مشائخ کی اکثریت دولت کو اکٹھا کرنے کے چکر میں مشغول ہے۔ پہلے روحانی لوگ مراقبوں میں خدا اور مصطفٰے کے جلوے تلاش کرتے تھے، آج لوٹنے کے حربے تلاش کرتے ہیں۔ اسی طرح علماء اور خطباء کی اکثریت نعروں اور نوٹوں کی ویلوں کیلئے تماشا بنی ہوئی ہے، واعظ قوم کی پختہ خیالی اور شعلہ مقالی کو نجانے کس کافر ادا کی نظر لگ چکی ہے، ہمارے نعت خوانوں کا تو کوئی قبلہ آرزو ہی نہیں، دن کو آرام فرماتے ہیں، رات

کو کلف لگے کپڑے پہن کر، تازہ کلین شیو کر کے مسند نعت پر براجمان ہوتے ہیں۔ ہزاروں روپے اپنے حسن صوت کے جادو سے رومال میں باندھتے ہیں اور آہستہ کھسکنا شروع ہو جاتے ہیں، سارا مہینہ نماز پڑھانے والا امام مسجد صرف پندرہ سو روپے پر گزارا کرے، اور یہ سدا کے بے نماز (الا ماشاء اللہ) پندرہ منٹ میں دس دس، بیس بیس ہزار روپے ہتھیا کر یہ گئے وہ گئے۔ نعت پڑھنا تو حضرت حسان علیہ الرضوان کی سنت ہے، نعت پڑھ کر دوڑ جانا نجانے کس کا طریقہ ہے۔ آہ ہمارا کیا معیار ہے، ہماری کیا سوچ ہے۔ ہم ختمات طیبات کی محفلوں میں ساٹھ ساٹھ دیگیں پکا کر برادری کو کھلاتے ہیں، جبکہ مدارس کے بچوں کو تھالیاں دے کر مانگنے کے لیے اغیار کے گھروں میں بھیجتے ہیں، پھر شکوہ کرتے ہیں کہ یہ ذہنی طور پر معذور کیوں ہیں۔ ادھر پڑھانے والوں کا یہ حال ہے کہ اکتائے ہوئے، زندگی کی ہر حرارت سے ناامید، مایوسیوں کے جال میں پھنسے ہوئے، خودی کی لذتوں سے ناآشنا، کیا بیان کیا جائے۔ ادھر دشمنوں کے پاس ایک بچہ دو دن پڑھ لے تو نور و بشر کی ''باریکیاں'' جان لیتا ہے، ادھر دو سال میں نہ قرآن پاک آتا ہے اور نہ عقیدے کی کوئی خبر ہوتی ہے

روئیے کس کس کو اور کس کس کا ماتم کیجیے

کتاب ھذا ''شان حبیب المنعم'' سے بہت عرصہ پہلے احقر۔ نے ''شان حبیب الباری'' پر قلم اٹھایا تھا، جس میں صحیح بخاری شریف کی روایات کی روشنی میں مقام مصطفےٰ کے جلوے دل و نگاہ کو تابانیاں عطا کرتے ہیں، جب اس کتاب کو تحریر کرنے کا حکم حضور قبلہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب ادام اللہ تعالیٰ ظلہ نے عطا فرمایا تو احقر کی عمر مستعار بیس سال کے لگ بھگ تھی۔ قلت مطالعہ اور ناتجربہ کاری اور تحقیق کے اصولوں

سے نا آشنائی نے ہر قدم پر راستہ روکا لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے، محبوب اکرم ﷺ کی مہربانی، شیخ کامل کی توجہ خاص اور حضور قبلہ آسی صاحب کی راہنمائی نے مضبوط سہارے فراہم کیے۔

مانا کہ محبت کی رہ میں ہر گام پہ سو سو خطرے ہیں
یہ راہ سفر آسان بھی ہے گر ساتھ تمھارا ہو جائے

کتاب بہت تھوڑے عرصے میں لکھی گئی تو اس کی اشاعت کے لیے حضرت مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ میدان میں آگئے۔ مہربان اور ذوق تحقیق کے قدر دان علماء کرام نے اپنی نوازشات سے دل کھول کر نوازا، حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی، حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری، حضرت علامہ اقبال احمد فاروقی، حضرت علامہ محمد رضاء الدین صدیقی جیسے محققین اسلام نے اس نو آموز لکھاری کو داد تحقیق دی تو دلِ حسن مقدر پر جھوم اٹھا، اللہ تعالیٰ ان سب کو کرم خاص سے سرفراز فرمائے۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

محقق عصر حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف صاحب نے اپنی تقریظ لطیف میں لکھا تھا "عزیزم غلام مصطفٰے مجددی سلمہ ربہٗ نے بخاری شریف کا مطالعہ کر کے حاصل مطالعہ اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، امید ہے کہ اس کتاب سے نہ صرف عام قارئین استفادہ کریں گے بلکہ محراب و منبر کو رونق بخشنے والے علماء و خطباء بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے، مجددی صاحب سے گزارش ہے کہ مطالعہ جاری رکھیں اور احادیث مبارکہ کے سمندر سے اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم ﷺ کی عظمت و شوکت کے گرانمایہ موتی چن

چمن کرامت مرحومہ کے سامنے پیش کرتے رہیں

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را

خوشا دل کہ دارد خیال محمد

الحمد للہ رب العالمین! احقر نے اک درویش صفت عالم دین کی اس نصیحت کو دامن دل میں محفوظ کر لیا اور بخاری شریف کے بعد مسلم شریف کے خزانے سے شان مصطفیٰ کے چمکدار موتی چمن کرامت مرحومہ کے سامنے پیش کر دیئے۔

عالم اسلام کے اندرونی ''خطرات سازوں'' نے قدم قدم پر یہ عجیب منطق بکھیر رکھی ہے کہ ہر بات بخاری و مسلم سے دکھائی جائے۔ یہ مطالبہ اکثر و بیشتر شان مصطفیٰ کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب مطالعہ ان کا مطالبہ پورا کر دے تو ماننے کی بجائے مزید حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں کہ عقل و دانش ان کے ذہنی افلاس پر سر تھام کر رہ جاتی ہے۔ مثلاً آمد مصطفیٰ کی عظمتوں کو ظاہر کرنے والی وہ حدیث مبارک جس میں ابولہب کے کنیز آزاد کرنے کا ذکر ہے اور اس کے بدلے میں اس کے عذاب کی تخفیف کا بیان ہے، کو طرح طرح کی موشگافیوں سے ٹھکرا دیا ہے۔ حالانکہ اس کو حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے بڑے اہتمام سے نقل فرمایا ہے۔ پھر ﴿اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ﴾ بخاری شریف کی حدیث ہے، لیکن اس کو خبر واحد کہہ کر نظر انداز کر دیا ہے، جب کسی کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہو کہ ہر حال میں عظمت حبیب اللہ ﷺ کو نہیں ماننا، تو پھر اسے کون منوا سکتا ہے۔ اسی افسوسناک پہلو نے ہمیشہ اتفاق ملت کے تمام راستے بند کر دیئے اور امت کی غالب ترین اکثریت کو شرک کے الزام سے آلودہ کر دیا۔ یاد رکھیے! جب تک دل کا آئینہ شفاف نہ کیا جائے، فکر رازی کا اثر ہو سکتا ہے نہ تلقین

غزالی کام آسکتی ہے۔ گندگی کے ڈھیر پر لاکھ ابر رحمت برسے، وہاں کیا اگے گا،

کھارے کھوہ مٹھے نہیں ہوندے بھاویں سہ مناں گڑ پائیے ہو

ایک کوشش ہے جو جاری رہنی چاہیے، تاکہ اپنوں کے ایمان اور عرفان کو جلا نصیب ہوتی رہے۔ مسلم شریف کی بہت سی روایات، بخاری شریف میں بھی منقول ہیں۔اس لیے ''شان حبیب الباری'' میں ان کا فائدہ حاصل ہو چکا ہے۔ کتاب ہذا میں ان روایات کو بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی جو اس کتاب میں بیان نہیں کی گئیں تاکہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ ہو جائے۔ اگر تفسیر و توضیح میں کوئی روایت دوبارہ بیان ہو بھی گئی ہو تو اسے محبوب کا بیان سمجھ کر سرور قلب حاصل کیا جائے،

وہ زباں جس کی ہر بات وحی خدا

چشمہ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

آج میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ زندگی کے سفر میں شان محبوب خدا ﷺ کا ایک اور نظارہ دیکھنے کو مل گیا۔ کتاب کھول کر آپ بھی دیکھیں گے کہ حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے شان محبوب کے کتنے سنہری باب رقم فرمائے ہیں۔ وہ عظیم لوگ حضور محبوب کل، دانائے سبل، ختم رسل ﷺ کے غلام زار تھے، ان کا اٹھنے والا ہر قدم بارگاہ محبت کی جانب گامزن ہوتا تھا، وہ تو پکار پکار کر اعلان کرتے تھے ۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

میں اسی لیے مجاہد، میں اسی لیے نمازی

یہ کتاب ایک پیغام خودی بھی ہے۔ سونے والو، بیدار ہو جاؤ، اپنی خانقاہوں کو آباد کرو، اپنی درسگاہوں کو سجاؤ، اپنی کتابوں کا مطالعہ کرو، اپنے سرمائے کو خدمت دین

کے لئے وقف کرو، میناروں، محرابوں، مزاروں پر دولت خرچنے کی بجائے لائبریریوں کو تعمیر کرو، تنظیم سازیوں پر توجہ دو، ورنہ صدیوں کی غفلت، زمانے سے بہت پیچھے رہنے دے گی۔

اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و غیور
مری قلندری کچھ کم سکندری سے نہیں
سبب کچھ اور ہے جس کو تو سمجھتا ہے
زوال بندہ مومن کا بے زری سے نہیں

مولا کریم اس عبدلئیم کی جملہ کوتاہیوں پر پردہ ڈال دے اور اس کتاب عشق اور نصاب عشق کو دو جہاں کی کامرانیوں کا ذریعہ بنا دے،

تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

❀...❀...❀

حضرت امام مسلم قدس سرہ الاعظم

جن کی بارآور کوششوں سے فروغ حدیث کے آنگن میں بہار پیدا ہوئی

☆☆☆

ہمارے اسلاف کرام میں ایک نام ایسا بھی ہے جس پر علم وفکر کے ہزاروں جہان فخر کرتے ہیں اور وہ نام ہے شیخ المحدثین حضرت امام ابوالحسین مسلم بن حجاج علیہ الرحمہ کا۔ تیسری صدی ہجری کا آغاز تھا۔ علم وعرفان کے سوتے ابل رہے تھے، عالم اسلام کی عظیم القدر شخصیات نے ذہنوں اور ضمیروں کی دنیا آباد کر رکھی تھی، سوز دماغ کے خزانے بھی عام تھے اور سوزِ جگر کے پیانے بھی عام تھے۔ اس تابناک زمانے میں خراسان کے ایک علم پرور شہر نیشاپور کے قشیری خاندان میں ایک نونہال نے جنم لیا، جس نے جوان ہو کر فروغِ حدیث کے آنگن میں بہار پیدا کر دی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپ کا سال ولادت ۲۰۲ھ رقم فرمایا ہے۔ (بستان المحدثین)

جبکہ حضرت امام شمس الدین ذہبی نے ۲۰۴ھ تحریر کیا ہے (تذکرۃ الحفاظ)

﴿ علم ایک نور ہے…… ﴾

حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کا فرمان پاک ہے ﴿ العلم نور ﴾ یعنی علم ایک نور ہے۔ اس نور کے حصول کیلئے امت محمدیہ نے ہمیشہ ہر قسم کی قربانی پیش کی، حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ بھی کسی سالک راہ اور طالب علم سے پیچھے نہ رہے، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی، اٹھارہ سال کی عمر مبارک میں علم حدیث اور اخذِ حدیث کا

سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ کو اس میدان میں خصوصی لگاؤ تھا جس کی برکت سے بہت جلد نیشاپور کے مایۂ ناز محدثین میں شمار ہونے لگے۔ طلب حدیث کی پیاس بڑھتی جا رہی تھی، آپ نے بلاد اسلامیہ کے بڑے بڑے محدثین اور ناقدین کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور علمی تشنگی کو کافور کیا، آپ علم حدیث کے انوار لوٹنے کے لئے حجاز مقدس، مصر، شام، عراق تشریف لے گئے۔ بغداد شریف اسلامی علوم اور دینی فنون کا مرکز تھا، تمام اہل علم وفن کی نگاہیں ہمیشہ اس شہر آرزو کا طواف کرتی رہتی تھیں، حضرت امام علیہ الرحمہ نے بھی متعدد بار اس شہر کی زیارت کی اور علماء کرام کے فیضان کرم سے مالا مال ہوئے۔

حضرت امام ذہبی کے مطابق آپ نے حضرت یحییٰ بن یحییٰ، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت اسحاق بن راہویہ، حضرت عبداللہ بن مسلم، حضرت محمد بن یحیٰ حضرت سعید بن منصور، حضرت عون بن سلام، حضرت ہیثم بن خارجہ، حضرت احمد بن یونس، حضرت اسماعیل بن ابی اویس، حضرت داود بن عمرو، اور حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہم رضوان الباری جیسے مشائخ کرام سے دولت حدیث حاصل فرمائی۔ (تذکرۃ الحفاظ)

...... حضرت امام بخاری سے عقیدت ......

حضرت امام مسلم قدس سرہٗ کو اپنے استاد محترم حضرت امام بخاری قدس سرہٗ الباری سے ازحد عقیدت ومحبت تھی۔ آپ نے سب سے زیادہ انہی کی اطاعت وخدمت میں کمال علم حاصل کیا، روایت ہے کہ آپ حضرت امام بخاری کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے، ایک دفعہ حضرت امام بخاری اور حضرت امام محمد بن یحییٰ ذہلی کے درمیان ایمان اور قرآن کے مسئلے میں کوئی اختلاف ہو گیا، حضرت امام مسلم نے امام

بخاری کی خاطر امام محمد بن یحییٰ کی مجلس چھوڑ دی اور ان سے ضبط ہونے والی تمام روایات انہیں واپس بھیج دیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ کا فقہی مسلک بھی امام بخاری کی طرح ''شافعی'' ہے۔

باقیات صالحات......

درخت اپنے ثمرات سے پہچانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے بے شمار تلامذہ اور عظیم کتب حدیث نے آپ کی عظمت وشہرت کو دور دور تک پہنچا دیا۔ حضرت امام ابن خزیمہ، حضرت امام ابوعوانہ، حضرت امام ترمذی، حضرت امام ابوالفضل احمد بن سلمہ، حضرت امام ابومحمد بن ابی حاتم رازی، حضرت امام ابن صاعد، حضرت امام ابراہیم بن محمد جیسے لوگوں نے آپ کے دسترخوان علم سے ریزہ چینی کی سعادت حاصل کی۔ آپ فن حدیث کی نزاکتوں اور صلاحیتوں سے پوری طرح آگاہ تھے۔ صحیح اور سقیم حدیث میں ان کے عرفان کا عالم دیدنی ہے۔ آپ کو معاصر محدثین وناقدین میں منفرد مقام حاصل ہوا، یہاں تک کہ بعض امور میں وہ اپنے استاد گرامی حضرت امام بخاری قدس سرہ الباری پر بھی سبقت لے گئے۔ مثلاً حضرت امام بخاری قدس سرہ الباری نے اہل شام کی اکثر روایات کو ان کی کتابوں سے حاصل کیا ہے۔ کتابوں کے مولفین ومرتبین سے نہیں سنا۔ اس لیے ان کے راویوں کی پہچان میں بعض دفعہ ان سے خطا سرزد ہو جاتی ہے۔ نام اور کنیت کے سبب وہ ایک ہی راوی کو دو راوی تصور کر لیتے ہیں۔ حضرت امام مسلم نے اہل شام سے براہ راست سماع کیا ہے اس لیے ان سے کوئی خطا واقع نہیں ہوتی۔ آپ کی عمر مبارک کا اکثر حصہ اخذ حدیث اور روایت حدیث کے لیے مختلف

شہروں کے سفر میں بسر ہوا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ تعلیم وتدریس میں بھی مشغول رہے، ساتھ ہی ساتھ تالیفات وتصنیفات کا یادگار سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ کی بلند پایہ کتابوں میں الجامع الصحیح (مسلم شریف)، المسند الکبیر، کتاب الاسماء والکنی، مسند الصحابہ، کتاب الوحدان، کتاب الافراد، کتاب الجامع علی الباب، کتاب العلل، کتاب سوالات احمد بن حنبل، کتاب حدیث عمرو بن شعیب، کتاب الانتفاع باھب السباع، کتاب مشائخ مالک، کتاب مشائخ ثوری، کتاب مشائخ شعبہ، کتاب المخضر مین، کتاب اولاد الصحابہ، کتاب اوہام المحد ثین، کتاب الطبقات، مسند امام مالک وغیرہ قابل ذکر سرمایہ ہیں۔ حضرت امام عسقلانی فرماتے ہیں "حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے مسند الصحابہ جیسی تصنیف شروع فرمائی، لیکن آپ وصال فرماگئے۔ اگر وہ مکمل فرماجاتے تو ایک ضخیم کتاب معرض وجود میں آتی" (تہذیب التہذیب)

......اہل نظر کی نظر میں......

حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے آپ کے متعلق کچھ اہل نظر کے ارشادات بیان کئے ہیں، حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ اپنے، معاصرین اور دیگر مفکرین و محدثین کی محبوب شخصیت تھے۔

☆......حضرت امام اسحاق بن منصور علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "جب تک ہمارے درمیان امام مسلم بن حجاج قشیری موجود ہیں، ہم کبھی خیر و برکت سے محروم نہیں ہوں گے"

☆......حضرت شیخ محمد بن عبدالوہاب فراد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "امام مسلم علم کا خزانہ ہے"

☆......حضرت امام مسلم بن قاسم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "امام مسلم جلیل الشان امام تھے"

☆......حضرت امام بندار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "دنیا میں چار محدث ہوئے، امام ابوزرعہ، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام عبداللہ دارمی اور امام مسلم بن حجاج۔ (تہذیب التہذیب)

......اور رخت سفر باندھ لیا......

علم وآگہی کے حصول اور فروغ کیلئے بلاد اسلامیہ کا یہ ان تھک مسافر بالآخر سفر آخرت پہ روانہ ہو گیا، آپ کے سفر آخرت کا واقعہ بھی بہت عجیب ہے۔ایک دِن مجلس مذاکرہ میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ اس وقت کچھ نہ بتا سکے۔گھر آکر اپنے ذخیرہ کتب کو دیکھنا شروع کر دیا، قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔آپ نہایت انہماک کے ساتھ حدیث تلاش کرتے رہے اور ساتھ کھجوریں بھی تناول فرماتے رہے۔اس انہماک میں کھجوروں کی مقدار کا حساب نہ رہا، حدیث ملنے تک کھجوروں کا ٹوکرا خالی ہو چکا تھا، اور ادھر زندگی کے لمحات بھی پورے ہو چکے تھے، یہ کھجوروں کا زیادہ کھالینا ہی آپ کے ذائقہ موت کا سبب بن گیا، ۲۴ رجب المرجب، بروز اتوار ۲۶۱ھ کو دنیائے اسلام کا یہ رجل عظیم وصال فرما گیا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے

حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ علم وفکر کا مینار نور تھے، نہایت سادہ زندگی کو پسند فرماتے تھے، امانت وصداقت کی خوبیوں سے متصف تھے، آپ نے جو کچھ پڑھا، اس پر عمل کر کے دکھایا۔حدیث مصطفےٰ سے خصوصی پیار تھا اس لئے اس کی جستجو میں ہی زندگی قربان کر دی۔آپ کو حدیث رسول کا شہید کہا جائے تو بعید نہ ہوگا۔آپ حصول علم کیلئے

جہد مسلسل کے قائل تھے، یہی وجہ ہے کہ بچپن سے لے کر عمر مستعار کے آخری حصے تک آپ کے ہاں علمی تعطل دکھائی نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ نے ارشادات مصطفیٰ کی تحفیظ وتشہیر کا بہترین اجر عطا فرمایا۔ حضرت امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں، میں نے ایک دفعہ حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا اوران کا حال دریافت کیا، آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اپنی خوبصورت جنت میرے کھول دی ہے اور میں جہاں چاہوں، قیام کرسکتا ہوں''، (بستان المحدثین) ۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

❀……❀……❀

صحیح مسلم شریف

قرآن حکیم کے بعد آثار وانوار کا

تابناک خزانہ اور دلنواز مجموعہ ہے

حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے علوم وفنون پر گراں قدر تصانیف کا ایک خزانہ چھوڑا ہے جو ہمیشہ تشنگان علم کی پیاس بجھاتا رہے گا اور ان کے دامان دل کو جواہر فکر سے چمکاتا رہے گا۔ ان تصانیف مبارکہ میں صحیح مسلم شریف کا اپنا ایک الگ مقام ہے۔ اس کتاب کا نام الجامع الصحیح رکھا گیا، حضرت امام نے اس کتاب کی احادیث وروایات کو نہایت حزم واحتیاط سے ترتیب دیا اور بہترین طریقے سے تدوین فرمائی۔ یہ کتاب ابواب کی ترتیب اور کتب کی تدوین کے اعتبار سے صحیح بخاری شریف پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض محققین نے اسے بخاری شریف پر ترجیح دی ہے۔ یہ کتاب مقبول عام ہے، اکثریت کے نزدیک قرآن حکیم اور بخاری شریف کے بعد اس کا مقام ہے، آپ خود ارشاد فرماتے ہیں ''محدثین دوسو سال بھی احادیث کو جمع کرتے رہیں، پھر بھی ان کا دارومدار اس کتاب پر ہوگا، (مقدمہ شرح مسلم، نووی)

صحیح مسلم شریف بارگاہ خدا اور دربار مصطفے ﷺ میں مقبول کتاب ہے، حضرت امام ابو علی زعفرانی علیہ الرحمہ کو کسی آدمی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، آپ کی مغفرت کا کیا سبب ہے، آپ نے فرمایا ''صحیح مسلم شریف کے یہ چند اجزاء میری مغفرت کا سبب ہیں'' (بستان المحدثین)

آپ نے اپنی اس عظیم کتاب کا سبب تالیف یہ لکھا ہے کہ تلامذہ نے درخواست کی کہ میں صحیح احادیث کا ایک ایسا مجموعہ ترتیب دوں جس میں تکرار کے بغیر احادیث کو جمع کیا جائے'' چنانچہ آپ نے تین لاکھ احادیث سے اپنی اس کتاب کا انتخاب فرمایا۔ حافظ امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب لکھنے کے بعد حضرت امام نے امام ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کی، وہ جرح وتعدیل کے ماہر تھے، انہوں نے جس روایت کی کسی علت کو بیان کیا، آپ نے اسے کتاب سے نکال دیا۔ اس طرح یہ مجموعہ حدیث پندرہ سال کی طویل مدت میں مکمل ہوا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

خصوصیات......

صحیح مسلم شریف بہت سی خصوصیات سے لبریز ہے۔ چند ایک ملاحظہ کیجئے۔

☆......آپ نے حدثنا اور اخبرنا کے فرق کو ملحوظ رکھا ہے حالانکہ امام بخاری، امام مالک جیسے محدثین بھی اس فرق کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

☆......آپ نے راویوں کے اسماء اور انساب میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے تاکہ روایت کی سند میں ابہام نہ پیدا ہو جائے۔ راوی کے نام، نسب اور کنیت میں کوئی اختلاف ہو تو آپ اس کو ظاہر کر دیتے ہیں۔

☆...... الفاظ حدیث کے اختلاف کو اسی مقام پر بیان کر دیتے ہیں۔

☆...... کتاب کی ترتیب میں بہت اہتمام کیا گیا ہے،

☆...... آپ ایک ہی حدیث کو مختلف ابواب قائم کر کے تکرار سے بچاتے ہیں۔

☆...... آپ روایت بالمعنیٰ اور اختصار سے گریز کرتے ہیں۔

☆...... آپ روایت کیلئے مسلم، عادل، ثقہ، متصل، طبقہ اولیٰ اور طبقہ ثانیہ کے راویوں کا انتخاب کرتے ہیں، طبقہ ثالثہ سے بھی روایت لیتے ہیں لیکن پہلے دیکھتے ہیں کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت قائم ہے یا نہیں۔

☆...... آپ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جس کی صحت پر اجماع ہو چکا ہو، اگرچہ بعض ناقدین نے آپ کی اس شرط پر اعتراض بھی کیا ہے۔

☆...... آپ نے تالیقات کی کثرت سے گریز کیا ہے، مسلم شریف میں محققین کے نزدیک صرف چودہ مقامات پر سند معلق کے ساتھ احادیث مروی ہیں لیکن دوسرے طریق سے یہ احادیث بھی سند موصول کے ساتھ مروی ہیں اور حکماً درجہ صحت پر فائز ہیں۔ الغرض یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ حضرت امام حسین بن علی نیشاپوری کا فرمان ہے کہ آسمان کے نیچے امام مسلم علیہ الرحمہ کی کتاب سے زیادہ کوئی کتاب صحیح نہیں۔ (فتح المغیث جلد ا ص ۳۴)

ایک وہم کا ازالہ......

مسلم شریف کی احادیث و روایات کی تعداد میں اہل فن کا اختلاف ہے۔ حضرت احمد بن سلمہ کے نزدیک بارہ ہزار ہے اور حضرت ابوحفص کے نزدیک آٹھ ہزار ہے۔ مکررات کو حذف کرنے کے بعد سب کے نزدیک چار ہزار ہے، اب جن حضرات کو یہ وہم لاحق ہے کہ کوئی مسئلہ صرف بخاری اور مسلم سے ہی ثابت کیا جائے یا بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کریں تو کہتے ہیں کہ صحاح ستہ سے ثابت کیا جائے، خدا کا خوف کرنا چاہئے، کیا مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات وفرمودات صرف ان کتابوں تک محدود ہیں۔ مثلاً صحیح مسلم شریف کو تین لاکھ احادیث وروایات سے منتخب فرمایا گیا تو کیا کوئی صاحب عقل یہ تصور کرسکتا ہے کہ باقی دولاکھ اٹھاسی ہزار یعادو لاکھ بانوے ہزار احادیث بالکل ہی ناقابل استدلال ہیں، کیا حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے کہیں یہ فرمایا ہے کہ میری جمع کردہ احادیث کے علاوہ کسی اور حدیث کو بیان نہ کرنا یا کیا باقی اصحاب صحاح نے کبھی یہ دعویٰ کیا کہ ان کا کام ہی حرف آخر ہے، اس وہم کو اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیے۔ ان حضرات کا اپنا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ یہ احقر راقم الحروف ایک گاؤں میں تقریر کررہا تھا، ایک صاحب، صحاح ستہ کا سیٹ اٹھا کر آگئے اور فرمانے لگے صحاح ستہ سے دکھایا جائے کہ رفع یدین منسوخ ہے، میں نے مسلم شریف کی حدیث پاک بیان کردی، سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ”میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھارہے ہو، نماز میں سکون اختیار کرو“ اس حدیث پر بحث ہوئی تو وہ صاحب پریشان ہوگئے اور جلدی سے ”غنیۃ الطالبین“ نکال کر کہنے لگے،

جس کی تم گیارھویں کھاتے ہو، اس پیر کامل کی بات مان لو" میں نے کہا" میں اس کا جواب بھی عرض کرتا ہوں، پہلے آپ یہ تسلیم کریں کہ قرآن پاک سے لے کر صحاح ستہ تک آپ کا رفع یدین ثابت نہیں ہوا۔ اب حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کی مشکل کشائی فرمائی ہے" اس جواب پر وہ ٹپٹا کر نو دو گیارہ ہو گئے۔

ایک مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک دیکھنی چاہیے، وہ کسی بھی کتاب میں پائی جاتی ہو، اس کیلئے قابل صد احترام ہے، پھر صحاح ستہ یا بخاری و مسلم کی قید لگانے والے کیا نہیں جانتے کہ ان کی کتابوں میں بھی کئی روایات ایسی ہیں جو درجہ صحت پر فائز نہیں۔ بخاری و مسلم کو صحیح ترین کتابیں اسلئے کہا جاتا ہے کہ ان میں احادیث کی اکثر تعداد صحیح ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان میں ضعیف احادیث یا غیر صحیح احادیث موجود ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ناقدین کی طرف سے صحیح مسلم پر بھی یہ اعتراض وارد ہوا ہے کہ اس کی بہت سی احادیث کی صحت پر سب محدثین کرام کا اتفاق نہیں، حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے انفرادی طور پر چھ سو بیس راویوں سے روایت فرمائی ہے۔ ان میں ایک سو ساٹھ راویوں کو ضعیف کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت امام بخاری نے انفرادی طور پر چار سو پینتیس راویوں سے روایت فرمائی ہے۔ ان میں اسی راویوں کو ضعیف کہا گیا ہے۔ حضرت امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"یہ دونوں کتابیں (بخاری و مسلم) صحیح ترین کتابیں ہیں۔ لیکن تمام احادیث صحیحہ کو احاطہ نہیں کرتیں، بلکہ ان کی اپنی شرائط کے مطابق (بہت سی) احادیث ایسی ہیں جو ان میں درج نہیں کی گئیں" (فتح المغیث جلد ۱ ص ۳۳)

حضرت امام حاکم علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مستدرک میں بخاری و مسلم کی شرائط پر بہت سی احادیث صحیحہ کو نقل فرمایا ہے جو ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنے تمام تر اہتمام کے باوجود ایسی روایات بھی نقل کردی ہیں جن کی اسناد میں خارجی، رافضی، قدری، جبری اور معتزلی راوی پائے جاتے ہیں اور اسماء الرجال کے ماہرین نے ان پر شدید تنقید کی ہے۔ ان کے علاوہ صحاح ستہ کی باقی کتابوں میں بھی ایسی روایات واحادیث کی کافی تعداد موجود ہے جن پر صحیح کا اطلاق نہیں ہوتا، مثلاً حضرت امام حافظ ابن الصلاح علیہ الرحمہ نے جامع ترمذی کے بارے میں فرمایا ہے "جامع ترمذی میں منکر احادیث کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے" (علوم الحدیث ص ۱۷)

حضرت امام احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے "امام ترمذی نے سند کے اتصال کو اصل اور معیار نہیں ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ منقطع احادیث کو بھی حسن کہہ دیتے ہیں۔ (النکت علی کتاب ابن الصلاح جلد ا جلد ۳۸۸)

سنن ابوداؤد کے بارے میں حضرت امام بن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے "امام ابوداؤد ضعیف افراد کی ایک جماعت سے استدلال کرتے ہیں اور ان پر سکوت اختیار کرتے ہیں" (ایضاً جلد ا ص ۴۴۵) حضرت امام نووی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے "سنن ابوداؤد میں ایسی احادیث بھی ہیں جن کا ضعیف ہونا ظاہر ہے اور اس کو امام ابوداؤد نے بیان نہیں کیا" (ایضاً) سنن نسائی کے بارے میں حضرت امام اسماعیل ابن کثیر علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے "رجال کیلئے امام نسائی نے امام مسلم سے زیادہ سخت شرائط عائد کی ہیں لیکن اس کے باوجود مجہول اور مجروح راوی موجود ہیں، اور اس کتاب میں ضعیف، منکر اور معلل احادیث پائی جاتی ہیں۔ (علوم الحدیث ص ۲۵) سنن ابن ماجہ کے بارے میں حضرت

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے" یہ کتاب صحت اور ثقاہت کے اعتبار سے باقی پانچ کتابوں کے برعکس ہے۔ جو راوی کذب، سرقہ اور تفرد کی تہمت سے متہم ہیں، جیسے حبیب ابن حبیب، کاتب علاء بن زیدل، داود بن مجیر، عبد الوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن زیاد اور عبد السلام بن ابی جنوب وغیرہم، امام ابن ماجہ ان سے احادیث، روایت کرنے میں متفرد ہیں، حضرت امام بن زرعہ نے اسکی کثیر احادیث پر باطل، ساکت یا منکر کا حکم صادر کیا ہے۔ حافظ علائی نے یہ کہا ہے کہ صحاح خمسہ کے بعد چھٹی کتاب، ابن ماجہ کی بجائے سنن دارمی کو ہونا چاہیے جس میں ضعیف راوی اور منکر و شاذ احادیث کم ہیں۔ اگرچہ اس میں بھی مرسل اور موقوف احادیث موجود ہیں لیکن پھر بھی وہ ابن ماجہ سے بہتر کتاب ہے، (النکت علی کتاب ابن الصلاح جلد ۱ ص ۴۸۵)

یہ تھا محققین حدیث کی نظر میں صحاح ستہ کا نہایت جامع اور مختصر بیان۔ اب اگر کوئی آدمی اس وہم کا شکار ہو جائے کہ صحاح ستہ اور بالخصوص بخاری و مسلم کے علاوہ کسی حدیث سے استدلال نہیں کرنا چاہئے تو وہ دین اسلام کے ساتھ مخلص نہیں۔ یہ درست ہے کہ صحاح ستہ میں اکثر احادیث درجہ صحت پر فائز ہیں، اسی لئے ان کو "صحاح" کہا جاتا ہے۔ لیکن ان میں ضعیف، شاذ، منکر، مرسل اور موقوف احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" احادیث کے مجموعے کی تعداد ساڑھے سات لاکھ تک پہنچ جائے تو بعید نہیں" (تدریب الراوی جلد ۱ ص ۱۰۱) مصنفین صحاح ستہ نے بھی لاکھوں احادیث سے اپنے مجموعوں کا انتخاب کیا ہے۔ تو کیا کوئی صاحب عقل انسان کہہ سکتا ہے کہ صحاح ستہ کے علاوہ تمام احادیث ساقط الاعتبار ہیں، یہ تعداد کوئی لاکھوں پر نہ سہی ہزاروں پر مشتمل تسلیم کر لے، پھر بھی اسے ایسی جرأت کا مظاہرہ

نہیں کرنا چاہیے۔ محدثین کرام نے حدیث کے اصول مرتب کر دیئے ہیں، ہمیں ان کی روشنی میں حدیث کا جائزہ لینا چاہیے اور روایت کو پرکھنا چاہئے، صرف چھ کتابوں میں محصور ہو کر باقی ہزاروں احادیث و روایات کا انکار کر دینا اسلام کی کونسی خدمت ہے۔ پھر ان چھ کتابوں کے بارے میں قرآن و حدیث کی کوئی نص قطعی موجود نہیں، لہذا امت کو باقی ہزاروں احادیث نبویہ کے استفادے سے روکنا بہت بڑے ظلم کے مترادف ہے۔

اگر نگاہِ انصاف سے دیکھا جائے تو صحاح ستہ کے معرض وجود میں آنے سے پہلے جن امامانِ دین وملت نے حدیث کی خدمت کی ہے کیا وہ لائق تحسین نہیں، مثلاً حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جلیل القدر صحابہ اور رفیع الشان تابعین کی زیارت فرمائی اور ان کی صحبت بابرکت سے فیضان حدیث حاصل کیا۔ کیا ان کی احادیث اور روایات قابل قبول نہیں۔ اصحاب صحاح نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ سے احادیث اخذ کی ہیں لیکن ان روایات کو نہیں لیا جن کی اسناد میں ان کا نام آتا ہے، کیا اس ''نظر اندازی'' سے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے علم حدیث میں کوئی کمی تصور کی جائے گی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ حدیث وفقہ کا مقام ایسا نہیں، جس کی حقانیت کیلئے اصحاب صحاح کی تصدیق درکار رہے۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے۔

''اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ تم جو یہ کہتے ہو کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب میں کوئی حدیث ضعیف نہیں، کیونکہ حضرت امام اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان جتنے راوی ہیں، وہ

صحابہ اور تابعین ہیں، اور وہ جرح سے محفوظ ہیں۔ تو پھر کیا سبب ہے، کہ بعض حفاظ نے ان کے دلائل کو ضعیف احادیث پر مبنی قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جن بعض راویوں کو ضعیف کہا جاتا ہے وہ ان کے وصال کے بعد ان کی سند کے نچلے درجے کے راوی ہیں، اور انہوں نے آپ کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے روایت کیا ہے۔ حضرت امام کی مسانید ثلاثہ میں سب کی سب احادیث صحیح ہیں، کیونکہ اگر وہ صحیح نہ ہوتیں تو آپ ان سے کبھی استدلال نہ فرماتے۔ آپ کی سند کے نچلے راویوں میں اگر کوئی راوی جھوٹا ہو یا جھوٹ کی تہمت سے داغدار ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ہمارے ہاں اس کی صحت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے ایک مجتہد نے استدلال فرمایا ہے۔ اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم اس حدیث پر عمل کریں اگرچہ اسے کسی اور محدث نے بیان نہ کیا ہو۔ جب تک آپ کی مسانید ثلاثہ میں ان کے فقہی مذہب کی دلیل کو نہ دیکھ لیا جائے اس وقت تک ان کی کسی دلیل کو ضعیف نہ کہا جائے، یہ ہوسکتا ہے کہ بعد کے احناف کرام نے ان کے مذہب پر کسی ضعیف حدیث سے استدلال کیا ہو، لیکن حضرت امام اس سے بالکل بری الذمہ ہیں (میزان الشریعہ جلد ا ص ٦٥)

یہ ہیں وہ حقائق جن کو آج کل جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے تا کہ کروڑوں مسلمانوں پر مبنی سواد اعظم کے جذبات واحساسات کو زخمی کر کے مسلمہ عقائد

اسلام کو مشکوک کر دیا جائے۔ ہم یہی التماس کرتے ہیں کہ کسی بھی عقیدہ یا مسئلہ میں صرف حدیث نبوی کا مطالبہ کرنا چاہیے، بخاری و مسلم یا دیگر صحاح اربعہ ہی کا مطالبہ علم حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہوگا۔ یہ بحث ونظر تو عام اصول پر مبنی تھی، جہاں تک مقام رسالت اور شان نبوت کا تعلق ہے تو اس کو بیان کرنے کے لیے صحاح ستہ کے اصحاب نے خاص الخاص اہتمام فرمایا ہے۔ وہ عظیم لوگ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام زار تھے، ان کے ہاں عظمت سرکار کے انکار کا خفیف سا تصور بھی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ عالم اسلام میں انگریزوں کی دراندازی سے پہلے مقام نبوت کو اختلافات کا نشانہ نہیں بنایا جاتا تھا۔ سب حضور سراپا نور ﷺ کی ذات گرامی صفات کو امت کے عالمگیر اتحاد کا مبارک وسیلہ سمجھتے تھے۔ بقول اقبال

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم

زیں سبب یک بادگر پیوستہ ایم

یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں، قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کے بارے میں، تقدیر کے موثر یا غیر موثر ہونے کے بارے میں بہت سے ''کلامی مباحث'' کا بازار تو گرم تھا۔ لیکن رسول اکرم ﷺ کی شان و عظمت کے متعلق کسی کی دو رائے نہیں تھیں۔ مثلا! حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی حیات برزخی اور شان حاضر و ناظر کے بارے میں امت مسلمہ میں کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا، گویا حضرت شیخ کے زمانے تک بھی راوی چین ہی چین لکھتا ہے، پھر انگریزوں نے عالم اسلام کے متعدد ملکوں پر اپنا اثر ورسوخ قائم کیا تو ان ظالموں نے حضور جان ایمان ﷺ ہی کو موضوع اختلاف بنالیا تاکہ فاقہ کشی کے

باوجود اپنی غیرت ایمانی پر مرمٹنے والی قوم کے سینوں سے ''روح محمدی'' کو نکال دیا جائے اور یہ قوم ہر اعتبار سے مردہ ہو جائے۔ اب انگریز تو جا چکے ہیں لیکن ان کے تیار کردہ ''توحیدی'' آج بھی اس ناپاک مشن پر عمل کر رہے ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ متحرک دکھائی دیتے ہیں۔ اسی مشن کی تکمیل کے لیے جہاد ہو رہا ہے۔ چندے اکٹھے کیے جا رہے ہیں، مدرسے تعمیر کیے جا رہے ہیں، جس گاؤں میں ایک ''توحیدی'' ہے وہاں بھی چند دنوں میں مسجد تعمیر کر کے فتنے کی فضا گرم کی جا رہی ہے۔ کتابوں کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ جاری کیا جا رہا ہے۔ اصل ماخذ کے متن تبدیل کیے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں کی چابک دستی اور ہم لوگوں کی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ ہمارے عظیم اسلاف کی تعلیمات پر بھی ان کا قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔ آپ ''تاریخ اہل حدیث'' ہی کا مطالعہ کر لیں، غیر مقلدین نے تمام مقلدین بزرگوں کو اپنی صف میں شامل کر رکھا ہے، دیکھئے کتنی حیرت کی بات ہے کہ غیر مقلدین کے نزدیک کسی امام کی تقلید فعل حرام ہے، اسی طرح ان کے اس اصول کے مطابق صحاح ستہ کے مصنفین کرام فعل حرام کے مرتکب تھے کیونکہ وہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔ ہمارا سوال ہے کہ کیا فعل حرام پر مداومت کرنے والے افراد کی کتابوں اور اصولوں کو بطور حجت تسلیم کرنا جائز ہے؟ اور انہیں اپنے اکابر سمجھنا درست ہے؟ اور ان کے کارہائے نمایاں پر فخر کرنا صحیح ہے؟ ہم نے تو بس یہی معلوم کیا ہے کہ یہ لوگ اسلام کے قلعے میں شگاف ڈالنا چاہتے ہیں، اس واردات کے لیے انہیں قرآن وحدیث کا نام استعمال کرنا پڑے تو بھی درست ہے، توحید اور جہاد کی آڑ لینی پڑے تو بھی درست ہے، صحاح ستہ کو ڈھال بنانا پڑے تو بھی درست ہے۔ اس کی ادنیٰ سی مثال یہ ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام

کے مسائل جو کہ مقلدین کے باہمی مسائل ہیں، کو اچھالنے کے لیے بخاری و مسلم کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر غیر مقلد کے ہاتھ میں مقلد اماموں کی کتابوں کے سیٹ ہوتے ہیں، لیکن جب حضور پر نور ﷺ کے عطائی علم غیب، شان حاضر و ناظر، اختیارات و امتیازات کے ثبوت کے لیے بخاری و مسلم کو پیش کیا جائے تو نہایت ڈھٹائی کے ساتھ ان محبوب کتابوں کو بھی ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ چنانچہ کا سہارا لیا جاتا ہے، بلکہ قرآن پاک کی آیات مبارکہ کی معنوی تحریف کا ارتکاب کیا جاتا ہے، بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آدھی آیت مبارکہ کی تلاوت کر کے اپنا عقیدہ نافذ کیا جاتا ہے۔ میں یقین کامل کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس دن یہ لوگ پورا قرآن پاک تلاوت کریں گے، اور ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت کی روشنی میں تلاش کریں گے، اس دن ان کے مذہب باطل کا خاتمہ ہو جائے گا اور سواد اعظم کے عقائد و اعمال نکھر کر سامنے آجائیں گے۔ لیکن افسوس!

خود بدلتے نہیں، قرآن بدل دیتے ہیں

زیر نگاہ کتاب "شان حبیب المنعم من روایات المسلم" بھی ان لوگوں کے دیرینہ مطالبے کا عملی جواب ہے۔ الحمد للہ راقم الحروف نے مسلم شریف کا نئے سرے سے تفصیلی مطالعہ کیا، پھر اس کی شروح اور حواشی کو دیکھا تو جگہ جگہ حضور احمد مختار، سید ابرار ﷺ کے کمالات کے جہان جگمگاتے نظر آئے تا کہ

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لك ذكرك دیکھے

دریچۂ اول

چشمہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

❁ ❁ ❁

☆......اللہ اللہ! حضور، من اللہ نور ﷺ کی زبان نبوت وحی الٰہی کا چشمہ علم و حکمت ہے، جس نے پرستاران جہالت کو آگہی سے سیراب کیا۔ یہ زبان کن کی کنجی ہے، غیب کی ترجمان ہے۔ یہ جب بھی کلام فرماتی ہے......... معرفت حق کے خزانے لٹاتی ہے۔

☆......سرکار ابد قرار ﷺ کا سینہ رسالت، اسرار ازل کا گنجینہ ہے، استعداد باطنی کا یہ عالم ہے کہ لب ہائے رسالت پہ التجا جاری ہے ﴿رب زدنی علماً﴾ پروردگار میرے علم میں اور اضافہ فرما......... ادھر حریم قدس کی صدا سنئے: ''ہر گھڑی تیرے لیے گزرنے والی گھڑی سے زیادہ شان والی ہے۔'' عطا کرنے والے کی عطا میں کوئی ابتلا نہیں۔ دعا کرنے والے کی دعا میں کوئی انتہا نہیں، عقل سوچے تو کیا سوچے، دینے والا کیا دے رہا ہے اور لینے والا کیا لے رہا ہے، خدا تعالیٰ کا اعلان ہے۔

﴿فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی﴾

'اس نے اپنے عبد خاص کی طرف وحی فرمائی جو فرمائی'......... کوئی کون ہوتا

ہے درمیان آنے والا .... کراماً کاتبین راہم خبر نیست،

☆......رسول اکرم، محبوب اقدس ﷺ کی نگاہ کرم ، کیا دیکھ رہی ہے، خلیل اللہ زمین پر کھڑے ہیں تو ارضی وسماوی ملکوت کا مشاہدہ کر رہے ہیں، حبیب اللہ لامکاں کی رفعتوں پر فائز ہو گئے، ان کی وسعت نظر کا کیا عالم ہوگا، جو غیب الغیب کا مشاہدہ کرتے ہیں، انہیں غیب کا مشاہدہ کرنا کیا مشکل ہوگا، وہ غیب کی بھی خبر دیتے ہیں .... وہ شہادت کا بھی بھرم رکھتے ہیں، سبحان اللہ ۔

وہ خود جانِ خبر ہیں ہر خبر ہے ان سے وابستہ

انہیں بھی بے خبر، او بے خبر، مانا تو کیا مانا

......حرمت زبان مصطفیٰ ﷺ......

☆......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

﴿ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ ﴾

ترجمہ: یعنی میری طرف جھوٹ نہ منسوب کرو، جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ دوزخ میں جائے گا۔ (مسلم باب ا)

☆......حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

"مجھے تمہارے سامنے زیادہ تعداد میں احادیث بیان کرنے کو جو چیز روکتی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ﴿ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ

النَّارِ﴾ یعنی جو آدمی جان بوجھ کر جھوٹ کو میرے ساتھ منسوب کرے، اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

﴿سیکون فی اخر امتی اناس یحد ثونکم بما لم تسمعو ا انتم و لا اباآءُ کم فایا کم وایا کم﴾ میری امت کے آخری زمانے میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جنھیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں سنا ہوگا، پس ان سے بچو، اوران سے بچو۔ (مسلم باب ۳)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اعظم ﷺ نے فرمایا!

﴿یکون فی اخرالزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباکم فایاکم وایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم﴾ آخری زمانے میں جھوٹے دجالوں کی آمد ہوگی جو تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں سنا ہوگا، پس ان سے بچو، اوران سے بچو، کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں نہ ڈال دیں، (مسلم باب ۳)

اشارات

☆......ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان رسالت سے نکلا ہوا ہر کلمہ ایسی حرمت وحقانیت کا سرچشمہ ہے کہ کسی اور کی بات اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

☆......جب سرکار کی بات کا مقابلہ نہیں تو سرکار کی ذات کا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے۔

☆......حضور اقدس ﷺ اصل دین ہیں، آپ کی طرف سے کوئی بات منسوب کرنا دین میں دخل اندازی کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس فعل بد سے سارے دین و ایمان کا اعتماد مجروح ہوجاتا ہے۔

☆......کلام رسول میں ملاوٹ کرنے والا دوزخی ہے۔

☆......حضور اقدس ﷺ کی نگاہ نبوت اس امر غیب کا مشاہدہ فرمارہی تھی کہ بعض بدنصیب لوگ اس جرم کا ارتکاب ضرور کریں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوچکے ہیں، جنھوں نے زبان مصطفیٰ کی حرمتوں کا کبھی خیال نہیں کیا۔

☆......صحابہ کرام اپنے آقا حضور سراپا نور ﷺ کی زبان نبوت سے نکلنے والے ہر کلمہ طیبہ کی حرمت اور نزاکت کو سامنے رکھتے تھے، اس لیے انھوں نے روایت حدیث میں حد درجہ احتیاط سے کام لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے "ایک وقت وہ تھا کہ جب کوئی آدمی یہ کہتا کہ قال رسول اللہ، تو ہماری نظریں اس کی طرف اٹھ جاتیں، اور ہم توجہ سے اس کی حدیث سماعت کرتے، لیکن جب سے لوگوں نے ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کردی ہیں تو ہم صرف انہیں روایات کو سنتے ہیں جن کو ہم پہلے

سے پہچانتے ہیں" (مسلم باب ۳)

☆...... جب یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیوں سے ایسے ایسے کذاب پیدا ہوئے جنھوں نے ہزاروں خود ساختہ روایات کو رسول اللہ ﷺ کی زبان نبوت سے منسوب کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے محدثین اسلام کی جماعت کو پیدا کر دیا۔ ان عظیم افراد نے حدیث کی ایسی عظیم خدمت کی کہ مسلمان اس پر ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے۔ ایک واقعہ کا مطالعہ کیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ علم حدیث کے غداروں اور خدمت گاروں میں کیا فرق ہے۔ امام ابن عساکر علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں

"ہارون الرشید کے پاس ایک زندیق کو لایا گیا، خلیفہ نے اس کے قتل کا حکم صادر کیا تو اس نے کہا 'تم مجھے قتل کر دو گے لیکن ان چار ہزار احادیث کا کیا کرو گے جن کو میں نے وضع کر کے لوگوں میں عام کر دیا ہے۔ میں نے ان احادیث میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے۔ ان میں ایک حرف بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں'۔ خلیفہ نے کہا "اے زندیق! تو عبد اللہ بن مبارک اور ابن اسحاق غواری کو نہیں جانتا ان کی تنقید کی چھلنی سے تیری تمام حدیثوں کا ایک ایک حرف نکل جائیگا"۔ (تاریخ دمشق جلد ۴ ص ۱۱۵)

☆..... حضور پر نور ﷺ کے فرمان عالی شان کے ساتھ ہی ہدایت وابستہ ہے۔ کسی اور کی گھڑی ہوئی بات میں گمراہی اور فتنہ پردازی تو ہو سکتی ہے، ہدایت کی جلوہ طرازی نہیں۔ مثلاً اہل رفض نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل میں تین لاکھ سے زیادہ احادیث وضع کی ہیں۔ (موضوعات

کبیر للقاری ص۱۲۲)

☆......ایسے کذب فروشوں سے اپنا ایمان بچانا چاہیے ۔

سونا جنگل، رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے

﴿......جبریل امین کے سوالات......﴾

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

''ایک دن ہم بارگاہ رسالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ﴿اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر﴾ اچانک ایک آدمی آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے حضور دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملائے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ دیں، اور کہا ''یا محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز پڑھو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر طاقت ہو تو۔'' اس نے کہا ''آپ نے سچ فرمایا'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''ہم حیران ہو گئے، کہ وہ

سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے''۔ پھر اس نے پوچھا ''مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخر پر ایمان لائے، اور تقدیر کو مانے کہ ہر خیر و شر اس کے ساتھ وابستہ ہے'' اس نے کہا'' آپ نے سچ فرمایا'' پھر اس نے کہا'' مجھے احسان کے بارے میں بتایئے'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو تو یہ یقین کرلے کہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے'' اس نے کہا ''مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ما المسئول عنها باعلم من السائل﴾ یعنی جواب دینے والا سوال کرنے والے سے اس کا زیادہ جاننے والا نہیں۔ پھر اس نے کہا ''مجھے اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' (قیامت اس وقت آئیگی) جب باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں گے، جب ننگے بدن، ننگے پاؤں والے تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارات تعمیر کریں گے'' وہ چلا گیا تو میں آپ کے حضور بیٹھا رہا۔ آپ نے فرمایا ''اے عمر! کیا تو سائل کے بارے میں جانتا ہے''۔ میں نے کہا ﴿اللہ و رسولہ اعلم﴾ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ﴿فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم﴾ وہ حضرت جبریل

امین تھے، جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم کتاب الایمان)

......اشارات......

☆...... یہ عظیم القدر حدیث، امت کے بڑے بڑے محدثین ومفسرین نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائی ہے۔

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام رجل کامل کی صورت میں حاضر ہوئے، حالانکہ ان کی حقیقت ''نور'' تھی، معلوم ہوا کہ نورانیت اور رجولیت وبشریت متضاد صفتیں نہیں، ان دونوں صفتوں کا ایک ہی وجود میں جمع ہونا محال نہیں، واقع ہے۔

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام نور ہو کر رجل کی صورت میں جلوہ گر ہو جائیں تو ان کے نور میں کوئی فرق والتباس نظر نہیں آتا۔ اگر حضور من اللہ نور ﷺ ''نور'' ہو کر رجل کامل اور بشر بے مثل کی صورت میں جلوہ گر ہو جائیں تو کیوں فرق والتباس نظر آنے لگتا ہے؟

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں دو زانو ہو کر بیٹھے، جس طرح باادب شاگرد اپنے کامل استاد کے سامنے زانو طے کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نوریوں کا سردار بھی حضور سراپا نور ﷺ کا سوالی ہے ؎

بے لقائے یاران کو چین آجاتا اگر

بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

☆...... حضرت جبریل امین علیہ السلام کا سوال پوچھ کر اس کی تصدیق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سوال کے جواب سے آشنا تھے۔ یہاں معلوم ہوا کہ کسی چیز کے متعلق سوال کرنا عدم علم کی دلیل نہیں، وہ اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں

سوال کریں تو ان کے علم کا انکار نہیں کیا جاتا، اگر حضور اقدس ﷺ نے دوزخ کے مناظر کے بارے میں سوال کر لئے تو ان کے علم کا انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

☆...... حضور پرنور ﷺ کا سینہ علوم و معارف کا بے پایاں سمندر ہے۔

☆...... ﴿ما المسئول عنها با علم من السائل﴾ یعنی جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے اس کا زیادہ جاننے والا نہیں، اس جملے سے "عقل عیار" نے انکارِ علم مصطفےٰ کا بہانہ تراش لیا ہے، وہ بیچاری سر پیٹ رہی ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو قیامت کا علم ہوتا تو بتا کیوں نہ دیتے، یہاں حضور اقدس ﷺ نے اپنے علم کی نفی کر دی ہے۔ جیسا کہ اس سے اگلی روایت میں مزید وضاحت پائی جاتی ہے فرمایا "اور یہ علم (قیامت) ان پانچ علوم میں سے ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا" بے شک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش برساتا ہے۔ اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، اور کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کرے گی، اور کس جگہ مرے گی، بے شک اللہ ہی جاننے والا خبر دینے والا ہے۔"

☆...... قرآن و حدیث کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان علوم خمسہ کو ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے برگزیدہ رسولوں کو ان کے بارے میں کچھ بتایا ہے یا نہیں، تو قرآن و حدیث کی بے شمار تصریحات اور امت محمدیہ کی کثیر شخصیات سے یہ عقیدہ حاصل ہوتا ہے کہ اس نے ضرور بتایا ہے۔ بالخصوص حضور سرور انبیاء ﷺ کو ان علوم کی تفصیلات سے پوری طرح آگاہ فرمایا، حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کا علم حضور ﷺ کو عطا فرمایا اور ان کو مخفی رکھنے کا حکم دیا"

(شرح مواہب لدنیہ جلد ا ص ۲۶۵)

☆...... اسی طرح حضرت امام بدرالدین عینی، حضرت امام ابن حجر عسقلانی، حضرت امام علی قاری، حضرت امام جلال الدین سیوطی، حضرت امام صاوی مالکی، حضرت امام محمود آلوسی، حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت امام خازن، اور حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہم الرحمہ جیسی جلیل القدر شخصیات نے یہی عقیدہ بیان کیا ہے۔

☆...... حدیث مذکورہ میں عدم علم کا ذکر نہیں، زیادتی علم کا ذکر ہے، وقت قیامت کا علم حضور سرور انبیاء ﷺ اور حضرت جبریل امین علیہ السلام کو نصیب ہو جائے تو کوئی مستبعد نہیں، حضرت امام تفتازانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿ ولا یبعد ان یطلع علیه بعض الرسول من الملائکة او البشر ﴾ یہ کوئی بعید نہیں کہ وقوع قیامت کے علم پر بعض رسل ملائکہ یا رسل بشر کو مطلع کر دیا جائے۔ (شرح المقاصد جلد ۲ ص ۲۰۵)

☆...... قرآن پاک میں ہے ﴿ ما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء ﴾ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں وہ تمھیں غیب پر مطلع کرے، لیکن اللہ اپنے برگزیدہ رسولوں کو مطلع فرماتا ہے، یہ آیت کریمہ بھی ہمارے موقف پر بہترین دلیل ہے۔

☆...... حضور نبی غیب آشنا ﷺ نے کتنے صحابہ کرام کے وصال کی خبر دی، امت مرحومہ کے عروج وزوال، کی خبر دی، بارش کے نزول کی خبر دی، قیامت کی نشانیوں کی خبر دی، یہاں تک بتا دیا کہ قیامت جمعۃ المبارک کے دن آئے گی، محرم الحرام کے مہینے میں آئے گی اور دس تاریخ کو آئے گی، صرف یہ نہیں بتایا کہ سال کونسا ہوگا۔ اگر یہ بھی بتا دیتے تو قیامت اچانک آنے کا فرمان درست نہ رہتا، آپ وقوع قیامت کی تمام

نشانیاں کھل کر بیان فرما گئے جبکہ اس کا "وقت معین" یہ فرما کر چھپا گئے کہ "جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا" اب اس جملے کا معنیٰ مراد لینا کہ "میں بالکل ہی نہیں جانتا" شدید جہالت پر مبنی ہے، اور فرمان مصطفےٰ کی معنوی تحریف ہے۔

☆...... حضور پر نور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "میں نے اولین و آخرین کے علم حاصل فرمالئے" اس علم بے پایاں سے علوم خمسہ کو کونسی نص باہر نکال رہی ہے۔

اللہ کی عطا کا تو انکار مت کرو

سرکار کی جو شان ہے بے شک عطائی ہے

☆...... صحابہ کرام، اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ شہِ والا ﷺ کے علم کا بھی اعتراف کیا کرتے تھے، الله ورسولہٗ اعلم کا مبارک جملہ گویا ان کا تکیہ کلام تھا۔

☆...... اسلام، ایمان، احسان کی تعریفات واضح ہیں، حقیقت کیا ہے، حضور کی محبت کا نام ایمان ہے، حضور کی اطاعت کا نام اسلام ہے اور حضور کی طریقت کا نام احسان ہے۔

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

☆...... حضور ﷺ علم والے بھی ہیں اور حکمت والے بھی ہیں، یہی وجہ ہے کہ جو اُمور امت کے حق میں بہتر ہیں، انہیں بیان فرما دیتے ہیں اور جن امور کا ظاہر کرنا بہتر نہیں، انہیں چھپا لیتے ہیں۔ کسی اَمر کا ظاہر نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو اس کا علم حاصل نہیں۔ قرآن پاک تو اعلان فرما رہا ہے۔ ﴿وعلمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما﴾ محبوب! ہم نے آپ کو وہ کچھ سکھا دیا جس کا آپ کو علم نہیں تھا اور آپ پر اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ علوم خمسہ کے متعلق اور بھی بہت سی احادیث نبویہ رقم کی جائیں گی۔ وما توفيقى الا بالله

﴿......اعرابی کا حسن انجام......﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول کریم ﷺ کی بارگاہ رسالت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو اختیار کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز فرض ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اعرابی نے عرض کی، اللہ تعالیٰ کی قسم، میں ان احکام میں زیادتی کروں گا اور نہ کم کروں گا، آپ نے ارشاد فرمایا ﴿من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا﴾ جو آدمی کسی جنتی کو دیکھنے سے خوش ہوتا ہے، وہ اس اعرابی کی زیارت کر لے، (مسلم، کتاب الایمان)

﴿......اشارات......﴾

☆...... مستقبل کا علم، علوم خمسہ کا حصہ ہے، جو ﴿وما تدری نفس ما ذا تکسب غدا﴾ کے جملہ قرآنی سے ثابت ہے، اس علم کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ لیکن وہ کریم اگر اپنے محبوب پاک ﷺ کو اور آپ کی متابعت کاملہ کی برکت سے کسی بزرگ دین کو سکھا دے تو اس کی رحمت سے کوئی بعید نہیں۔ قرآن پاک نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام قدم قدم پر مستقبل کے اسرار فاش کرتے دکھائی دیتے ہیں اور قرآن پاک اس

کی تصدیق کرتا نظر آتا ہے۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء

☆......مذکورہ حدیث مبارک میں سرکار مدینہ ﷺ ایک اعرابی کے حسن انجام کی خبر دے رہے ہیں کہ اگر کوئی جنتی دیکھنا چاہتا ہے تو اس اعرابی کو دیکھ لے۔

☆......حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم ﷺ کو علم حاصل تھا کہ یہ اعرابی ان احکام پر ہمیشہ عمل کرے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ (شرح مسلم جلد ۱ص ۳۱)

☆......معلوم ہوا کہ حضور پرُ نور ﷺ کو اپنی امت کے احوال اور درجات اعمال کی خبر ہے۔ حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس وقت وصال نہیں فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر چیز کا علم عطا نہیں فرما دیا، جس کا علم عطا کرنا ممکن تھا، (روح المعانی ص ۱۵/۱۵۴)

☆......حضرت سید عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''حضور سراپا نور ﷺ کے سامنے علوم خمسہ کس طرح پوشیدہ رہ سکتے ہیں، جبکہ آپ کی امت شریفہ میں کوئی شخص اس وقت تک صاحب تصرف نہیں ہوسکتا جب تک اسے علوم خمسہ کی معرفت حاصل نہ ہو جائے، (الابریز من کلام عبدالعزیز ص ۴۸۳)

☆......مفسرین کرام نے حضور سراپا نور ﷺ کی قوت مشاہدہ کا ذکر فرمایا ہے کہ آپ ہر مومن کے ایمان، ہر کافر کے کفر اور ہر منافق کے نفاق کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں، جو کچھ عدم سے وجود میں آچکا ہے، اس کو دیکھنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کو جاننے والے ہیں، مسلم شریف کی یہ حدیث مبارک بھی آپ کی اس قوت مشاہدہ کی دلیل ہے

عالمے کاموز گارش حق بود　　　علم او بس کامل مطلق بود

☆......اسی طرح کتاب الایمان میں حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ کہ اہل نجد سے ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر سرکار رسالت ﷺ سے احکام شریعت کا علم حاصل کیا، جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ افلح ان صدق ﴾ اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا، ایک اور سند کے ساتھ روایت ہے ﴿ افلح وابیہ ان صدق او دخل الجنۃ ﴾ اس کے باپ کی قسم! اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا یا جنت میں داخل ہو گیا۔

﴿......لوگوں کے عمل پر نگاہ......﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"عبدالقیس کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، آپ ہم کو کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم اپنے قبیلے تک پہنچائیں اور اس پر خود عمل کر کے جنت حاصل کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اور غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو، چار چیزوں، خشک کدوں کے برتنوں، سبز گھڑوں، لکڑی کے برتنوں اور روغن قار ملے ہوئے برتنوں سے روکتا ہوں، ان لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا" کیوں

نہیں، تم لکڑی کو کھو کھلا کر کے اس میں کھجوریں بھگو دیتے ہو، جب اس کا پانی جوش مارتا ہے اور جب وہ ٹھہر جاتا ہے تو تم اس کو پی لیتے ہو، (اس کے نشے سے) یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے چچازاد بھائی کو تلوار سے مار ڈالتا ہے، وفد میں ایک شخص ایسا تھا جس کو اسی طرح سے زخم لگا تھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے حیا کرتے ہوئے اس کو چھپا رکھا تھا۔ اس نے کہا، یارسول اللہ! پھر ہم کس طرح کے برتنوں میں پیا کریں۔ آپ نے فرمایا چمڑے کی ان مشکوں میں جن کے منہ بندھے ہوئے ہوتے ہیں، وفد نے عرض کی، حضور! ہمارے علاقے میں بہت زیادہ چوہے پائے جاتے ہیں۔ وہاں چمڑے کی مشکیں نہیں رہ سکتیں، آپ نے فرمایا " (انہیں برتنوں میں پیا کریں) اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے "الحلم والاناۃ" یعنی حلم اور بردباری۔ (مسلم کتاب الایمان)

......اشارات......

☆......حدیث مبارک میں بہت سے علمی نکات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حدیث کو یاد کرنا اور دوسروں تک پہنچانا، حضور پرنور ﷺ کے زمانہ ظاہری میں بھی پایا جاتا تھا۔ اس سے حدیث کی حجیت واہمیت کا ثبوت ملتا ہے۔

☆......ارکان اسلام کی فرضیت واہمیت ثابت ہوتی ہے۔

☆......حدیث پاک میں مذکور برتنوں کی ممانعت اور چمڑے کی مشکوں کی مشروعیت قرآن پاک سے ثابت نہیں۔ فرمان صاحب لولاک سے ثابت ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صاحب لولاک ﷺ کو تشریعی اختیارات سے سرفراز فرمایا۔

☆......نشہ آور چیزیں حرام ہوتی ہیں۔

☆......حضور پرنور ﷺ کا ارشاد "ایک شخص اپنے چچازاد بھائی کو تلوار سے مار ڈالتا ہے" میں نشے کے برے نتائج کا ذکر بھی ہے اور وفد میں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ بھی ہے۔ جو اسی طرح کے عمل کی وجہ سے زخمی ہو چکا تھا اور اپنے زخم کو چھپائے ہوئے تھا، حضور پرنور ﷺ نے گویا اس کی صورت حال آشکار فرما دی۔ معلوم ہوا کہ آپ کی نگاہ نبوت آنے والے افراد کے ماضی کو دیکھ رہی تھی۔ حضرت شیخ بہاء الدین نقشبند بخاری قدس سرہ فرماتے ہیں "شیخ کامل وہ ہے جو مرید کے ماضی، حال اور استقبال کو جانتا ہو" اگر شیخ کامل کی یہ شان علم و حکمت ہے تو حضور نبی الانبیاء ﷺ کی شان علم و حکمت کا کیا عالم ہوگا۔

نگارے من کہ بمکتب نرفت و درس نخواند
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

......شیطان کے دو سینگ......

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

☆......رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا

''خبردار ایمان اس طرف ہے۔اور شقاوت اور سخت دلی (مدینہ شریف کی مشرقی جانب) ربیعہ اور مضر میں ہے۔جو کثرت کے ساتھ اونٹ پالتے ہیں اوران کی دموں کے پیچھے ہانکتے ہوئے چلتے ہیں،اس جگہ سے شیطان کے دوسینگ نکلیں گے۔(کتاب الایمان)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''اہل یمن آئے ہیں،ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں،ایمان بھی یمنی ہے،فقہ بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے''۔(مسلم کتاب الایمان)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''کفر کا مرکز (مدینہ شریف کے) مشرق میں ہے۔غرور وتکبر گھوڑے اور اونٹ پالنے والوں میں ہے اور انکسار بکریاں چرانے والوں میں ہے''۔(ایضاً)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿الایمان یمان والکفر قبل المشرق﴾ ایمان یمنی ہے،کفر مشرق کی جانب ہے۔(ایضاً)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اسناد کے ساتھ مذکورہ مضمون کی احادیث مبارکہ بیان فرمائی ہیں۔ایک روایت میں ہے،﴿الایمان فی اھل الحجاز﴾ ایمان حجاز والوں میں ہے۔

☆......حضور پرنور ﷺ کو اپنی امت کے افراد کی قلبی کیفیات سے مکمل آگاہی ہے۔ آپ نے یمن وحجاز کے خوش نصیب باشندوں کے ایمان اور سکینت کا ذکر فرمایا اور اہل مشرق کی قسوت اور شقاوت کو بیان فرمایا۔

☆......ایک روایت میں ''شیطان کے دو سینگوں'' کا ذکر ہے، جن کی خبر آپ ﷺ نے اپنی امت کو عطا فرمائی۔ حضرت امام ابو عبداللہ بن ابی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''مشرق سے مراد مدینہ شریف کا مشرق ہے، مشرق میں علاقہ نجد پایا جاتا ہے، اسی طرح تبوک کے مشرق میں بھی علاقہ نجد ہے۔ اس کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جسمیں آپ نے تین مرتبہ یمن وشام کے بارے میں دعا فرمائی۔ اور نجد کے بارے میں فرمایا ''وہاں زلزلے اور طاعون ہوگا اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا'' ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''اے اللہ تعالیٰ! مضر کو شدت سے کچل دے'' مضر بھی نجد میں رہتے ہیں۔ (اکمال المعلم جلد ا ص ۱۵۹)

☆......ان کے علاوہ اور محدثین ومورخین نے بھی اہل مشرق سے مراد اہل نجد کو لیا ہے۔ تاریخ عرب شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ یمن میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے شہسوار معرفت پیدا ہوئے اور نجد میں مسیلمہ کذاب اور ابن عبدالوہاب جیسے فتنہ گر ملت نے جنم لیا۔ حدیث پاک میں انھیں ''دو سینگوں'' کی طرف اشارہ ہے۔

☆......ایک ''سینگ'' نے حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت پر شبخون مارے اور دوسرے ''سینگ'' نے آپ کی امت کو کفر وشرک کے زہریلے فتووں سے زخمی کیا۔ نیز خارجیت کے مردہ جسم میں روح پھونک کر امت میں ایک نہ ختم ہونے والے انتشار کا دروازہ کھول دیا۔

﴿......وہ دوزخ میں جائے گا......﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

""ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔وہاں ایک شخص تھا،جس کا شمار مسلمانوں میں ہوتا تھا۔آپ نے اس کے بارے میں فرمایا "ھذا من اھل النار" یہ دوزخی ہے۔جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بہت بہادری سے لڑا،اور زخمی ہوگیا۔آپ کی خدمت میں اس کے بارے میں عرض کیا گیا،یارسول اللہ ﷺ جس کو آپ نے دوزخی کہا تھا،وہ بہت بہادری سے لڑا اور اب مرچکا ہے۔آپ نے فرمایا"وہ دوزخی ہے۔"

بعض صحابہ کرام آپ کا فرمان کماحقہ نہ سمجھ سکے،یہاں تک کہ کسی شخص نے اطلاع دی کہ"وہ شخص ابھی مرانہیں تھا زخمی تھا،رات کے آخری حصے میں وہ زخم کی تکلیف کو برداشت نہ کرسکا تو اس نے خودکشی کرلی۔آپ نے فرمایا ""اللہ اکبر،میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں ۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کردو۔

﴿انهٗ لا یدخل الجنة الا نفس مسلمة﴾

بے شک جنت میں مسلمان ہی داخل ہوں گے،اور بے شک اللہ اس دین کو فاسقوں کے ذریعے بھی تقویت عطا کردیتا ہے۔(مسلم کتاب الایمان)

☆......اس طرح کا واقعہ حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہٗ سے بھی مروی ہے،جس کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے"کوئی

آدمی لوگوں کے ہاں اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے، لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے،
اور کوئی آدمی اہل دوزخ جیسے کام کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے (کتاب الایمان)

۔۔۔۔۔اشارات۔۔۔۔۔

☆......اس حدیث پاک میں خودکشی کی مذمت ہے۔ جو آدمی علم ہونے کے باوجود فعل حلال سمجھ کر خودکشی کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، اور کافر کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے۔

☆......حضور پُر نور ﷺ کو یہ علم عطا کیا گیا ہے کہ کون جنت میں جائے گا اور کون دوزخ میں جائے گا۔

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت منقول ہے کہ غزوہ خیبر کے بعد ایک غلام رفاعہ بن زید نے آپ کا سامان کھولنا شروع کر دیا تو اچانک کہیں سے ایک تیر آکر اسے لگا، جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! اسے شہادت مبارک ہو، آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی قسم، ہرگز نہیں، جو چادر اس نے مال غنیمت سے حاصل کی تھی وہ اس کا حصہ نہیں تھی، وہی چادر اس کے اوپر آگ کی طرح جل رہی ہے" (مسلم، کتاب الایمان)

☆......اس روایت میں بھی ایک شخص کے بُرے انجام کی خبر موجود ہے۔ کسی شخص کا انجام کیسا ہوگا، یہ علوم خمسہ میں سے ایک علم ہے۔ اور حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسکو جانتے ہیں۔

ملکوت وملک میں کوئی شے وہ نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

ایک دن سرکار مدینہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔پھر آپ نے فرمایا" دائیں ہاتھ والی کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے،

﴿فیہ اسماءُ اھل الجنة واسما اباءھم وقبا لھم﴾

اس میں تمام اہل جنت کے نام، ان کے آباواجداد کے نام اوران کے قبائل کے نام ہیں، آخر میں جو میزان لگائی گئی ہے اس میں نہ اضافہ ہوگا اور نہ کمی ہوگی، بائیں ہاتھ والی کتاب بھی اللہ رب العالمین کی طرف ہے، اس میں تمام اہل جہنم کے نام، ان کے آباواجداد کے نام اوران کے قبائل کے نام ہیں، آخر میں جو میزان لگائی گئی ہے اس میں نہ اضافہ ہوگا اور نہ کمی ہوگی، (جامع ترمذی جلد۲ص ۳۶)

☆......ترمذی شریف کی اس حدیث مبارک نے تو بات ہی واضح کردی، حضور پرنور ﷺ کو فرد خاص کے انجام کی ہی خبر نہیں، تمام اہل جنت اور تمام اہل دوزخ کے انجام کی اوران کے کوائف کی خبر ہے، دنیا کا کوئی انسان اوراس کا عمل آپ سے پوشیدہ نہیں، قرآن پاک نے بھی فرمایا، ﴿و سیری اللہ عملکم ورسولہٗ﴾ اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں ۔

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ تو بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

﴿......ایک ہوا چلے گی......﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

☆......اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا پیدا کرے گا، جو ریشم سے نرم

ہو گی، جس آدمی کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا، اس کی جان قبض کر لے گی۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆...... اندھیری رات کی طرح چھا جانے والے فتنوں سے پہلے نیک اعمال اپنا لو، ایک آدمی صبح کو مومن ہو گا، رات کو کافر، یا رات کو کافر ہو گا اور صبح کو مومن، اور تھوڑا سا دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کیلئے اپنا دین فروخت کر دے گا، (ایضاً)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ ﴿یاایھاالذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم﴾ نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے، میں دوزخی ہوں۔ حضور پرنور ﷺ نے ان کے متعلق حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، ثابت کا کیا حال ہے، کیا وہ بیمار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' وہ میرے ہمسائے ہیں بیمار ہوتے تو مجھے بھی علم ہوتا۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے اور انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھارے بارے میں پوچھا ہے۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہے۔ لہٰذا میں دوزخی ہوں' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خدشے کا ذکر کیا تو حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا "بل ھو من اھل الجنة" وہ تو جنتی انسان ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

......اشارات......

☆......مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو حال و استقبال کا بے شمار علم عطا فرمایا ہے۔ اسی لیے تو قرب قیامت کے مخصوص حالات کو صدیوں پہلے بیان فرما رہے ہیں۔

☆......حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنتی ہونے کی کتنی واضح اور یقینی خبر عطا فرما دی، صحابہ کرام کو اس خبر پر پورا ایمان اور ایقان حاصل تھا۔ کسی صحابی نے یہ اعتراض نہ کیا کہ حضور! آپ کو کیسے علم ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں۔ اسی طرح عشرہ مبشرہ جنتی ہیں، اصحاب بدر جنتی ہیں۔ یہ کل کا علم تو علوم خمسہ کا حصہ ہے۔ ہاں! وہ اعتراض کیوں کرتے؟ وہ ایمان کے خمیر سے تیار ہونے والے انسان جانتے تھے کہ جو محبوب لوح و قلم، جنت و دوزخ، عرش و کرسی کی حقیقتوں اور کیفیتوں کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے بلکہ ان موجودات کے خالق و مالک کے جلووں کا نظارہ کرتا ہے، اس کی نظر رحمت اور علم حکمت کے سامنے اور کونسی چیز پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اس حدیث پاک میں صحابہ کرام کے حسن ادب کا بھی ذکر ہے۔

......ہولناک فتنوں کی خبر......

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ "کیا تم میں سے کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کا ذکر سنا ہے"، بعض لوگوں نے کہا "ہم نے سنا ہے" آپ نے فرمایا "تم نے شاید ان فتنوں سے اہل و عیال اور ہمسائے کے فتنے مراد

لیے ہیں'' انھوں نے اثبات میں جواب دیا، آپ نے فرمایا'' ان فتنوں کا کفارہ تو نماز، روزے اور زکوٰۃ سے ادا ہو جاتا ہے، کیا تم نے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو دریا کی طرح امڈ رہے ہوں گے۔ اب سارے لوگ خاموش ہو گئے۔ میں نے عرض کیا، میں نے ان فتنوں کا ذکر سنا ہے۔ آپ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ تمھارے باپ پر رحم فرمائے تم نے ضرور سنا ہوگا'' پھر حضرت حذیفہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے'' لوگوں کے دلوں پر اس طرح مسلسل فتنے نازل ہوں گے، جس طرح چٹائی کے تنکے باہم پیوست ہوتے ہیں۔ جو دل کسی ایک فتنے کو بھی قبول کرے گا، اس میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جائے گا، اور جو دل قبول نہ کرے گا اسمیں سفید نشان پڑ جائے گا۔ اس دور میں دو طرح کے دل ہوں گے، ایک سفید دل، جس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی،۔ جب تک زمین و آسمان موجود رہیں گے۔ اور ایک سیاہ دل، جو اندھے لوٹے کی طرح ہوگا، وہ نہ نیکی پر عمل کرے گا اور نہ برائی کا انکار کرے گا۔ صرف اپنی خواہشات کا غلام ہوگا'' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا'' آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے،، جس کو عنقریب توڑ دیا جائے گا، اگر اسے کھول دیا جاتا تو پھر بند ہو سکتا تھا'' حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس دروازے سے مراد ایک آدمی ہے جسے قتل کر دیا جائے گا، یا وہ وصال کر جائے گا، یہ صاف سی بات ہے''

(مسلم، کتاب الایمان)

☆......حضور مخبر صادق ﷺ نے اپنے غلامان درکو دریا کی سرکش لہروں کی طرح آنے والے فتنوں کی خبر عطا فرمائی، جو دور مستقبل سے تعلق رکھتی ہے۔

☆......حضرت امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔

''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ دروازے سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذات گرامی ہے، یہاں یہ بھی احتمال پایا جاتا ہے کہ ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا علم تھا۔ لیکن انھوں نے اسے اچھا نہ سمجھا کہ آپ کے سامنے ہی آپ کی شہادت کی بات کر دی جائے۔ کیونکہ آپ کو بھی علم تھا کہ وہ دروازہ آپ کی ذات گرامی ہے۔ اس لیے انھوں نے وہ طریقہ استعمال کیا جس سے مقصد بھی بیان ہو گیا اور کھل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا ذکر بھی نہ ہوا۔

(عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۱۰)

☆......اس روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ہے۔ جس کا تعلق دور مستقبل کے ساتھ ہے۔ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر عطا فرمائی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ علم پاک، حضور صاحب لولاک ﷺ کے علم پاک سے ہی ماخوذ تھا۔

......اسلام کی صورت حال کیا ہوگی......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

☆......اسلام ابتدا میں اجنبی تھا، آخر میں بھی اجنبی ہو جائے گا، پس غریبوں (اجنبیوں) کو مبارک ہو۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆......اسلام آخر میں مسجد نبوی اور مسجد حرام میں چلا جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆......﴿لا تقوم الساعة حتیٰ لا یقال فی الارض الله الله﴾ قیامت نہیں آئیگی، جب تک زمین پر اللہ اللہ کی صدا گونجتی رہے گی (ایضا)

☆......کسی ایسے آدمی پر قیامت نہیں آئیگی جو اللہ اللہ کرنے والا ہوگا (ایضا)

﴿......اشارات......﴾

☆......ان احادیث نبویہ میں قرب قیامت کے واقعات ونشانات کو بیان کر دیا گیا ہے

☆......حضور پرنور ﷺ کی وسعت نگاہ میں صدیوں پر محیط زمانے بھی سمٹ کر رہ چکے ہیں، حضور پرنور ﷺ ہر زمانے کے نبی ہیں، لہذا ہر زمانے کے حالات وواقعات کو بخوبی جانتے ہیں، نبی کا اپنی امت سے ناواقف ہونا اسکے کمال علم کے منافی ہے۔ اور کمال علم کا انکار کرنا منافقین کی علامت ہے، حضرت امام خازن رحمہ اللہ نے ایک واقعہ رقم فرمایا ہے۔

"حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت اپنی خاکی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی، اور میں نے جان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون میرا انکار کرے گا، جب یہ بات منافقین مدینہ تک پہنچی تو انہوں نے مذاق اڑایا۔ ﴿زعم محمد انهٔ یعلم من یو من بہ و من یکفر ممن یخلق بعد و نحن معهٔ و ما یعرفنا﴾ یعنی محمد مصطفےٰ

ﷺ کا خیال ہی ہے کہ وہ ہر ایمان والے اور ہر کفر والے کو جانتے ہیں اور جو ابھی پیدا نہیں ہوا، اس کو جانتے ہیں، ہم تو ان کے ساتھ رہتے ہیں مگر ہمیں پہچانتے تک نہیں، آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا ﴿ما بال اقوام طعنوا فی علمی﴾ ان قوموں کا کیا حال ہے جو علم میں طعن کرتی ہیں۔ ﴿لا تسئلونی عن شیء فیما بینکم و بین الساعة الا نبا تکم به﴾ تم کسی بھی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کرلو، جو تمھارے اور قیامت کے درمیان موجود ہے، میں اسکی تمھیں خبر عطا کردوں، (تفسیر خازن جلد اص ۳۲۸)

☆......خدارا غور کیجئے، حضور پر نور ﷺ کے کمال علم ہر کن لوگوں نے اعتراض کیا، صحابہ کرام تو ہمیشہ آپ کی ہر عظمت و رفعت کو تسلیم کرتے تھے۔

☆......"اسلام اجنبی ہو جائے گا"، اس جملے میں ہمارے زمانے کی دردناک تاریخ بیان کردی گئی ہے، آج پوری دنیا میں بیسیوں اسلامی ممالک موجود ہیں، لیکن کہیں بھی مکمل اسلامی نظام نافذ نہیں حکمران "ترقی پسند اسلام" کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو اُس اسلام کی دولت سے ناآشنا کر رہے ہیں جس کیلئے پیغمبر اسلام نے ہر قربانی ادا کی تھی۔

☆......قرب قیامت کی نشانیاں بیان کرنا" حضور پر نور ﷺ کے علم وسیع کی دلیل ہے اور وقوع قیامت کا سال نہ بتانا حکمت بلیغ کی دلیل ہے۔

حضرت عیسیٰ کے نزول کا علم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆...... عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تشریف لائیں گے، عدل و انصاف کا حکم جاری فرمائیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، اور اس قدر مال و دولت کو عام کریں گے کہ کوئی لینے والا نظر نہیں آئے گا، (ایضاً)

☆...... اس وقت سجدہ کرنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نزولِ عیسیٰ کی تائید میں یہ آیت تلاوت فرمائی، ''اہل کتاب کا ہر فرد ان کی وفات سے پہلے ایمان لائے گا، (ایضاً)

☆...... اس وقت تمھارا کیا مقام ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور تم میں سے کوئی شخص امام ہوگا، (مسلم، کتاب الایمان)

☆...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

''میری امت کا ایک فریق ہمیشہ حق کیلئے جنگ کرتا رہے گا، اور قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے، مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا، آیئے نماز کی امامت کیجئے، وہ فرمائیں گے نہیں تمھیں میں سے

بعض، بعض کی امامت کرائیں گے، ان کا یہ فرمان اس امت کی عزت افزائی کیلئے ہوگا، (مسلم، کتاب الایمان)

......اشارات......

☆......ان احادیث مبارکہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے۔ جو اس عقیدے کی دلیل ہے کہ آپ ابھی تک زندہ ہیں، اور قیامت کے قریب جلوہ فرما ہو کر اسلامی احکام نافذ فرمائیں گے۔

☆......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، حضور پر نور ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف نہیں، اور ایک نئے نبی کی حیثیت سے نہیں، ان کی بعثت، نبی آخر الزماں ﷺ کی بعثت سے صدیوں پہلے ہو چکی تھی، اب وہ نبی آخر الزماں ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے، یہی تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔

☆......حدیث پاک میں مسلمانوں کے امیر سے مراد حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے۔

☆......ایک منکر صحابہ راقم الحروف سے کہنے لگا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امام ہوں گے، اصول یہ ہے کہ امام مقتدی سے افضل ہوتا ہے، لہذا ثابت ہوا کہ امامت نبوت سے افضل ہے، راقم الحروف نے جواب دیا "تمھارے اس اصول نے تو بڑا پرانا مسئلہ حل کر دیا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ان سے افضل ہیں تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے والے امام حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ان سے افضل نہیں۔ تم بھی عجیب لوگ ہو،

جو امامت واقع ہو چکی ہے، اس کی افضلیت کو مانتے نہیں اور جو ابھی واقع ہو گی اس کی فکر کر رہے ہو، اس گرفت سے منکر صحابہ کے ہوش اڑ گئے۔

☆...... امام کا مقتدا سے افضل ہونا ضروری نہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ کیا یہ صحابہ حضور ﷺ سے افضل ہوں گے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا ان کے مفضول ہونے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے افضل کی دلیل نہیں۔

☆...... ان احادیث نبویہ میں مستقبل کا علم بیان ہوا جو علوم خمسہ کا ایک حصہ ہے۔

☆...... ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا، اس سے مراد امت محمدیہ کا سوادِ اعظم ہے، جو اہل سنت و جماعت پر مشتمل ہے، اسی گروہ میں تمام اولیاء کرام تشریف لائے، اسی کے عقائد و اعمال کتاب و سنت اور صحابہ و تابعین کی طریقت کے مطابق ہیں، اسی گروہ کا نام صحابہ کرام نے تشکیل دیا، جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے خارجیوں اور رافضیوں کے شورش برپا کرنے پر اہل حق و صداقت کا نام ''اہل سنت و جماعت'' رکھ دیا۔ باقی تمام فرقوں کے نام ہی بدعت ہیں، کاموں کا کیا حال ہو گا،

☆...... ہمارا سوال ہے کہ ''اثری، سلفی، اہل حدیث، دیو بندی، جیسے نام اپنا کر خود کو کتاب و سنت کا داعی سمجھنا کہاں تک درست ہے، کیا یہ نام کتاب و سنت یا آثار صحابہ سے ثابت کیے جا سکتے ہیں، دوسروں کو بدعتی کہنے والے ذرا اپنے ''حال زار'' پر بھی نظر ڈال کر دیکھ لیں۔

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

......اللہ ورسولہٗ اعلم......

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

☆......وہ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی مسجد میں جلوہ گر تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے، میں نے عرض کیا "اللہ ورسولہٗ اعلم" اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا سورج جا کر سجدہ کی اجازت طلب کرتا ہے، اس کو سجدہ کی اجازت ملتی ہے۔ ایک دفعہ اسے کہا جائے گا، جہاں سے آئے ہو، وہاں لوٹ جاؤ، تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین نشانیوں کا ظہور ہو جائے گا تو کسی آدمی کیلئے بھی ایمان لانا سودمند نہ ہوگا، سورج کا مغرب سے طلوع، دجال کا خروج اور دابۃ الارض کا ظہور، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا، قیامت برپا نہ ہوگی، جب وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے، لیکن اس دن کسی کا ایمان لانا سودمند ثابت نہ ہوگا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا جس نے ایمان کے ساتھ کوئی

نیکی نہیں کی تھی، (مسلم، کتاب الایمان)

اشارات

☆......طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی اصل حقیقتوں کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، صحابہ کرام کا طریقہ مبارکہ تھا کہ وہ اللہ کے علم ذاتی کے ساتھ مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علم عطائی کا اعتراف بھی کیا کرتے تھے، اللہ ورسولہ اعلم کے کلمات حدیث کی تقریباً ہر کتاب میں مل جاتے ہیں، "تقویۃ الایمانی" توحید کا تقاضا ہے کہ اللہ کے ساتھ رسول کا ذکر نہ کیا جائے جبکہ صحابہ کرام کی سنت حقانی کا تقاضا ہے ضرور کیا جائے۔

خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفےٰ نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

☆......علم مصطفےٰ کو تسلیم کرنا اور حضور ﷺ کو "اعلم" بہتر جاننے والا کہنا شرک ہوتا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام کو اس سے روک دیا جاتا۔

☆......ہر چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے، سورج بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اس میں "آفتاب پرستوں" کا بطلان ہے۔ نیز جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ رحمت کا محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رضا کی خاطر ڈوبے سورج کو مقام عصر پر لا دیا گیا، حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کیا خوب لکھتے ہیں۔

اشارے سے چاند کو چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و تواں تمہارے لئے

☆......قیامت کے قریب دین خدا کے ایک بہت بڑے دشمن دجال کا خروج ہوگا، اس

کی پیشانی پر "ک، ف، ر" یعنی کفر لکھا ہوا ہوگا، وہ ساری زمین میں گردش کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کرے گا، بالآخر اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فنا فی النار کر دیں گے۔

☆...... ﴿دابۃ الارض﴾ ایک مختلف النوع جانور ہوگا، اس کے ایک ہاتھ میں عصائے موسوی ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، وہ ساری زمین کا چکر لگائے گا، کوئی انسان بھی اس کے تصرف سے باہر نہیں ہوگا، وہ کافروں کے ماتھے پر انگوٹھی سے مہر لگائے گا جس سے انکا چہرہ تاریک ہو جائے گا۔ اور مسلمانوں کے ماتھے پر عصا کے ساتھ نورانی خط کھینچے گا، جس سے ان کا چہرہ نورانی ہو جائے گا۔ کاش کوئی صاحب دانش اندازہ کرے کہ اگر دابۃ الارض کے تصرف کا یہ عالم ہے تو محبوبان خدا کے تصرف کا کیا عالم ہوگا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دابۃ الارض ہر ایمان والے کے ایمان اور ہر کفر والے کے کفر سے آگاہ ہوگا۔

☆...... بعض حضرات کو دابۃ الارض کے تصرف عالمگیر پر کوئی اعتراض نہیں، نکیرین اور ملک الموت کے اختیار پر کوئی پریشانی نہیں، مدبرات امر کے تکوینی امور پر کوئی خطرہ نہیں، حتیٰ کہ دجال اور ابلیس کی شیطانی طاقتوں پر کوئی انکار نہیں، انہیں صرف انبیاء کرام اور اولیا عظام کی طاقتوں اور عظمتوں سے انحراف ہے۔ گویا ان کا اسی بات پر اصرار ہے کہ باقی سب کو خدا تعالیٰ نے کچھ دیا ہے، انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو کچھ نہیں دیا، اگر وہ ان کو کچھ بتا دیتا تو اس کی توحید سلامت نہ رہتی، ان حضرات نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کے علم کیلئے تو نص قطعی ہے، فخر عالم ﷺ کے علم کیلئے کونسی نص قطعی ہے، افسوس۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر، کرے فیض و جُود ہی سر بسر
تجھے کھائے منکرِ تپ سقر، ترے دل میں کس سے بخار ہے

☆......قرب قیامت سے متعلقہ یقینی خبریں مستقبل کے غیوب و رموز سے تعلق رکھتی ہیں، جو اس عقیدے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حال واستقبال کے تمام پردے چاک کر کے اپنے محبوب، طالب و مطلوب ﷺ کو تمام مخلوقات کا علم عطا فرما دیا ہے۔ جن حضرات کا خیال ہے کہ اتنا علم دیا ہے، اتنا نہیں دیا ہے، ان کے اس پیمانے کی کیا حجت شرعی ہے، حضور پرنور ﷺ مانگ رہے ہیں "رب زدنی علما" مولا میرے علم میں اضافہ فرما، اور مولا کریم فرما رہا ہے و علمك مالم تكن تعلم اس نے تمھیں وہ سب کچھ سکھا دیا جس کا پہلے علم نہیں تھا، ان قرآنی حقائق کے ہوتے ہوئے کسی نافرمان کے "اِتنا اور اُتنا" کی کیا اوقات ہے۔

☆......فرمایا "کسی انسان کا ایمان لانا سود مند ثابت نہ ہوگا" جب ایمان کا تعلق تصدیق قلبی کے ساتھ ہے تو ماننا ہوگا کہ حضور پرنور ﷺ صدیوں بعد آنے والے انسانوں کی قلبی کیفیت کو بھی جانتے ہیں۔ یہ ہے وكان فضل الله عليك عظيماً (اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے)، کا عملی ظہور، جسے خدا والے تو مان گئے لیکن جفا والے انکار کرتے رہے۔

☆......اللہ تعالیٰ کے "فضل عظیم" کو کوئی ناقص العقل انسان اپنے پیمانے میں محصور کرنا چاہے تو بدنصیبی ہے، اسی فضل عظیم کا تقاضا ہے کہ آپ کو "علم کلی" حاصل ہو، نہ کہ علم بعض

......آخرت کے حالات وواقعات......

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆......میری امت سے ستر ہزار افراد کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، جن کے چہرے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، (کتاب الایمان)

☆......یہ فرمان سن کر حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! دعا کیجئے، اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کردے، آپ نے دعا فرمادی، اے اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں شامل کردے، پھر انصار میں سے ایک آدمی اٹھا اور دعا کی استدعا کی، آپ نے فرمایا، تم پر عکاشہ بازی لے گیا ہے، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......میں یقینی طور پر جانتا ہوں، سب کے بعد کونسا آدمی جنت میں داخل ہوگا اور سب سے آخر میں کونسا آدمی دوزخ سے آزاد ہوگا، ایک آدمی ہوگا جس کو قیامت کے روز بارگاہ خدا میں حاضر کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اس آدمی کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھا رکھو، چنانچہ اس پر چھوٹے گناہ پیش کر کے پوچھا جائے گا، تو نے فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا، وہ شخص اقرار کرلے گا، اور عرض کرے گا، میں اپنے اندر ان کاموں کے انکار کی طاقت نہیں رکھتا، اور ابھی اپنے بڑے گناہوں سے خوفزدہ ہوگا کہ کہیں ان کا محاسبہ شروع نہ ہو جائے، اس سے کہا جائے گا، جاؤ،

تجھے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی عطا کی جاتی ہے، وہ آدمی عرض کرے گا، ”میں نے تو اور بھی بہت سے گناہ کیے تھے، جن کو اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا، یہ فرما کر حضور ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں، (مسلم: کتاب الایمان)

☆...... اہل جنت میں سب سے کم درجہ شخص وہ ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے جنت کی طرف پھیر دے گا اور اس کیلئے ایک سایہ دار درخت بنا دیگا، وہ شخص کہے گا، اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے، تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، اور جب اس کی تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آرزوئیں بھی حاصل کر لو۔ اور اس کی مثال دس گناہ اور حاصل کر لو، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں داخل فرمائے گا، خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھے ہمارے لیے اور ہمیں تیرے لیے زندہ رکھا، وہ بندہ عرض کریگا، مولا تو نے جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، کسی اور کو نہ دی ہوں گی۔ (ایضاً)

☆...... اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا، اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا اور جسے چاہے گا دوزخ میں ڈال دے گا، پھر فرمائے گا، دیکھو، جس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہے، اس کو دوزخ سے نکال لو۔ پس وہ لوگ دوزخ سے اس حال میں

نکالے جائیں گے کہ ان کا بدن جل کر کوئلہ ہو چکا ہوگا، پھر ان کو نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس نہر سے اس طرح نکلیں گے جس طرح پانی کے بہاؤ والی مٹی سے دانہ زرد ہو کر نکلتا ہے۔ (ایضاً)

☆...... دو جنتیں ایسی ہیں کہ جن کے تمام برتن اور ساز و سامان چاندی کے ہوں گے، اور دو جنتیں ایسی ہیں جن کے تمام برتن اور ساز و سامان سونے کے ہوں گے۔ اہل جنت اور ان کے رب تعالیٰ کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔ (ایضاً)

☆...... تم اپنے رب تعالیٰ کو مہر تاباں اور ماہ درخشاں کی طرح دیکھو گے۔ (ایضاً)

☆...... قیامت کے قریب دس گھڑ سوار نکلیں گے، میں ان اُن گھڑ سواروں کے نام، ان کے آباء کرام کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو جانتا ہوں، اس دن زمین کی پشت پر وہ بہترین گھڑ سوار ہوں گے، (مسلم شریف)

......اشارات......

☆...... مندرجہ بالا تمام احادیث مبارکہ آخرت کے حالات و واقعات پر مبنی ہیں، جن کو حضور پر نور ﷺ نے نگاہ نبوت سے دیکھ کر بیان کیا ہے، کیا قیامت کی علامات اور آخرت کے حالات کا علم، عالم غیب سے تعلق نہیں رکھتا؟ نجانے لوگ کیوں نہیں مانتے

☆...... حضرت امام سلیمان جمل علیہ الرحمہ کا فرمان ہے "اگر تم کہو کہ حضور ﷺ نے

بکثرت مغیبات کی خبر دی ہے، اس میں اور بہت سی صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، یہ غیب کی خبر دینا آپ کے عظیم معجزات میں سے ایک معجزہ ہے، تو آیت ﴿ ولو کنت اعلم الغیب ﴾ اور اگر میں غیب کو جان لیتا، میں کس طرح سے مطابقت ہوگی، میں کہتا ہوں ﴿یحتمل ان یکون قالہٗ علیٰ سبیل التواضع و الادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ و یقدرہٗ لی﴾ یہاں یہ احتمال ہے کہ یہ کلام عاجزی اور ادب کے طور پر ارشاد فرمایا ہے، اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں غیب کو ذاتی طور پر نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ مجھے اس کی اطلاع فرماتا ہے اور اسے میرے لئے مقدر کر دیتا ہے"

(فتوحات الٰہیہ حاشیہ جلالین)

☆...... ان احادیث مبارکہ میں آخرت کی کس قدر تفصیل پائی جاتی ہے، باقی بے شمار احادیث مبارکہ ان احوال پر شاہد ہیں، اب کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اطلاع دینے اور مقدر کرنے کی انتہا کیا ہے،

﴿...... علم ما کان وما یکون ......﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆...... مجھ پر میری امت کے تمام اعمال پیش کئے گئے۔ اچھے اعمال بھی اور برے اعمال بھی، میں نے اس کے اچھے اعمال میں یہ عمل دیکھا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے، اور برے اعمال میں یہ عمل دیکھا کہ مسجد میں تھوکا جائے اور اسے دفن نہ کیا جائے، (مسلم شریف)

☆...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاماً ما ترک شیاً یکون فی مقامہ ذالک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ ﴾ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیام قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا، سب کچھ بیان فرمادیا، آپ نے کسی بھی چیز کو نہ چھوڑا (مسلم،۲/۳۹۰)

☆...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، آپ منبر شریف سے اترے اور عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد پھر منبر شریف پر جلوہ افروز ہوکر خطاب فرمایا، یہاں تک عصر کا وقت ہوگیا، آپ منبر شریف سے اترے اور نماز عصر پڑھائی۔ اس کے بعد پھر منبر شریف پر جلوہ افروز ہوکر خطاب فرمایا، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہوگیا، آپ نے (اس طویل خطبہ میں) ﴿فاخبر نا بما کان و بما ھو کائن فا علمنا احفظنا ﴾ ہمیں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے والا تھا، سب کی خبر عطا فرمائی۔ پس ہم میں زیادہ عالم وہی ہے جس کو وہ خطبہ زیادہ یاد ہے، (مسلم شریف کتاب الفتن)

﴿......اشارات......﴾

☆...... ان احادیث مبارکہ میں حضور پرنور ﷺ کے علم ﴿ما کان وما یکون﴾ کا

ذکر ہے۔

☆...... ﴿ما کان وما یکون﴾ کا معنیٰ ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا، اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور پرنور ﷺ سب کی خبر رکھتے ہیں۔ مسلم شریف کے الفاظ، ﴿بما کان وبما ھو کائن﴾ کا یہی معنیٰ ہے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ﴿فاخبرنا عن بدء الخلق حتیٰ دخل اھل الجنة منازلھم واھل النار منازلھم﴾ یعنی حضور پرنور ﷺ نے ابتدائے خلق سے لیکر اہل جنت کے اپنی منزلوں پر جانے اور اہل نار کے اپنی منزلوں پر جانے تک کے تمام احوال کی ہمیں خبر عطا فرمائی۔ معلوم ہوا حضور پرنور ﷺ کو جمیع ممکنات کا علم عطا کیا گیا ہے۔

☆...... صحیح بخاری شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پرنور ﷺ نے ہر چیز کا ذکر فرمایا۔ مسلم شریف میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں ﴿ما ترک شیأ یکون فی مقامه ذالك الیٰ قیام الساعة﴾

☆...... قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ﴿ونزلنا علیك الکتاب تبیاناً لکل شیء﴾ ہم نے تم پر وہ کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا تفصیلاً لکل شیء جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے، پھر فرمایا اس روشن کتاب میں ہر خشک وتر کا بیان ہے۔ معلوم ہوا، قرآن کریم کا علم، علم مفصل ہے، علم کل ہے۔ علم مجمل نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ﴿فان فیه علم الاولین والاخرین﴾ بے شک اس میں اولین وآخرین کا علم موجود ہے (در منثور)

اسی پر امت کے جلیل القدر مفسرین کا اتفاق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا

حضور پرنور ﷺ قرآن کریم کے علم کل کو بھی نہیں جانتے؟ اگر نہیں جانتے تو ﴿یعلمھم الکتٰب والحکمۃ﴾ کا کیا مطلب ہوگا، یعنی وہ محبوب اقدس ﷺ ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، جو خود نہ جانتا ہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے گا، اس نظریے سے معاذ اللہ سارا منصب نبوت ہی کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ اور اگر جانتے ہیں تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کریم کے علم کل کو جانتے ہیں، اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

کہاں لوح و قلم، کیا عرش و کرسی
حریم قدس بھی زیر نگیں ہے
کوئی بھی غیب ہو کیا غیب ان سے
جو غیب الغیب پوشیدہ نہیں ہے

☆......علمہ البیان کی تفسیر میں مفسرین کرام علم ما کان وما یکون ہی مراد لیتے ہیں۔ معالم التنزیل میں ہے۔ ﴿قال ابن کیسان خلق الانسان یعنی محمد ﷺ علمہ البیان یعنی بیان ما کان وما یکون لانہ ﷺ ینبی عن خبر الاولین والاخرین و عن یوم الدین﴾ تفسیر خازن میں ہے ﴿قیل اراد بالانسان محمد ﷺ علمہ البیان یعنی بیان ما کان وما یکون لانہ (ﷺ) نبی عن خبر الاولین والاخرین عن یوم الدین﴾ یعنی الانسان سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے اور البیان سے مراد ما کان وما یکون کا علم ہے، کیونکہ آپ ﷺ اولین اور آخرین اور یوم دین کی خبر عطا فرماتے ہیں۔

☆...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک چرواہے کی بکری اٹھالی، چرواہے نے اس سے بکری چھڑائی تو اس نے ٹیلے پر چڑھ کر

کہا، اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق دیا تھا لیکن تو نے چھڑا لیا، وہ چرواہا حیران ہو گیا کہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھیڑیے کو بولتے نہیں دیکھا، بھیڑیے نے کہا، اس سے بھی عجیب بات اس عظیم انسان کی ہے، جو دو سنگستانوں کے درمیان کھجوروں کے باغات میں جلوہ گر ہے، ﴿یخبر کم بما مضیٰ وما ھو کائن بعد کم﴾ اور تمہیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا سب کی خبریں عطا کر رہا ہے۔ پھر وہ چرواہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا، (مشکوۃ، باب المعجزات)

☆...... اس حدیث پاک کے الفاظ ﴿بما مضیٰ وما ھو کائن بعد کم﴾ کا کیا مطلب ہے، یہی کہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا، ان تمام امور کا علم جلیل حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف جانوروں نے کر لیا اور چرواہوں نے کر لیا، لیکن علم و دانش کے مدعی ابھی تک حیرت زدہ ہیں۔

عقل والوں کے مقدر میں کہاں جوش جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

☆...... آیت کریمہ ﴿وعلمك ما لم تكن تعلم﴾ کی شرح میں حضرت امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿من خبر الاولین والاخرین وما کان وما ھو کائن﴾ یعنی اولین و آخرین کی خبریں اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا، وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھا دیا۔ تفسیر عرائس البیان میں ہے ﴿ای علوم عواقب الخلق علم ما کان وما سیکون﴾ یعنی تمام مخلوق کے انجام کے علوم اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا، اس کا علم آپ کو بتا دیا، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، ﴿من الاحکام والغیب﴾ یعنی احکام اور غیب کا علم سکھا دیا، (جلالین) امام خازن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

﴿ و علمك ما تعلم تكن يعني من احكام الشرع و امور الدين و قيل علمك من علم الغيب ما لم تكن و قيل معناه و علمك من خفيات الامور واطلعك على ضمائر القلوب من احوال المنافقين و كيدهم ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما يعني ولم يزل فضل الله عليك يا محمد ﷺ عظيما ﴾ (تفسیر خازن)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے، یعنی شریعت کے احکام اور دین کے امور سکھا دیئے، اور کہا گیا ہے کہ تمہیں علم غیب سکھا دیا گیا جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے، اور کہا گیا ہے، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہیں خفیہ امور سکھائے گئے اور دلوں کے رازوں پر مطلع کیا گیا، منافقین کے حالات اور مکر و فریب کی اطلاع دی گئی، جو تم پہلے نہیں جانتے تھے، تم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے یعنی تم سے اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم فضل زائل نہیں ہوگا۔

وہ دانائے ما کان و ما یکون ہے
مگر بے خبر، بے خبر جانتے ہیں

☆...... حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں ﴿ فضل و من ذالك مااطلع عليه من الغيوب و ما يكون ﴾ یہ بھی حضور پرنور ﷺ کی فضیلت ہے کہ آپ غیوب اور مستقبل کے حالات پر مطلع کئے گئے۔ (کتاب الشفاء جلد ا ص ۲۸۲)

☆...... حضرت امام علی القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿ لا يحاط غايته ولا تفنىٰ نهايته ﴾ یعنی حضور پرنور ﷺ کے علوم غیب کی غایت کا احاطہ ممکن نہیں اور اس کی نہایت کی فنا متصور نہیں، (شرح الشفا جلد ۳ ص ۱۵۰)

☆...... حضرت امام صاوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے ﴿ فعلم ادم لم یعجز الا الملا ئکة و علمه ﷺ اعجز الاولین و الاخرین﴾ پس حضرت آدم علیہ السلام کے علم نے تو ملائکہ کو عاجز کیا مگر حضور پر نور ﷺ کے علم نے اولین و آخرین کو عاجز کر دیا (جواہر البحار ۳/۳۳)

او فصیح عالم و من لال او

کے توانم داد شرح حال او

☆...... صحیح بخاری شریف کی حدیث مبارک ﴿ فا خبر نا عن بدء الخلق ﴾ کی شرح میں حضرت امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ ارقام فرماتے ہیں ﴿ فیه دلالة علیٰ انهٗ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الیٰ انتهائها﴾ یعنی اس بات کی دلیل ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ایک ہی مجلس میں تمام مخلوقات کی ابتدا سے لے کر انتہا تک کی خبر عطا فرمائی۔ (عمدۃ القاری جلد ۵ اص ۱۱۰) یہی عقیدہ حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری جلد ۶ ص ۲۲۳ پر، حضرت امام کرمانی رحمہ اللہ نے الکوکب الداری شرح بخاری اور حضرت امام علی قاری رحمہ اللہ نے مرقات شرح مشکوۃ جلد ۵ ص ۳۲۷ پر نقل فرمایا ہے۔

☆...... رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث پاک ہے ﴿ لیلة المعراج قطرت فی حلقی قطرةً علمت ما کان و ما سیکون ﴾ یعنی معراج کی رات میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ما کان و ما یکون کا علم حاصل کر لیا، (روح البیان جلد ۵ ص ۲۲۵)

☆...... صحابی رسول حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہٗ کے کلام سے اس بحث کو مضبوط کرتے ہیں۔

فا شهد ان الله لا رب غیرہٗ

و انك ما مون علی كل غائب

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پروردگار نہیں اور آپ ہر غیب پر امین ہیں، سرکار نے فرمایا ﴿ افلحت یا سواد ﴾ اے سواد تم کامیاب ہو، (دلائل النبوۃ جلد ۱ ص ۱۱۴، مختصر سیرت الرسول از ابن نجدی ص ۴۹، السیرۃ النبوۃ ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۴۶)

☆...... حضرت الحاج امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اولیا کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے، آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ وحضرت عائشہ سے خبر نہ تھی، اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے، (شمائم امدادیہ ص ۱۱۵)

﴿...... دقیقہ دان عالم ......﴾

☆...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ سے ایسی اشیاء کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو ظاہر کرنا آپ اچھا نہ جانتے تھے، جب سوالات کی کثرت کی گئی تو آپ جلال میں آگئے، پھر لوگوں سے فرمایا "سلونی عما شئتم" جو تم چاہتے ہو مجھ سے پوچھ لو، ایک آدمی نے عرض کیا، میرا باپ کون ہے، آپ نے فرمایا ﴿ ابوك حذافة ﴾ تیرا باپ حذافہ ہے، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی، میرا باپ کون ہے، آپ نے فرمایا ﴿ ابوك

سالم مولیٰ شیبۃ﴾ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی شان جلالت دیکھی اور عرض کیا ﴿یا رسول اللہ انا نتوب الیٰ اللہ عزوجل﴾ یارسول اللہ، ہم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہیں، (مسلم شریف)

﴿......اشارات......﴾

☆......یہ حدیث پاک صحیح بخاری شریف میں بھی موجود ہے۔ (بخاری جلد ۱ص ۱۹)

☆......حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ﴿من احب ان یسال عن شی فلیسال فلا تسئلونی عن شیی ء الا اخبر تکم﴾ یعنی جو آدمی جس شے کے بارے میں بھی پوچھنا چاہتا ہے، پوچھ لے، میں تمھیں ہر شے کی خبر عطا کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف جلد ۱ص ۷۷)

☆......ایک روایت مرفوعہ کے الفاظ ہیں ﴿لا تسلو نی الیوم عن شیی ء الا بینتہٗ لکم﴾ یعنی آج کے دن جو چاہتے ہو، مجھ سے پوچھ لو، میں تمھیں ہر چیز واضح کردوں گا، (بخاری جلد ۲ص ۹۴۱) ایک روایت میں ﴿فواللہ﴾ یعنی اللہ کی قسم، میں تمھیں ہر چیز کی خبردوں گا، (بخاری ۲ص ۱۰۸۳)

☆......بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس خاص وقت کے لئے حضور ﷺ کو علم کلی سے نواز دیا گیا تھا۔ بعد میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑی گستاخی ہے۔ کیا کوئی نص قطعی موجود ہے جس سے ثابت ہو کہ آپ کا وہ علم کلی زائل ہو گیا تھا۔ پھر دعا ﴿رب زِدنی علماً﴾ سے کیا علم کا زائل ہونا ثابت ہوتا ہے یا اور زیادہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

☆...... جامع ترمذی شریف کی مشہور حدیث پاک حضرت عبدالرحمٰن بن عاش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، "میں نے زمین وآسمان کی ہر چیز کو جان لیا، (ترمذی جلد۲ ص ۱۵۵، مشکوٰۃ)

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ﴿ فتجلی لی کل شیء ﴾ میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی، اور میں نے پہچان لیا۔ (مشکوٰۃ جلد ا ص ۷۲)

☆...... حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ﴿ فعلمنی کل شیء ﴾ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز کا علم عطا فرما دیا۔ (طبرانی، در منشور جلد۵ ص ۳۲۰)

☆...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ﴿ فتجلی لی بین السماء والارض ﴾ زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی (طبرانی، در منشور جلد۵ ص ۳۲۱)

☆...... اتنی واضح نصوص کے ہوتے ہوئے بھی حضور پر نور ﷺ کے علم کلی کو تسلیم نہ کرنا کتنی بڑی ہٹ دھرمی ہے۔ قرآن پاک حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمارہا ہے، ﴿ وعلم ادم الاسماء کلھا ﴾ اور اس نے آدم کو تمام کے تمام اسما سکھا دیئے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ جمع پر الف لام کا داخل ہونا استغراق کا فائدہ دیتا ہے، پھر کلھا کا لفظ مزید استغراق پیدا کر رہا ہے، افسوس حضرت آدم علیہ السلام کے علم کلی کا اعتراف کرنے والے حضرت خاتم علیہ السلام کیلئے کیوں پریشان ہو جاتے ہیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

﴿...... جہان غیب کا مشاہدہ ......﴾

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆...... جب تک کوئی شخص جائے نماز پر بیٹھا رہے اور وضو نہ

توڑے، اس کا نماز میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔ ﴿اللھم اغفر لہٗ اللھم ارحمہٗ﴾ اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرمادے۔ (مسلم، کتاب المساجد)

☆...... مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ جو ہر آنے والے کو ترتیب کے ساتھ لکھتا رہتا ہے، پہلے آنے والا جیسے اونٹ کا صدقہ کرنے والا ہے، پھر بعد میں آنے والا جیسے گائے کا صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا جیسے مینڈھے کا صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا جیسے مرغی کا صدقہ کرتا ہے اور اس کے بعد والا اس کی طرح ہے جو انڈے کا صدقہ کرتا ہے، (مسلم، کتاب الجمعہ)

☆...... ﴿انہٗ عرض علی کل شیء تو لجو نہٗ فعرضت علی الجنۃ حتیٰ لو تناولت منھا قطفاً اخذتہٗ﴾ مجھ پر تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہوگے، مجھ پر جنت پیش کی گئی، اگر میں اس میں سے کوئی خوشہ حاصل کرنا چاہتا تو کر لیتا، لیکن میں نے اپنا ہاتھ روک لیا، پھر مجھ پر دوزخ پیش کی گئی، میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس عورت نے بلی کو باندھ کر رکھا تھا، نہ خود اسے کھانے کیلئے کچھ دیا اور نہ اسے کھلا چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا، وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی

وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن لگ جاتا ہے، حالانکہ سورج اور چاند کا گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ جو تمھیں دکھاتا ہے۔ جب سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے تو نماز پڑھا کرو، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائیں (مسلم، کتاب الکسوف)

☆...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ دیا، جس میں حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔

﴿ما من شیء لم اکن رایتہٗ الا قد رایتہ فی مقامی ھذا حتیٰ الجنۃ والنار﴾ ہر اس چیز کو جسے میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا، اس جگہ پہ دیکھ لیا ہے۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ عنقریب تمھاری قبروں میں آزمائش ہوگی، جس طرح دجال کے وقت آزمائش ہوگی۔ تم میں سے ہر شخص کو لایا جائیگا اور اس سے سوال کیا جائیگا ﴿ما علمك بھذا الرجل﴾ اس شخص کے متعلق تمھارا کیا علم ہے، مومن ہوگا تو کہے گا ﴿ھو محمد رسول اللہ ﷺ جاء نا بالبینت والھدیٰ﴾ وہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کا پیغام مانا اور ان کی اطاعت کی۔ تین بار سوال کیا جائے گا۔ اس کے بعد کہا جائے گا، جاؤ ہمیں معلوم تھا کہ تم ایمان والے ہو، اگر منافق ہوگا تو کہے گا، میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا، وہی کہہ دیا۔ (مسلم، کتاب الکسوف)

☆ ...... صحابہ کرام نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز لے رہے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ رک گئے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا!

''میں نے جنت کو دیکھا، میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا، اگر میں خوشے کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے، اور میں نے دوزخ کو دیکھا، میں نے آج تک ایسا (خوفناک) منظر نہیں دیکھا، میں نے دوزخ میں اکثر عورتوں کو دیکھا، اس لئے کہ وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں، اگر تم ساری عمر بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، ذرا سی ناگوار چیز کو دیکھ کر کہہ دیں گی، میں نے تمہارے پاس کبھی اچھی چیز نہیں دیکھی، (ایضاً)

☆ ......﴿فو اللہ انی لا راکم من بعدی﴾ اللہ کی قسم میں تمھیں اپنے بعد، دیکھتا ہوں اور دیکھوں گا، (بخاری و مسلم)

☆ ...... تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور بے شک میں اس کو اسی جگہ سے مشاہدہ کر رہا ہوں، (بخاری و مسلم)

☆ ...... جو میں دیکھتا ہوں، کیا تم دیکھتے ہو، لوگوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں گھروں پر فتنوں کی بارش دیکھ رہا ہوں (بخاری و مسلم)

...... اشارات ......

☆ ...... ان احادیث مبارکہ میں بھی حضور پرنور ﷺ کے علوم کلیہ اور مشاہدات غیبیہ کا

بیان پایا جاتا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے آپ عالم کل اور ناظر کل بن کر آئے۔

☆...... حضور پرنور ﷺ زمین پر کھڑے ہو کر جنت اور دوزخ کو مشاہدہ کر سکتے ہیں تو اپنے غلاموں کے حالات و واقعات کو مشاہدہ کیوں نہیں کر سکتے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ اور جنت و دوزخ کے درمیان جتنے حجابات تھے ان کو اٹھا لیا اور آپ نے اپنی آنکھوں سے ان کے تمام احوال اور کیفیات کو مشاہدہ کر لیا۔ (شرح مسلم جلد ۱ ص ۲۹۷)

☆...... حضور ﷺ جنت کے مالک و مختار ہیں، زمین پر کھڑے ہو کر سینکڑوں میل دور جنت کے جہانِ غیب میں تصرف فرما سکتے ہیں، فرمایا اگر میں چاہتا تو خوشہ توڑ کر لے آتا جسے تم قیامت تک کھاتے رہتے۔ معلوم ہوا کہ جنت مصطفیٰ ﷺ کی وراثت ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ اختیار میں

☆...... جہاں تک کسی کا تصرف ہے، وہاں تک وہ حاضر ہے اور جہاں تک کسی کی نظر کام کرتی ہے، وہاں تک وہ ناظر ہے۔ یہ احادیث مبارکہ بتا رہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتِ علم و نظر اور طاقت تصرف سے ساری کائنات ارضی و سماوی کیلئے حاضر و ناظر ہیں، جس ناظر کل کی نظر ساتوں آسمان عبور کر کے جنت کے لامتناہی فاصلوں کو دیکھ سکتی ہے، زمین کے محدود مرحلوں کو نہیں دیکھ سکتی؟

☆...... حضور پرنور ﷺ کی قبر مبارک اعلیٰ ترین جنت ہے، آپ زمین پر رہ کر جنت میں تصرف کر سکتے ہیں تو کیا جنت میں رہ کر زمین پر تصرف نہیں کر سکتے؟

☆...... بعض حضرات کے نزدیک حضور ﷺ کیلئے ''عطائی علم غیب'' کا اطلاق بھی

درست نہیں، کیا جنت، دوزخ، فرشتے، حوض کوثر اور ''کل شیٔ'' جہان غیب سے تعلق نہیں رکھتی، اسی جہان غیب کا آپ کو علم کامل عطا فرمایا گیا ہے۔ خود قرآن پاک نے ''علم غیب'' کی اصطلاح برگزیدہ رسول کیلئے استعمال فرمائی ہے۔ فرمایا ﴿عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسولٍ﴾ یعنی وہ غیب کو جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا لیکن برگزیدہ رسولوں کو۔ (سورۃ الجن) ''عالم الغیب'' مرکب ہے۔ جس کی طرف غیبیہ کی ضمیر راجح ہے، یعنی وہ عالم الغیب اپنے علم غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا، کیا اس ضمیر سے ''عالم الغیب'' کا صرف غیب مراد ہے، علم مراد نہیں؟ اگر غیب اور علم دونوں مراد ہیں اور یقیناً دونوں مراد ہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ اسی ''علم غیب'' پر وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کو مسلط فرماتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ برگزیدہ رسولوں کیلئے ''عطائی علم غیب'' کی اصطلاح درست ہے۔

☆......امت مرحومہ کے جلیل القدر مفسرین نے محبوبان خدا کیلئے اس اصطلاح کو استعمال فرمایا ہے۔ مثلاً حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿کان رجلا یعلم علم الغیب﴾ وہ ایسے مرد کامل تھے جو ''علم غیب'' جانتے تھے۔ (تفسیر درمنثور جلد۴ ص ۲۳۱)

اسی طرح امام علی قاری رحمہ اللہ نے حضرت شیخ ابو عبداللہ رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے، جب بندۂ مومن مقامات روحانی پر فائز ہو جاتا ہے ﴿فیعلم الغیب﴾ پس وہ غیب کو جانتا ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد۱ ص ۵۴)

☆......حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿لا یمتنع ان نقول نعلم الغیب ما لنا علیہ الدلیل﴾ یہ منع نہیں کہ ہم کہیں کہ ہمیں اس غیب کا علم ہے جس پر

ہمارے لئے دلیل ہے، (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۲۵۱)

☆...... حضرت امام بیضاوی رحمہ اللہ ﴿علم لدنی﴾ کی شان بیان کرتے ہیں ﴿و لا یعلم الا بتو فیقنا و ھو علم الغیوب﴾ وہ علم جو بغیر توفیق خداوندی کے حاصل نہیں ہوتا اور وہ علم غیوب ہے، ہم نے حضرت خضر علیہ السلام کو عطا فرمادیا۔ حضرت امام خازن رحمہ اللہ ﴿وما ھو علی الغیب بضنین﴾ کی شرح میں لکھتے ہیں ﴿یقول انہ ﷺ یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم﴾ یعنی محبوب اقدس ﷺ کے پاس علم غیب آتا ہے اور وہ تمھیں بتانے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہیں کرتے، بلکہ تمھیں اس کا علم عطا فرمادیتے ہیں۔ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ﴿علمناہ من لدن علماً ای علم الغیب﴾ (احکام القرآن ص ۱۶)

☆...... بعض حضرات نے بطور استدلال یہ آیت پیش کی ہے۔ ﴿قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ و لا اعلم الغیب﴾ اے محبوب فرمادے، میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں، (سورۃ الانعام)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے اپنے لئے "علم غیب" کی نفی فرمادی ہے، ہم کہتے ہیں کہ اس آیت میں "لکم کا خطاب مشرکین مکہ کو ہے، تفسیر خازن میں ہے ﴿قل یامحمد لھؤ لا المشر کین لا اقول لکم﴾ کسی بھی مستند مفسر نے اس "لکم" سے ساری امت مرحومہ کو مراد نہیں لیا۔ نجانے یہ لوگ اپنے آپ کو ان مشرکین کی صف میں کیوں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

☆...... حضور پر نور ﷺ نے اپنی ذات مبارکہ سے ان اشیاء کی نفی تواضع کے طور پر فرمائی، یعنی میں ایسی کسی چیز کا دعویٰ نہیں کرتا، (تفسیر خازن)

☆......اس دعویٰ کی نفی سے علم کی نفی کیسے لازم آسکتی ہے، امام نیشاپوری نے کیا خوب فرمایا ہے" یہاں ﴿لا اقول لکم عندی خزائن الله﴾ فرمایا ہے، ﴿لیس عندی خزائن الله﴾ نہیں فرمایا، گویا کسی چیز کے ہونے کا انکار اور بات ہے اور اس کا دعویٰ نہ کرنا اور بات ہے۔ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کی حقیقتوں کا علم ہے، اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم عنقریب انہیں اپنی تمام آیات قدرت کا مشاہدہ کروادیں گے وہ انفسی ہوں یا آفاقی، آپ ﷺ نے بھی دعا کی تھی، مولا مجھے تمام اشیا کے حقائق دکھادے، یہ دعا قبول ہوئی تھی۔ لیکن آپ لوگوں کے ساتھ ان کی عقلوں کے مطابق گفتگو فرماتے تھے۔ اس لئے فرمایا کہ میں نے دعویٰ نہیں کیا کہ میں غیب جانتا ہوں حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ماضی و مستقبل کے احوال کی خبر دیا کرتے تھے۔ (تفسیر نیشاپوری)

☆......اس آیت میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے، عطائی کی نہیں، یعنی میں خود بخود غیب نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عطا فرمادیتا ہے تو جانتا ہوں، جیسا کہ اسی آیت مبارکہ کے اگلے جملے سے ثابت ہے۔ ﴿ان اتبع الا یوحیٰ الی﴾ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے، اب کون سا انسان حضور پرنور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے غیبی اسرار کا اندازہ لگا سکتا ہے، ایک وحی متلو ہے، جسے قرآن پاک کہا جاتا ہے، اور ایک وحی غیر متلو ہے، جو احادیث مبارکہ پر مبنی ہے۔ وحی متلو یعنی قرآن پاک کی یہ شان ہے کہ اس میں ازل وابد کے تمام علوم و معارف کو سمو دیا گیا ہے، احادیث مبارکہ کے علوم و معارف بھی کتنے ہوں گے، کون جان سکتا ہے۔

☆......اہل سنت کے نزدیک حضور پرنور ﷺ کا "علم کلی" نزول قرآن کے ساتھ تدریجاً مکمل ہوا، نزول قرآن کے بعد کوئی نص قطعی نہیں پیش کی جاسکتی، جس سے ثابت

ہو سکے کہ آپ کو علم ما کان و ما یکون نہیں دیا گیا، یا علم زمین و آسمان نہیں بخشا گیا یا جہانِ غیب کے مشاہدات نہیں کروائے گئے،

☆...... اہل سنت و جماعت کے نزدیک آپ ﷺ کا علم مبارک، خالق کی بنسبت جزئی ہے اور مخلوق کی بنسبت کلی ہے، کیونکہ کسی اعلیٰ سے اعلیٰ مخلوق کیلئے بھی جمیع معلومات الٰہیہ کا احاطہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ ہاں جمیع مخلوقات کا احاطہ ممکن ہے۔ اور بلاشبہ حضور پر نور ﷺ جمیع مخلوقات کو جانتے ہیں، اور جمیع ممکنات کا علم رکھتے ہیں۔ آپ کے علم بے پایاں کے سامنے تمام انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین کا علم ایسے ہے جیسے سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ، جبکہ آپ کے اس علم بے پایاں کو علوم الٰہیہ سے کوئی نسبت نہیں، کیونکہ علم الٰہی ذاتی ہے، علم مصطفےٰ عطائی ہے، وہ واجب ہے، یہ ممکن ہے، وہ قدیم ہے یہ حادث ہے، وہ نامخلوق ہے یہ مخلوق ہے، وہ نامقدور ہے یہ مقدور ہے، وہ ضروری البقا ہے، یہ جائز الفناء ہے، وہ ممتنع التغیر ہے، یہ ممکن التبدل ہے، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون بے عقل کو، (خالص الاعتقاد، از مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

☆...... اتنے واضح عقیدے کو بھی کفر و شرک کہنا امت مرحومہ کی خیر خواہی نہیں ہو سکتی۔ یہی عقیدہ قرآن کی آیات سے ثابت اور نبی کی احادیث سے روشن ہے، اسی پر صحابہ کرام سے لے کر آج تک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے۔ ہم جب قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور پر نور ﷺ کا "علم کلی" ثابت کرتے ہیں تو من جہۃ المخلوق ثابت کرتے ہیں اور اس پر بے شمار دلائل قطعیہ موجود ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین!

☆...... ﴿فو الله انی لا راکم من بعدی﴾ کی شرح میں حضرت امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے حضرت امام داودی رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے، ﴿بعنی من بعد

وفاتی ﴾ یعنی وصال فرمانے کے بعد بھی میں دیکھتا رہوں گا، (عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۲۸۱)

☆...... حضور پر نور ﷺ کی قبروں میں جلوہ نمائی ہوگی اور آپ کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ آدمی کی نجات کا دارومدار آپ کی عظمتوں کو تسلیم کرنے پر موقوف ہے۔ 'ھذا' اشارہ قریب کیلئے ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ حضور ہر قبر میں اپنی شان کے لائق جلوہ گر ہوتے ہیں۔

روح نہ کیوں ہو مضطرب شوق سے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

﴿...... تیرا وجود الکتاب ......﴾

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ﴿ انبئنی عن خلق رسول اللہ قالت الست تقرا القرآن قلت بلیٰ قالت فان خلق نبی اللہ ﷺ کان القرآن ﴾ اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے، آپ نے فرمایا، کیا تم قرآن نہیں پڑھتے، میں نے عرض کی، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا نبی اللہ ﷺ کا اخلاق، قرآن ہی تو ہے، (مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین)

﴿...... اشارات ......﴾

☆...... اس حدیث پاک میں حضور پر نور ﷺ کے اخلاق کا ذکر جمیل ہے جو کہ سراسر قرآن ہیں، اب قرآن پاک کی وسعتوں کا عالم دیکھئے، خود قرآن پاک کا اعلان ہے

﴿و کل شیء احصینه فی امام مبین﴾ یعنی اس روشن کتاب میں ہر چیز کا احصا ہے، کل کی اضافت شی کی جانب ہے، جو نکرہ ہے۔ پس لفظ "کل شی" سے ہر چیز مراد لی جائیگی، معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا علم موجود ہے۔ وہ غیب سے متعلق ہو یا شہادت سے متعلق ہو، امام مبین سے مراد لوح محفوظ بھی لی گئی ہے۔

☆...... حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہی تحقیق درست ہے کہ حضور ﷺ نے اسرار الٰہیہ اور احکام شریعہ وغیرھا سے جو کچھ بیان کیا ہے، ان تمام علوم پر قرآن مشتمل ہے، (روح المعانی پ ٦)

☆...... امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں تمھیں ہر چیز قرآن پاک میں دکھادوں گا، اور حضرت ابن ابی فضل مرسی علیہ الرحمہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ ﴿جمع القرآن علوم الاولین والاخرین﴾ یعنی قرآن تمام اولین وآخرین کے علوم کا جامع ہے۔ (الاتقان جلد۲ ص ١٢٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تو یہاں تک فرما گئے، اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے، میں اسے بھی قرآن سے ڈھونڈ لوں گا۔ (ایضا)

☆...... اس بات پر تمام امت کا اجماع ہے کہ قرآن پاک میں کل موجودات کا علم موجزن ہے، اور یہ وسعتوں والا قرآن، محبوب اقدس ﷺ کا خلق مبارک ہے۔ اگر کوئی قرآن کو مجسم دیکھنا چاہے تو محمد مصطفےٰ ﷺ کی صورت وسیرت کو دیکھ لے، یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے، گویا ؎

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر

وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

☆......ثابت ہوا کہ تمام موجودات اور جمیع ممکنات کا علم حضور ﷺ کے خلق مبارک میں جلوہ گر ہے، آپ خدا کو بھی دیکھتے ہیں، خدائی کو بھی دیکھتے ہیں، حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ﴿من عرف اللہ عرف کل شیئ﴾ جس نے اللہ کو پہچان لیا، اس نے ہر چیز کو پہچان لیا، یہ تو عارفین کاملین کی شان ہے، ان کے امام، حضور امام العارفین، امام المرسلین ﷺ کی کیا شان ہوگی؟

☆......چونکہ، حضور پرنور ﷺ کا خلق مبارک قرآن ہے۔ اسی لئے اسکو "خلق عظیم" کہا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کو "متاع قلیل" کہا ہے تو کوئی بڑے سے بڑا دانشور دنیا کی وسعتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا، جس کو وہ "عظیم" کہدے اس کی وسعتوں کا کون احاطہ کر سکتا ہے؟

☆......حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ نے لفظ خلق کا معنی بیان کیا ہے "خلق ان باطنی قوتوں اور صفتوں کو کہا جاتا ہے۔ جس کو بصیرت سے جانا جا سکے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وانك لعلى خلقٍ عظيم﴾، اور تم خلق عظیم کے مالک ہو" (المفردات ص ۱۵۸)

گویا خُلق ان اوصاف و کمالات کو کہتے ہیں جو فطرتاً انسان کے اندر موجود ہوتے ہیں، جیسے شرم و حیا، جود و سخا، فہم و ذکا، حلم و وفا وغیرہ، جن تمام اوصاف و کمالات کو قرآن پاک میں نازل کیا گیا، وہ اعلان نبوت سے پہلے بھی آپ کی ذات والا صفات میں موجود تھے۔

☆......حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے کمال کر دیا، فرماتے ہیں، انسان کا

کمال، علم اور عمل سے ظاہر ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا علمی کمال ﴿علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما﴾ سے ظاہر ہوا اور عملی کمال ﴿ وانك لعلى خلق عظيم ﴾ سے ظاہر ہوا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم اور عمل دونوں کو عظیم قرار دیا، اور جس کو اللہ تعالیٰ عظیم کہے، اس کی عظمت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر ۸/۱۸۶)

☆...... مزید رقمطراز ہیں "تمام انبیاء کرام میں مجموعی طور پر جتنے اوصاف واخلاق موجود تھے، حضور پرنور ﷺ اکیلئے ان اوصاف واخلاق کے مالک تھے، عربی میں لفظ علیٰ بلندی کیلئے آتا ہے، یعنی حضور ﷺ خلق عظیم پر فائز تھے، آپ کے ساتھ خلق عظیم کی نسبت ایسے تھی جیسے آقا کے ساتھ غلام کی یا امیر کے ساتھ مامور کی نسبت ہوتی ہے۔

☆...... ہر موصوف اپنی صفت کا محتاج ہے، عابد اپنی عبادت کا محتاج ہے، عالم اپنے علم کا محتاج ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ نہیں، عبادت آپ کی محتاج ہے، اگر آپ کے مطابق نہ کی جائے گی تو عبادت نہ رہے گی، ضلالت بن جائے گی، علم آپ کا محتاج ہے، کہ حضور ﷺ اسے قبول کر کے زمانے میں مقبول بنا دیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو ہر شے پر مکمل غلبہ اور بھرپور تسلط عطا فرمایا ہے۔

اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل
حکومتِ کل، ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
نہ روح امیں، نہ عرش بریں، نہ لوح مبیں، کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمھارے لئے

☆...... خلق عظیم میں ہر وصف عظیم ہے، علم بھی عظیم ہے، عطا بھی عظیم ہے، وفا بھی عظیم ہے، رحمت بھی عظیم ہے، رافت بھی عظیم ہے، رسالت بھی عظیم ہے، نبوت بھی عظیم ہے،

اسی لئے فرمایا گیا ﴿انا اعطینک الکوثر﴾ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ اور کمالات رفیعہ اور فیوضیات علیہ کو نہیں جانتا۔ چند علماء کرام کے کلمات طیبہ سے اپنا ایمان تازہ کریں۔

☆...... حضرت امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے حضرت امام سہل بن عبداللہ تستری قدس سرہٗ کا قول نقل فرمایا، "اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها﴾ یعنی تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے، میں ان نعمتوں کا ذکر ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر فرمائی گئیں" (کتاب الشفاء جلد ۱ ص ۱۸) اس سے معلوم ہوا حضور اقدس ﷺ کے فضائل و کمالات، شمار و حساب سے باہر ہیں۔

☆...... حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ کا قول ہے۔ "مجھے تین چیزوں کی انتہا معلوم نہ ہو سکی، درجات مصطفےٰ کی انتہا، نفس کے مکر کی انتہا، معرفت خدا کی انتہا" (تذکرۃ الاولیا: ۳۴۶)

ہم حسن و جمال بے نہایت داری
ہم جود و کرم بحد غایت داری
ہم حسن ترا مسلم وہم احسان
محبوب توئی کہ ہر دو آیت داری

☆...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کا فرمان ہے، "حضور سید المرسلین کے فضائل حد و شمار اور حصر سے خارج ہیں، اولین و آخرین کے علوم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے، آپ کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا" (اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۶۵)

☆...... جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے خلق کو عظیم فرمایا اور آپ کی فضیلت کو عظیم قرار دیا تو عقل کا احاطہ اس کے راز کا ادراک کرنے سے قاصر نظر آتا ہے،، (مدارج النبوۃ ۱/۳۳)

اوبر تر ازاں است کہ آید بخیال

☆......حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کا فرمان ہے، ﴿کان خلقہ القرآن﴾ میں ایک راز ہے، اور اخلاق الٰہی کی طرف پوشیدہ اشارہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہنا چاہا کہ اخلاق مصطفوی دراصل اخلاق الٰہی تھے۔ لیکن آپ نے ازراہ ادب وحیاء ﴿کان خلقہ القرآن﴾ فرما کر حال کو لطف مقال میں چھپایا، یہ آپ کے وفور عقل اور کمال ادب کی دلیل ہے، اس معنیٰ کو عظمت اخلاق اور ان کے عدم تناہی میں بہت دخل حاصل ہے" (مدارج النبوۃ جلد۱ ص۳۲)

☆......حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا "جیسے قرآن کے معانی غیر متناہی ہیں، اس طرح حضور ﷺ کے آثار وانوار اور اوصاف جمیلہ اور اخلاق غیر متناہی ہیں، اور آپ کے مکارم اخلاق اور محاسن شیم مزید بڑھ رہے ہیں، خدا تعالیٰ جو ان پر معارف وعلوم نازل فرماتا ہے، اس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لہذا آپ کے اوصاف حمیدہ کی جزئیات کا شمار مقدور انسان اور ممکنات عادیہ سے نہیں، (زرقانی جلد۴ ص۲۴۷)

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور پرنور ﷺ پر ایمان لانے کی تکمیل اسی عقیدے پر منحصر ہے کہ کسی آدمی کے بدن میں اتنے محاسن ظاہری اور محاسن باطنی جمع نہیں ہو سکتے، جتنے آپ کے بدن مبارک میں جمع ہوئے ہیں، (جمع الوسائل جلد۱ ص۹)

☆......حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حضور پرنور ﷺ کی قدر ومنزلت عقلوں کی وسعت میں نہیں سما سکتی اور نطاق بیان اسکا احاطہ نہیں کر سکتا، (نسیم الریاض: ۱/۵۹)

☆......حضرت امام عبدالروف مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "جب حضور کے خصائل کمال اور صفات جلال وجمال اس قدر وسیع ہیں کہ ان کی حد نہیں اور ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا، اسی

لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿ وانك لعلیٰ خلق عظیم ﴾ (فیض القدیر جلد ۵ ص ۱۷)

☆...... حضور اقدس ﷺ صفات خدا تعالیٰ سے متصف ہیں، (ایضاً)

☆...... حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کا فرمان ہے ﴿ فاوصافہ ﷺ الحسنۃ لاتحصیٰ ولا تحصر ﴾ یعنی آپ کے اوصاف حسنہ حصر وشمار سے باہر ہیں" (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۵۱)

☆...... حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "قرآن پاک کے علاوہ بھی آپ کے معجزات وکمالات کا کبھی احاطہ نہیں ہو سکتا"، (جواہر البحار جلد ۱ ص ۱۹۸)

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

﴿...... امت میں چار چیزیں ......﴾

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

☆...... "امت میں جاہلی زمانے کی چار چیزیں ایسی ہیں، جن کو لوگ نہیں چھوڑیں گے، حسب ونسب پر فخر کرنا، نسب پر طعنہ دینا، ستاروں کو بارش کا سبب جاننا، اور نوحہ کرنا، اور فرمایا اگر نوحہ کرنے والے مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو انہیں قیامت کے دن گندھک اور خارش کا لباس پہنایا جائے گا، (مسلم کتاب الجنائز)

﴿...... واجب ہوگئی، واجب ہوگئی ......﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

''ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے مذمت کی تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ایک جنازہ گزرا تو اس کی اچھائی بیان کی گئی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا، اس کی برائی بیان کی گئی، آپ نے فرمایا واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ ﷺ نے فرمایا'' جس جنازے کی تم لوگوں نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس جنازے کی تم لوگوں نے مذمت کی اس پر جہنم واجب ہوگئی''۔ ﴿انتم شھداءُ اللہ فی الارض انتم شھداءُ اللہ فی الارض﴾ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو، (مسلم، کتاب الجنائز)

﴿......حضرت عائشہ کا عقیدہ......﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، یہ اس رات کا واقعہ ہے، جب حضور اقدس ﷺ میرے کاشانہ اقدس میں جلوہ گر تھے، آپ لیٹ گئے اور تھوڑی دیر میری نیند کے خیال سے ٹھہرے رہے۔ پھر آہستہ سے چادر اوڑھی، جوتا پہنا اور چپکے سے

دروازہ کھول کر باہر نکلے اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی ایک چادر اوڑھی، ایک چادر اپنے گرد لپیٹی اور آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑی، آپ بقیع پہنچے اور دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ پھر آپ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ اٹھائے اور واپس لوٹنے لگے، میں بھی واپس چل پڑی، آپ تیز تیز چلے تو میں بھی تیز تیز چلنے لگی۔ جب آپ گھر پہنچے تو میں پہلے ہی گھر پہنچ چکی تھی، آپ نے گھر آ کر پوچھا، عائشہ، تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے۔ میں نے کہا، کوئی بات نہیں، آپ نے فرمایا تم بتا دو، ورنہ لطیف وخبیر مجھے بتا دے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر میں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تم نے یہ سمجھا تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق مار رہے ہیں، میں نے سوچا ﴿ یکتم الناس یعلمه الله ﴾ لوگ کوئی بات چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت جبریل امین میرے پاس آئے تھے، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تم اہل بقیع کیلئے جا کر دعا کرو، میں نے کہا کیسے دعا کروں، آپ نے فرمایا کہو، ﴿ السلام علی اهل الدیار المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاءَ الله بکم للاحقون ﴾ سب دیار والوں پر اللہ کی سلامتی ہو جو تم سے پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جانے والے ہیں، اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ مل

جائیں گے،(مسلم، کتاب الجنائز)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضور مخبر صادق ﷺ نے مستقبل کی یقینی خبر عطا فرمائی کہ میری امت میں یہ چار چیزیں ضرور قائم رہیں گی۔ مولا کریم محفوظ فرمائے، ہمارے معاشرے میں اب ان چار چیزوں کے مکمل اثرات نظر آتے ہیں۔

☆......صحابہ کرام زمین پر گواہی دے رہے تھے اور حضور پرنور ﷺ ان جنازوں کے ساتھ ہونے والے ثواب وعذاب کا مشاہدہ کررہے تھے، نیز اس سے امت مرحومہ کیلئے علم شہادت ثابت ہو رہا ہے۔ تو کیا یہ شرک نہیں، منکرین علم مصطفیٰ جو جواب علم شہادت کے بارے میں دیں گے وہی جواب ہم علم غیب کے بارے میں دیں گے۔

☆......حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور جاکر دعا کرنا، ان کی مغفرت طلب کرنا، حضور سرور عالم ﷺ کی سنت ہے، بلکہ ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے ”قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ موت کو یاد دلاتی ہیں،(مسلم، کتاب الجنائز)

☆......حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ہے کہ ”لوگ چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دیتا ہے“ یہی ساری امت مرحومہ کا عقیدہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنا بتایا، سرکار والا نے کتنا جانا، اس بتانے اور اس جاننے کا کون احاطہ کرسکتا ہے۔ لہذا عافیت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور آپ ﷺ کی وفا کو تسلیم کرکے غلامی کا حق ادا کیا جائے۔ انکار

کرنے سے دو جہاں کی رسوائی مقدر بن جائے گی۔

☆...... کیا اللہ اور اسکا رسول تیرا حق مار رہے ہیں، کے جملے سے معلوم ہوا کہ اگر چہ یہ آپ کا ذاتی معاملہ تھا، لیکن اس میں بھی اللہ کا ذکر فرمایا۔ گویا آپ کا ہر فعل اس حکیم مطلق کے ارادے سے پیدا ہوتا ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں، حضور ﷺ کا قبول کرنا، اللہ کا قبول کرنا ہے۔ اور حضور ﷺ کا چھوڑنا، اللہ کا چھوڑنا ہے۔

☆...... اہل قبور کو صیغۂ خطاب کے ساتھ سلام کرنا سماع موتی کی کتنی روشن دلیل ہے۔ بھلا جو سن ہی نہیں سکتے، ان کو سلام کرنے کا کیا فائدہ ہوگا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ دیکھئے ﴿السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم للاحقون نسال الله لنا ولکم العافیة﴾ اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو، تم پر سلامتی ہو، ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

☆...... حضور پرنور ﷺ اپنے ارادے اور نیت کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، بلکہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت ہے کہ ہر سال میدان احد کے شہیدوں کی قبروں پر جایا کرتے تھے، کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اگر قبروں کی طرف ارادے اور نیت کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے تو حضور پرنور ﷺ کے مزار اقدس کی طرف ہزاروں درجے زیادہ جائز ہے، بلکہ حسن مقدر کی علامت ہے۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

معراج کا سماں ہے، کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک در کی ہے
ہاں ہاں رہ مدینہ ہے، غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

مستقبل کے مشاہدات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

☆......لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ انسان صدقہ کرنے کیلئے سونا لیکر گھومتا ہوگا لیکن کوئی لینے والا نہ ملے گا، اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کا یہ حال ہوگا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس عورتیں دکھائی جائیں گی، (مسلم کتاب الزکاہ)

☆......قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک مال کثرت کی وجہ سے بہہ نہ جائے اور کسی آدمی کو صدقہ قبول کرنے کیلئے بلایا جائے گا اور وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......سونے اور چاندی کے ستونوں کی مثل زمین اپنے جگر گوشے اگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا کہ اسی کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا، رحم کو قطع کرنے والا کہے گا کہ اس کی وجہ سے تو میں نے رشتہ توڑا تھا، چور کہے گا، اسی کی وجہ سے تو میں نے چوری کی تھی، اور میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا، پھر سب اس مال و دولت کو چھوڑ دیں گے اور کوئی بھی

اس میں سے کچھ نہ لے گا، (مسلم کتاب الزکاۃ)

☆......عنقریب، آدمی اللہ تعالیٰ سے اسطرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، انسان دائیں بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے، سامنے دیکھے گا تو دوزخ نظر آئے گی، لہذا تم آگ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر بچ جاؤ، ایک روایت ہے کہ کھجور کا ٹکڑا نہ ملے تو اچھی بات کر کے بچ جاؤ، (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......جس آدمی نے اپنے مال میں سے ایک جوڑا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو جنت میں اس کیلئے آواز دی جائے گی، اے اللہ کے بندے، یہ نیکی ہے، پس پھر نمازیوں کو باب صلوٰۃ سے، مجاہدوں کو باب جہاد سے، صدقہ دینے والوں کو باب صدقہ سے اور روزہ داروں کو باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ، کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ نعم وارجوا ان تکون منهم ﴾ ہاں، مجھے امید ہے تم ان لوگوں میں سے ہوگے، (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......(انصار سے فرمایا) کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر گھر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر گھر جاؤ، اللہ کی قسم تمہاری چیز ان کی چیز سے بہتر ہے۔ انصار نے کہا یارسول اللہ ﷺ

ہم راضی ہیں، آپ نے فرمایا، عنقریب تم دیکھو گے کہ بہت سے معاملات میں لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ تم اس پر صبر کرنا، جہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے جاملو، کیونکہ میں حوض کوثر پر ہوں گا، انصار نے کہا ہم عنقریب صبر کریں گے، (کتاب الزکاۃ)

☆......حضور پرنور ﷺ مال تقسیم فرمارہے تھے، ایک شخص نے کہا، ہم اس مال کے زیادہ مستحق ہیں، یہ بات حضور ﷺ تک پہنچ گئی، آپ نے فرمایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے، حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمانوں میں ہے اور صبح وشام مجھ پر آسمانی خبر آتی ہے، پھر ایک آدمی کھڑا ہوا، جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، دونوں گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا، اور تہبند پنڈلیوں سے اونچا تھا، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول، اللہ سے ڈرو، آپ نے فرمایا تجھے عذاب ہو، کیا میں سب اہل زمین سے زیادہ خوف خدا کا حقدار نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اسے قتل نہ کروں، آپ نے فرمایا، شاید وہ نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کتنے ہی نمازی ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، آپ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں ان کے دل چیر کر دیکھوں اور پیٹ پھاڑ کر دیکھوں، پھر آپ نے اس آدمی کی طرف دیکھا، حالانکہ وہ پیٹھ پھیرے جارہا تھا۔ آپ

نے فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی کتاب کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی، اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو قوم ثمود کی طرح قتل کر دیتا، (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆...... ایک روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ سے ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا کہ آپ عدل کریں، آپ نے فرمایا اگر میں عدل نہ کروں تو تم نامراد ہو جاؤ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا، رہنے دو، اس کے ساتھی ایسے ہیں جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے، روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے، یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا، جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یہ گروہ اس وقت ظاہر ہوگا، جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے قتال فرمایا، میں اس وقت حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ہم نے تلاش کیا تو ہمیں انہی صفات کا حامل ایک شخص مل گیا، جو آپ نے بیان کی تھیں، (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......﴿ان النبی ﷺ ذکر قوما یکونون فی امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیما ھم التحالق قال ھم شر الخلق﴾ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسی قوم کا ذکر فرمایا جو آپ کی امت میں پیدا ہوگی اور اس وقت پیدا ہوگی، جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا، ان کی علامت سر منڈانا ہوگی، اور وہ مخلوق میں سب سے شرارتی لوگ ہوں گے، ان کو مسلمانوں کی وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی، (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......آخری زمانہ میں ایک قوم ایسی ہوگی جو کم عمر اور کم عقل ہوگی، ﴿یقولون من قول خیر البریۃ، یقرء ون القرآن لا یجاوز حناجرھم﴾ جو خیر البریہ حضور ﷺ کی احادیث پڑھیں گے اور قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، جب تم ان سے ملنا تو ان کو قتل کر دینا، کیونکہ جو ان سے جنگ کرے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ثواب پائے گا۔ (ایضا)

☆...... وہ یہ سمجھ کر قرآن کی تلاوت کریں گے کہ وہ ان کیلئے مفید ہوگا، لیکن وہ ان کیلئے مضر ہوگا، نماز اُن کے حلق سے نہیں اتر سکے گی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ)

☆......حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا وہ اپنی زبانوں سے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ (ایضا)

......اشارات......

☆......ان احادیث مبارکہ میں بھی کتنی صراحت کے ساتھ امور غیب کا ذکر کیا گیا ہے حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"ارواح میں سب سے طاقتور روح حضور پرنور ﷺ کی ہے، جس سے عالم کی کوئی شے پوشیدہ نہیں، یہ روح پاک عرش اور اس کی رفعت و پستی، دنیا و آخرت، جنت و دوزخ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب عالم اس مجمع کمالات کیلئے تخلیق کیا گیا ہے۔ آپ کا یہ علم تمیز جملہ عالمین کی خارق ہے۔ آپ کے علم میں اجرام سموات کی تمیز ہے کہ وہ کہاں سے اور کیوں پیدا کئے گئے، اور ان کا انجام کیا ہے؟ آپ کے علم میں ہر آسمان کے فرشتوں کی تمیز ہے، کہ وہ کیوں پیدا کئے گئے اور وہ کہاں جائیں گے، نیز ان کے درجات کے اختلاف اور منتہا کی بھی تمیز ہے، ستر پردوں اور ہر پردے کے جملہ فرشتوں کے حالات کی بھی تمیز ہے۔ اجرام علویہ، ستاروں، سورج، چاند، لوح و قلم، برزخ اور اسکی ارواح کی بھی تمیز ہے۔ ساتوں زمینوں اور ہر زمین کی مخلوقات، خشکی و تری کے جملہ موجودات کے ہر حال کا علم بھی معلوم ہے۔ تمام جنتوں کے درجات، اور ان کے باشندوں کی تعداد

اور مقامات کا بھی علم ہے۔ اسی طرح آپ کو سب جہانوں کا علم ہے۔ اس علم میں ذات خدا کے علم قدیم وازلی کہ جس کی معلومات بے انتہا ہیں، کیلئے کوئی مزاحمت نہیں، کیونکہ علم قدیم کی معلومات اس عالم میں محصور نہیں ہو سکتیں، ظاہر ہے کہ اسرار الوہیت جو غیر متناہی ہیں، اس عالم سے نہیں، (الابریز ص ۴۳)

☆...... مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں ''انبیاء علیہم السلام کو ہر دم مشاہدۂ امور غیبیہ حضورِ حق تعالیٰ کا رہتا ہے، ﴿کمال قال النبی ﷺ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً و لبکیتم کثیرا﴾ (یعنی سرکار ﷺ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم جان لو تو بہت تھوڑا ہنسا کرو اور بہت زیادہ رویا کرو)، (لطائف رشیدیہ ص ۲۷)

☆...... مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری لکھتے ہیں ''حاصل یہ کہ سرور عالم کو علم مغیبات اس قدر دیا گیا تھا کہ دنیا کے تمام علوم بھی اگر ملائے جائیں تو آپ کے ایک علم کے برابر نہ ہوں، (توضیح البیان ص ۱۲)

☆...... مولانا حکیم صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں ''ہاں اللہ جتنا چاہے علم غیب اپنے پیغمبر کو بتا دیتا ہے'' (شان رب العالمین ص ۵۷)

☆...... اہل سنت و جماعت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے بتانے سے علم غیب جانتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مانعین کے ان تین راہنماؤں نے علم غیب اور امر غیب کی اصطلاح کو انبیاء کرام کیلئے تسلیم تو کیا۔ باقی رہ گیا ''جتنا چاہے'' کی تفصیل، تو ہمارے خیال میں ابھی تک کوئی پیمانہ ایسا نہیں بنا جو اللہ تعالیٰ کے ''جتنا چاہے'' کا احاطہ کر سکے،

☆...... ان احادیث مبارکہ میں آنے والے زمانوں کی تفصیلی خبریں موجود ہیں جو جہان

غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً حضور پر نور ﷺ نے ایک گستاخ بارگاہ رسالت کی پشت کو دیکھ کر بتا دیا کہ اس کی پشت سے ایک دشمن دین گروہ پیدا ہوگا، آج ہم اپنی آنکھوں سے اس گروہ کی نشانیوں، حرکتوں اور عقیدوں کو مشاہدہ کرر ہے ہیں۔ اس گروہ کی نمازیں بھی لاجواب ہیں، قرآن کی تلاوتیں بھی لاجواب ہیں، روزوں کے مجاہدے، شب بیداریاں بھی لاجواب ہیں۔ لیکن سب کچھ ہونے کے باوجود ایمان کی حلاوت سے تہی دست ہے۔ کیونکہ خارجیوں کی معنوی ذریت ہونے کی وجہ سے ''کم عقل'' ہے اور غبی دماغ ہے۔

☆......جس طرح خارجیوں نے ساری امت مرحومہ کو کافر ومشرک قرار دیا تھا بلکہ حضرت علی المرتضٰی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسی طرح یہ گروہ بھی ساری امت مرحومہ کو کافر ومشرک اور بدعتی کے ناموں سے یاد کرتا ہے۔ خارجیوں کی طرح ان کے تہبند بھی اونچے ہیں، داڑھیاں گھنی اور لمبی ہیں، سروں کو منڈایا ہوا ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہیں۔ گال پھولے ہوئے ہیں، بات بات پر قرآن وحدیث کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ لیکن اپنی بے ادب فطرت اور گستاخ جبلت کی وجہ سے دین اسلام سے اس طرح نکلے ہوئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ جس طرح خارجیوں کی کم عقلی کی وجہ سے ساری امت میں ایک فتنہ وفساد پیدا ہوا تھا۔ آج اس گروہ نے بھی اپنی کم عقلی کی وجہ سے فتنہ وفساد برپا کررکھا ہے۔ بلکہ محققین نے اس کو خارجیت کا تسلسل ہی قرار دیا ہے۔

☆......یہ گروہ مدینہ طیبہ کے مشرق سے نکلا، اور سب جانتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے مشرق میں علاقہ نجد واقع ہے۔ جس کے ایک ''شیخ الدعوۃ'' نے بتوں اور خدا کے دشمنوں کے رد

میں نازل ہونے والی آیتوں کو بنیاد بنا کر خدا کے نبیوں اور ولیوں کے کمالات و فیوضات کا انکار کیا اور مخلوق خدا کو بہت بڑی شرارت میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو شریر ترین قوم سمجھا کرتے تھے، کیونکہ وہ بتوں کے رد میں اترنے والی آیتوں کو اہل اللہ پر چسپاں کرتے ہیں، (صحیح بخاری شریف)

ساری زمین سمٹ گئی......

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دانائے غیوب ﷺ نے ارشاد فرمایا!

﴿ ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشا رقھا و مغا ر بھا ﴾

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ساری زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔ (مسلم شریف)

اشارات......

☆...... یہ حدیث مقدس علم مصطفیٰ کی جولانیوں اور نگاہ مجتبیٰ کی وسعتوں کو کس طرح آشکار کر رہی ہے۔

☆...... ایک اور حدیث مبارک حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور سراپا نور ﷺ نے فرمایا۔ ﴿ ان اللہ تعا لیٰ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کا ئن فیھا الی یو م القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذا ﴾ یعنی بے شک اللہ نے ساری دنیا کو میرے سامنے کر دیا، پس میں اسکی ہر چیز کو اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں۔ جس طرح اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، (مواہب لدنیہ جلد ۲ ص ۱۹۲، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۴، جواہر البحار جلد ۳ ص ۳۰۶)

☆......حضرت امام مناوی علیہ الرحمہ اس کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں ﴿و قد تجلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الکون کلہ و زویت لہٗ الارض با سرھا فا ریٰ مشا رقھا و مغا ربھا﴾ یعنی تمام عالم کون ومکاں آپ ﷺ کیلئے ظاہر ہو گیا اور ساری زمین رازوں سمیت آپ کیلئے سمیٹ دی گئی، لہٰذا آپ نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو مشاہدہ فرما لیا، (فیض القدیر جلد ۳ ص ۵۲۱)

☆......اگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ارضی وسماوی ملکوت کا مشاہدہ کرایا گیا تو سیدنا حبیب اللہ ﷺ کے مشاہدے کا کیا عالم ہو گا۔

☆......حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا، جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم دیکھ رہے ہو، عرض کیا گیا نہیں، فرمایا، میں تمہارے گھروں پر فتنوں کی بارش دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

☆......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پُر نور ﷺ نے اپنی نگاہِ رحمت آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا، یہی وقت ہے جب لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا، حتیٰ کہ اس پر بالکل قابو نہ پا سکیں گے۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ باب العلم)

☆......حضور ﷺ کے تمام مشاہدات ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم کے ساتھ ساری کائنات کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ سائنس کا زمانہ ہے، اب تو ایسے ایسے ریڈار سسٹم بن چکے ہیں جن سے امریکہ اور ترقی یافتہ ممالک دوسروں ملکوں کے خفیہ رازوں کو جان رہے ہیں، مشینوں کے ذریعے زمینی اور خلائی اسرار کا علم حاصل کیا جا رہا ہے، سکرینوں پر مافی الارحام کے علم ظاہر ہو رہے ہیں۔ آلات کی وجہ سے موسموں کے تغیر و تبدل اور چاند سورج کے گرہن کی پیش گوئیاں کی جا رہی ہیں، موبائل فون، فیکس، انٹر

نیٹ اور خلائی اسٹیشن کی ایجادات نے ہزاروں میل پر پھیلی ہوئی زمین کو "گلوبل ولیج" بنا کر رکھ دیا ہے، منکرین شان مصطفیٰ اور مانعین مقام اولیا کی فکر نارسا پر حیرت ہوتی ہے کہ تم لوگ موبائل کے ذریعے امریکہ جیسے دور دراز ملک کے باشندے کی ادنیٰ سی سرگوشی بھی سن سکتے ہو، تو جس محبوب اقدس ﷺ کے گوش مبارک میں نبوت ورسالت کا نور ہے، کیا وہ تمہارا درود وسلام نہیں سن سکتا، تم دور بینوں اور خوردبینوں سے ہزاروں لاکھوں میل دور سیاروں کا مطالعہ کر سکتے ہو تو جس کی نظر کرم میں الوہیت کے جلوے بسے ہوئے ہیں، کیا وہ گنبد خضری سے تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ کلمہ پڑھ کر رسول مکرم ﷺ کی اس قدر دشمنی ،تمہارے دعویٰ ایمانی کے تقاضوں کے سراسر خلاف ہے۔

☆...... ملک الموت ساری کائنات کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح سامنے پڑی ہوئی پلیٹ کو دیکھا جاتا ہے، بلکہ قرآن پاک نے تو کہا ہے کہ شیطان اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھ رہے ہیں، ان سب کے مشاہدات پر کوئی تعجب بھی نہیں ہوتا، لیکن حضور اقدس ﷺ کے مشاہدات پر انکار ہوتا ہے۔

☆...... سرکار مدینہ ﷺ کی تو کوئی مثال نہیں، آپ کا کلمہ پڑھ کر وفا کا حق ادا کرنے والے اولیاء کرام فرماتے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح ہاتھ پر رائی کے دانے کو دیکھتے ہیں، (قصیدہ غوثیہ) حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ فرماتے ہیں، حضرت عزیزاں علیہ الرحمہ نے فرمایا اس گروہ اولیاء کے سامنے ساری زمین دستر خوان کی طرح ہے، وما میگویم چوں روئے ناخن است، ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست، مگر ہم کہتے ہیں ناخن کی طرح ہوتی ہے، کوئی چیز ان سے غائب نہیں ہوتی۔ (نفحات الانس، فارسی ص ۳۴۸)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمہ کا فرمان لکھا ہے "ایک دن عصر کے وقت میں مراقبہ میں تھا، غیب کی کیفیت طاری ہو گئی، میرے لئے اس وقت کو چالیس ہزار سال کے برابر وسیع کر دیا گیا، اور اس مدت میں آغاز آفرینش سے روز قیامت تک پیدا ہونے والی مخلوق کے احوال و آثار کو مجھ پر ظاہر کر دیا گیا" (انفاس العارفین ص ۶۷)

☆...... حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "اطلاع بر لوح محفوظ و دیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء، بتواتر منقول است، یعنی لوح محفوظ پر مطلع ہونا اور اس کے نقوش کو دیکھنا بھی بعض اولیاء سے بتواتر منقول ہے" (تفسیر فتح العزیز سورۃ الجن)

لوح محفوظ است پیش اولیاء

......عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں......

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

☆...... "ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو لگاؤ نہ سر ڈھکو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ یہ لبیک پکار رہا ہوگا، (کتاب الحج)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بھی بندوں کو دوزخ سے

آزاد نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے۔
اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے،
﴿ماارادھولاء﴾ ان لوگوں کا کیا ارادہ ہے، (مسلم کتاب الحج)

☆......حضرت سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب ملک شام فتح ہوگا، ایک قوم اپنے اہل و عیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ طیبہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ طیبہ ہی ان کیلئے بہتر ہے، کاش وہ جانتے، پھر جب ملک یمن فتح ہوگا، ایک قوم اپنے اہل و عیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ طیبہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ طیبہ ہی ان کیلئے بہتر ہے، کاش وہ جانتے، پھر ملک عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل و عیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ طیبہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ طیبہ ہی ان کیلئے بہتر ہے، کاش وہ جانتے، (ایضاً)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "مدینہ کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود لوگ اسے، درندوں اور پرندوں کے لئے چھوڑ دیں گے، کچھ عرصے کے بعد قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدین پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے اور مدینہ میں وحشی جانور دیکھیں گے، جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے،
(مسلم، کتاب الحج)

☆……حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

میں ایک جمعہ کی رات مسجد میں تھا، ایک انصاری نے آ کر کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اجنبی مرد کو دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ یہ بات کہے تو اسے (قذف کے) کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے (قصاص میں) قتل کر دو گے، اگر وہ خاموش رہے تو شدید غصے میں خاموش رہے، اللہ کی قسم میں اس سوال کا جواب ضرور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروں گا، دوسرے دن وہ شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ اس مسئلہ کو کھول دے، پس لعان کی آیت نازل ہوئی۔ ''جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس کے سوا کوئی گواہ نہیں ہے'' پھر وہ شخص خود اس مسئلہ سے دو چار ہو گیا، اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی کو لے کر آیا۔ اور دونوں نے لعان کیا۔ مرد نے چار مرتبہ گواہی دی کہ اللہ کی قسم وہ سچوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر عورت نے لعان کیا اگر وہ جھوٹی ہے تو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ٹھہر جا، وہ عورت نہ مانی، اور اس نے لعان کیا، جب وہ دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا ﴿لعلها ان تجيء به اسود جعدا، فجاءت به اسود جعدا﴾ اس کے ہاں ضرور سیاہ رنگ،

گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوگا، تو اس کے ہاں واقعی سیاہ رنگ،
گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔ (مسلم، کتاب اللعان)

اشارات

☆...... ان احادیث مبارکہ سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم مطلوب اعظم ﷺ کو ایسا وصف عظیم عطا فرمایا، جس کی وجہ سے آپ پر اسرار غیب اور علوم لاریب منکشف ہو جاتے، اگر طبیب حاذق نبض دیکھ کر مریض کے تمام اندرونی امراض کو معلوم کر لیتا ہے اور سب اس کے اندازے کو درست سمجھ کر علاج کرواتے ہیں، تو نبی تو وہ ہستی ہے، جس کی ہر بات یقین کامل سے لبریز ہوتی ہے، کیا وہ آنے والے کی پیشانی دیکھ کر اس کے ماضی، حال اور استقبال کی خبر نہیں دے سکتا۔

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے، میں تمھیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں بچاتے ہو۔ (القرآن)

☆...... حضرت امام عبدالرزاق بن ہمام جو حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ گرامی تھے، نے ایک حدیث بیان کی ہے، ایک انصاری اور ایک ثقفی حضور ﷺ کی بارگاہ میں آئے۔ آپ نے فرمایا اے ثقفی اپنی حاجت بیان کرو، اور اگر تم چاہو تو میں بیان کردوں کہ تمہارا کیا سوال ہے، آپ نے فرمایا تم، نماز، رکوع، سجود اور روزوں کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، اور ان چیزوں کا ثواب جاننا چاہتے ہو، اس نے کہا ہاں، اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، آپ نے سوال کا تفصیلی جواب دیا، پھر انصاری سے پوچھا، اے انصاری تم اپنی حاجت بیان کرو، اگر تم چاہو تو میں خود بیان

کر دوں، اس نے کہا، آپ خود بیان کر دیں تو بہتر ہے، آپ نے فرمایا، تم وقوف عرفہ کا طریقہ اور اس کا ثواب پوچھنا چاہتے ہو، اس نے کہا ہاں، خدا تعالیٰ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، آپ نے اسے بھی تفصیلی جواب دیا، (المصنف جلد ۵ ص ۱۲)

☆......حضور پر نور ﷺ اپنی بے پناہ خداداد قوتوں سے غلاموں کے خشوع وخضوع، دلوں کے اسرار اور ضمیروں میں جنم لینے والے خیالات کو جانتے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث ہے کہ، ﴿فواللہ انی لا راکم من وراء ظهری﴾ اللہ تعالیٰ کی قسم میں تمھیں اپنی پشت مبارک کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں، (جلد ا ص ۱۸۰)

روئے آئینہ علم پشت حضور

پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

☆......فتجلیٰ لی کل شیئٍ کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں پس ظاہر شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ را، (اشعۃ اللمعات)

☆......حضرت علی قاری قدس سرہٗ نے فرمایا، حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کیلیے ساتوں آسمانوں اور ان کے اوپر کے جہان، ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے کے جہان کا علم عطا فرمایا، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو زمینوں اور آسمانوں کے ملک دکھائے ﴿فتح علی ابواب الغیوب﴾، گویا حضور فرماتے ہیں مجھ پر بھی غیوب کے دروازے کھول دیئے (مرقاۃ جلد ا ص ۴۶۳)

☆......مذکورہ بالا احادیث منورہ میں مستقبل کی اطلاعات واخبار سے امت کو آگاہ فرمایا گیا ہے۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ حضور ﷺ کا ایک ایک فرمان سچ ثابت ہوا، جب شام ویمن، عراق وایران، مصر وہند جیسے ممالک کو مسخر کیا گیا تو مسلمان مدینہ طیبہ کو چھوڑ

کران ممالک میں آباد ہو گئے۔

☆..... مدینہ طیبہ میں درندے اور پرندے رہیں گے، یا مدینہ طیبہ میں وحشی جانور دیکھیں گے، شرح مسلم شریف میں حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "یہ قرب قیامت کا واقعہ ہے، اس کی توضیح دو مزنی چرواہوں سے ہوتی ہے جو قیامت آنے پر منہ کے بل گر پڑیں گے" یہ فرمان بھی پورا ہو رہا ہے، مدینہ طیبہ کی مقدس فضاؤں میں ایسے ایسے درندے پرورش پا رہے ہیں جن کی نظر میں تعظیم مصطفےٰ ﷺ کا کوئی تصور نہیں۔ اگر کوئی مسلمان سرکار مدینہ ﷺ کے روضہ اقدس کی طرف منہ کر کے دعا مانگ لے، آپ کی بارگاہ میں فریاد کر لے تو اسے قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس سے بڑی درندگی، وحشت اور مذہبی دہشت گردی اور کیا ہوگی کہ جس محبوب کے صدقے ہر نعمت ورافت نصیب ہوئی، اس کے ادب واحترام کو شرک وکفر سمجھا جائے، جس محبوب نے خدا تعالیٰ کی وحدنیت کا تعارف کرایا، اسی کے کمالات کے انکار کو توحید کی معراج تصور کیا جائے۔

"منکر" مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا، پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

☆..... اس کے ہاں سیاہ رنگ، گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوگا، کیا اس جملے سے حضور اقدس ﷺ کے ﴿علم ما فی الارحام﴾ (رحموں کے علم) کا ثبوت نہیں مل رہا۔ یہ رحموں کا علم کیا لوح وقلم کے علوم سے باہر ہے، قرآن پاک میں ہے، ﴿ما بین غائبۃ

فی السماء والارض الا فی کتاب مبین﴾ آسمانوں اور زمینوں کے تمام غیب اس روشن کتاب میں ہیں، (سورۃ النمل)

حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ﴿ای جملۃ غائبۃ من مکتوم سرو خفی امرٍ و شیی غائب (فی السماءِ والارض الا فی کتاب مبین) یعنی فی اللوح المحفوظ﴾ جتنے چھپے ہوئے راز، مخفی امر اور غائب چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں، وہ روشن کتاب یعنی لوح محفوظ میں مرقوم ہیں، (تفسیر خازن جلد۵) قرآن پاک میں ہے، ﴿کل صغیرو کبیر مستطر﴾ ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے (سورۃ القمر) مشکوٰۃ باب الایمان والقدر میں ہے" اللہ تعالیٰ نے قلم قدرت کو پیدا فرمایا اور کہا لکھ، اس نے کہا کیا لکھوں، فرمایا تقدیر کو لکھ ﴿فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد﴾ اس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہمیشہ ہونے والا ہے، سب لکھ دیا، اب قرآن وحدیث کے دلائل موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ان غیوب واسرار پر مقرب فرشتے اور خود لوح وقلم جیسی عظیم مخلوق آگاہ ہے۔ کیا یہاں کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا، حضرت عزرائیل کو علم دیا گیا کہ کس نے کہاں اور کس حالت میں مرنا ہے، حضرت اسرافیل کو علم دیا جائے گا کہ کب قیامت کا صور پھونکنا ہے، حضرت میکائیل کو علم دیا گیا کہ کب بارش برسانی ہے، کس کو کتنا رزق عطا کرنا ہے، کس سے کتنا رزق چھیننا ہے، قلم قدرت کو علم دیا گیا تو اس نے ایک ذرے سے لے کر عرش اعظم تک ہر چیز کی تفصیل لکھ ڈالی، فرشتوں کو علم دیا گیا کہ رحموں میں کیسی کیسی صورتیں تیار کرنی ہیں، کبھی کسی مناظر نے انگشت اعتراض نہ اٹھائی کہ مولا یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو ارشاد فرما رہا ہے کہ ﴿وعندہٗ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو﴾ اور اسی کے پاس ہیں

غیب کی چابیاں، اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا، اور دوسری طرف اپنے مقرب فرشتوں کو اور لوح و قلم کو حتی کہ جنت کی حوروں کو بتا دیا کہ کل کیا ہوگا، صرف نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے علوم و معارف پر انگشت اعتراض اٹھائی جاتی ہے۔ آپ کو علم ہوتا تو یہ ہو جاتا، وہ ہو جاتا، خدارا ذرا انصاف کیا جائے، یہ فرشتے، یہ حوریں، یہ لوح و قلم سب عظیم و حسین مخلوقات ہیں، لیکن کیا رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات سے زیادہ عظیم و حسین ہیں؟ کیا خدا تعالیٰ کے بعد سب سے بزرگ ترین ہستی حضور تاجدار لولاک لما ﷺ کی نہیں؟ جو جواب فرشتوں کے بارے میں ہوگا، وہی جواب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہوگا، علم غیب ذاتی، استقلالی اور ازلی و ابدی طور پر وہی عالم الغیب جانتا ہے، اپنے فضل سے جسے چاہے اور جتنا چاہے علم غیب عطا فرمادے ﴿ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء﴾ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی شے کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر اس کے چاہنے سے احاطہ کر سکتے ہیں، تفسیر عرائس البیان میں ہے۔

”امام جریدی نے فرمایا کہ غیب کی چابیوں کو کوئی نہیں جانتا، مگر اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ خود اطلاع فرمادے، وہ صفی اللہ ہو، خلیل اللہ ہو، حبیب اللہ ہو، اس آیت کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جان سکتا“

یہی بات مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھی ہے۔

”غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے، اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دی، اور کوئی اس کا خزانچی نہیں، مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا چاہے جس کو بخش دے، اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا، (تقویۃ الایمان ص ۲۴)

☆......ان حقائق قرآن اور دلائل حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے محبوبان

پاک کو بالخصوص محبوب اعظم ﷺ کو علم غیب اور اطلاع غیب اور خبر غیب حاصل ہے، مولوی اسماعیل دہلوی صاحب بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے غیب کا قفل کھول دے، تو پھر اس قسم کی آیات کو حضور ﷺ کے عطائی علم غیب کی تردید اور انکار پر بطور دلیل پیش کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

☆......لوح محفوظ میں ہر چیز کا علم غیب اور علم شہادت درج ہے، اور لوح محفوظ میرے نبی اکرم ﷺ کے علوم و معارف کا ایک حصہ ہے، بقول امام بوصیری۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

حضرت امام علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "علم لوح وقلم کا حضور ﷺ کے علوم کا ایک حصہ ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ آپ کے علوم بہت اقسام پر مبنی ہیں، علوم کلی، علوم جزوی، حقائق، معارف، جن کا تعلق ذات وصفات کے ساتھ ہے، لہذا الوح وقلم کے جملہ علوم، حضور ﷺ کے علوم کی سطروں میں ایک سطر ہے، اور ان کے دریاؤں کی ایک نہر ہے، کیونکہ لوح وقلم بھی تو آپ کے وجود کی برکت سے ہی معرض وجود میں آئے تھے، (حل العقیدہ شرح القصیدہ)۔

معدن اسرار علام الغیوب

برزخ بحرین امکان ووجوب

ہم چناں آنراز دان جزو کل

گرد پائش، سرمہ چشم رسل

☆......جہاں تک ﴿علم ما فی الارحام﴾ کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ علم حضرت

جبریل علیہ السلام کو دے کر بھیجا اور انہوں نے حضرت سیدی مریم رضی اللہ عنھا کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری سنائی، ﴿لاھب لك غلاما زكيا﴾ (سورۃ مریم)

اسی طرح چند فرشتوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنھا کے پاس بھیجا جنھوں نے انہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت سنائی، ﴿وبشروه بغلم عليم﴾ (سورۃ الزاریات)

اس حدیث پاک کے اس جملے کہ "اس کے ہاں سیاہ رنگ، گھنگھریالے بالوں والا بچہ ہوگا" سے حضور سید المرسلین ﷺ کا عطائی علم مافی الارحام ثابت ہوتا ہے، پھر یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ نے جو علم و فضل بھی اپنے محبوب ترین رسول کو عطا فرمایا وہ چھین لینے کیلئے نہیں، ہمیشہ کیلئے عطا فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اور بھی متعدد مواقع پر اس علم مبارک کا اظہار فرمایا مثلاً۔

☆......حضور پر نور ﷺ نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بشارت سنائی، ﴿تلد فاطمة ان شاء الله غلماً يكون فى حجرك فولدت فاطمة الحسين﴾ (مشکوۃ باب المناقب)

☆......ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک لخت جگر فوت ہو گیا، انہوں نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا، حضور ﷺ نے ان کو بشارت سنائی، اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا کرے۔ پس وہ حاملہ ہو گئیں، (مسلم کتاب الفضائل)۔

☆......اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کو باذن اللہ ان کی گزری ہوئی رات کا علم تھا، جبھی تو برکت کی خبر عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کی، اس خبر برکت سے ام سلیم رضی اللہ عنھا نے ایک بیٹا جنم دیا۔

☆...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خبر دی کیونکہ ان کی بیوی بنت خارجہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ٦١)

☆...... ایک اعرابی نے حضور ﷺ سے پوچھا، میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے، حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسی بات رسول اللہ سے کیوں پوچھتے ہو، میں بتاتا ہوں کہ، اس کے پیٹ میں تیری غلط حرکت کا نتیجہ ہے۔ (حیوۃ الحیوان از امام کمال الدین)

☆...... اولیاء کرام کے حوالے سے تو ایسے مستند اور متعدد واقعات منقول ہیں۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ نے گائے کو دیکھ کر بتا دیا کہ اس کے پیٹ میں کس رنگ کا بچہ ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی بشارت، عظیم المرتبت صوفیہ نے عطا فرمائی۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کی بشارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ نے اپنے مزار اقدس پر آنے والے حضرت شیخ عبدالرحیم دہلوی علیہ الرحمہ کو عطا فرمائی، حضرت شیخ ابن حجر علیہ الرحمہ کی بشارت ان کے والد گرامی کو، ان کے شیخ کامل نے عطا فرمائی۔ پھر سب سے عجیب بات، جو لوگ نہیں مانتے، ان کے پیرو مرشد مولانا اشرف علی تھانوی کی خبر ایک مجذوب مرتضیٰ نے عطا فرمائی۔ اور خود مولانا تھانوی صاحب اس خبر کو فخریہ بیان کیا کرتے تھے۔ (اشرف السوانح)

اللہ اللہ، اپنی ''شان علم'' کا یہ عالم اور جس کے صدقے کون و مکاں وجود میں آئے، اس کیلئے حدود و قیود کا اہتمام، اس موضوع پر مولانا ارشد القادری صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب ''زلزلہ'' اور ''زیروزبر'' کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

یہودی نے علم مصطفیٰ کا امتحان لیا......

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

''میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا تھا کہ ایک یہودی عالم حضور پرنور ﷺ کے پاس آیا اور کہا السلام علیک یا محمد، میں نے اسے زور سے دھکا دیا تو وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا تو نے مجھے کیوں گرایا۔ میں نے کہا تو نے ''یارسول اللہ'' کیوں نہیں کہا، وہ کہنے لگا، ہم ان کو اسی نام سے بلاتے ہیں جو ان کے اہل خانہ نے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا، میرے اہل خانہ نے میرا نام محمد ہی رکھا ہے۔ یہودی عالم نے کہا، میں آپ سے کچھ سوال پوچھنے آیا ہوں، آپ نے فرمایا اگر میں تمھیں بتا دوں تو کیا تمہیں فائدہ پہنچے گا، اس نے کہا، میں غور سے آپ کی بات سنوں گا، آپ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے، آپ نے فرمایا پوچھو، یہودی نے سوال کیا ''جب زمین و آسمان بدل چکے ہوں گے، تو لوگ کہاں ہوں گے، آپ نے فرمایا ''اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے'' اس نے پوچھا پل صراط سے پہلے کون گزرے گا، آپ نے فرمایا ''فقرا مہاجرین'' اس نے پوچھا وہ جنت میں جائیں گے تو ان کو پہلے کیا کھلایا جائے گا، آپ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا، اس نے پوچھا، اس کے بعد انہیں کیا کھلایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ان

کے لیے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چرا کرتا تھا" اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "چشمہ سلسبیل کا پانی" اس یہودی عالم نے کہا "آپ ﷺ نے سچ فرمایا مگر میں آپ سے وہ سوال کرنے آیا ہوں جس کو ساری زمین پر نبی کے علاوہ ایک یا دو آدمی جانتے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا "اگر میں تمہیں وہ بات بتادوں تو کیا تمہیں فائدہ پہنچے گا" اس نے کہا "میں آپ کی بات غور سے سنوں گا" پھر اس نے پوچھا "بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے" آپ ﷺ نے فرمایا "مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں تو اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے"۔ یہودی عالم نے کہا ﴿لقد صدقت وانك لنبی﴾ (آپ نے سچ فرمایا، آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں) پس وہ چلا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس نے جن چیزوں کے بارے میں سوال کیا، مجھے ان کی جانب علم (توجہ) نہیں تھا، جہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے متوجہ فرمادیا"۔ (مسلم، کتاب الحیض)

اشارات

☆......اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو غیبی اسرار و علوم سے آشنا کیا ہے۔

☆......حضور انور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہزاروں سال بعد ہونے والے واقعات کو بیان کر دیا اور یہودی عالم نے اس کی تصدیق کر دی، افسوس ہے ان ''کلمہ پڑھنے'' والوں پر جو عطائے خداوندی کو بھی دل سے تسلیم نہیں کرتے۔

☆......حضور ﷺ کا علم مبارک تدریجی ہے، آپ اول الخلق ہیں، جب آپ کو بنایا گیا تو نبوت و رسالت سے بھی مشرف فرمایا گیا، جیسا کہ حدیث ترمذی میں ہے ﴿کنت نبیاً و ادم بین الروح و الجسد﴾، میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ پھر ہمیشہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم و فضل کے خزانے عطا فرماتا رہا۔ قرآن پاک بھی انہیں خزانوں کا امین بن کر نازل ہوا۔ قرآن پاک کی ہر آیت علم و فضل کا ایک خزانہ ہے۔ نزول قرآن مکمل ہوا تو علم مصطفےٰ بھی تدریجی منزلوں کو طے کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ گیا کہ بارہا زبان گوہر بار سے نکلا، پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو، میں تمہیں ہر چیز کا علم بتانے کے لئے تیار ہوں۔

ایسا امی کس لئے منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقرا ربک الاکرم نہیں
غنچے ما اوحی کے جو چٹکے دنا کے باغ میں
بلبل سدرہ تک ان کی بو سے بھی محرم نہیں

☆...... انسان کی پیدائش کا ابتدائی مرحلہ، جسے روئے زمین کے دانا و بینا انسان بھی نہیں جان سکے، وہ مرحلہ نبی کی نگاہ نبوت سے آشکار ہوا، اسی لئے یہودی عالم نے کہا ﴿انک لنبی﴾ آپ واقعی نبی ہیں، کیونکہ نبی کہتے ہی اسے ہیں جو مقام رفیع پر فائز ہو کر غیب وشہود کے رازوں کو جانتا ہے ﴿النبوۃ ھی اطلاع الغیب﴾ نبوت اطلاع غیب کا ہی تو نام ہے۔ (مفردات راغب) بلکہ قرآن پاک میں ہے ﴿تلك انباء الغیب نوحی الیك﴾ یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں، مختصراً کہہ لیں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی بنایا ہے، اپنے محبوب کو دکھایا ہے، بلکہ محبوب کے لئے ہی بنایا ہے۔

ظاہر و باطن، اول و آخر، زیب فروع و زین اصول
باغ رسالت میں ہے تو ہی گل، غنچہ، جڑ، پتی، شاخ

☆...... صحابہ کرام کے دل میں حضور پر نور ﷺ کا کس قدر احترام تھا۔ یہودی عالم نے اس بے باکانہ انداز سے مخاطب کیا تو صحابی کی غیرت عشق رسول نے گوارا نہ کیا۔ اس کو، اسکے علم و فضل سمیت دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا تو نے "یا رسول اللہ"، کیوں نہیں کہا۔ معلوم ہوا حضور ﷺ کو یا رسول اللہ کہہ کر بلانا اور پکارنا صحابہ کرام کی محبت افروز عادت تھی۔

﴿...... چرواہا، جہنم سے آزاد ہو گیا ......﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت حملہ فرماتے اور کان لگا کر اذان سنتے، اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے، ورنہ حملہ کر دیتے۔ آپ نے ایک آدمی

کو پکارتے سنا، ﴿الله اکبر ،الله اکبر﴾ آپ نے فرمایا یہ فطرت پر ہے۔ پھر اس نے کہا ﴿اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله﴾ آپ نے فرمایا ﴿خرجت من النار﴾ ،تو دوزخ سے آزاد ہو گیا، صحابہ کرام نے اس شخص کو دیکھا تو وہ ایک چرواہا تھا،

(مسلم، کتاب الصلوۃ)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس حدیث مبارک میں توحید باری کو ماننے اور اس کا اعلان کرنے کا اجر وثواب بتایا گیا ہے۔

☆......حضور سراپا نور ﷺ کو لوگوں کے انجام کی خبر ہے۔اس لئے تو فرمایا ﴿خرجت من النار﴾ تو دوزخ سے آزاد ہو گیا۔

☆......اذان کی عظمت وجلالت بالکل روشن ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی کبریائی کو تسلیم کرنا انسان کی فطرت کا اولین تقاضا ہے، اسی لئے زبان نبوت نے ارشاد فرمایا "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے" یہی وجہ ہے کہ انسان کو حقیقی سکون اس وقت ہی میسر آتا ہے، جب وہ اپنے فطری تقاضے یعنی ایمان باللہ سے سرشار ہوتا ہے۔ اپنے مالک ورازق سے بغاوت کر کے اسے عالی شان محلات میں بھی راحت نصیب نہیں ہوسکتی۔

☆......بخشش کا دارومدار رحمت خداوندی پر ہے۔ رحمت یہ نہیں دیکھتی کہ پکارنے والا کون ہے، کوئی بادشاہ نہ پکارے تو برباد ہو جائے، کوئی بے نوا پکارے تو دوزخ سے آزاد ہو جائے۔

☆ ...... صبح سویرے کسی کار خیر کا آغاز کرنا باعث برکت اور موجب رحمت ہے۔ افسوس، ہماری قوم نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت مبارکہ کو بھی فراموش کر دیا۔ شہروں میں لوگ راتوں کو جاگتے ہیں، ٹی وی کے فحش پروگراموں، ایمان کو غارت کرنے والی فلموں سے اپنے دل ونگاہ کو آلودہ کرتے ہیں اور جب صبح کا سہانا وقت شروع ہوتا ہے، نیند سے بوجھل ہو کر وقت کی بے رحم آغوش میں گر جاتے ہیں، صبح کی نماز اور قرآن کی تلاوت کا شعور مردہ ہوتا جارہا ہے۔

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے، ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہیں کہہ دو، یہی آئین وفا داری ہے
قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

...... دل کا حال جان لیا ......

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آکر نماز پڑھنے لگا۔ اور نماز میں قرآن پاک کی ایسی قرات کی جو غیر مانوس تھی۔ پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے ایک اور طرح سے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر

ہوئے، میں نے عرض کی اس شخص نے غیر مانوس قرات کی اور دوسرے شخص نے بھی ایک اور طرح سے قرات کی۔ آپ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا، انہوں نے پڑھ کر سنایا تو آپ نے دونوں کو درست قرار دیا۔ جس سے میرے دل میں تکذیب پیدا ہوئی، جو دور جہالت میں بھی نہیں تھی، ﴿فلما رای رسول الله ﷺ ما قد غشینی ضرب فی صدری﴾ پس آپ نے میرے اس حال کو ملاحظہ فرمایا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا، جس سے میں شرابور ہو گیا اب ایسے تھا جیسے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے فرمایا، اے ابی! پہلے مجھے یہی حکم ملا کہ میں قرآن پاک کو ایک حرف (لغت) پر پڑھوں، میں نے عرض کی، میری امت پر آسانی فرمائی جائے۔ پھر مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا تو بھی میں نے عرض کی، میری امت پر آسانی فرمائی جائے، پھر مجھے تیسری مرتبہ سات حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا اور فرمایا تم نے جتنی بار امت کی آسانی کے لئے دعا کی ہے اتنی بار کے عوض ایک (اور) دعا مانگ لو، میں نے عرض کی ﴿اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی﴾ اے اللہ !میری امت کو بخش دے، اے اللہ !میری امت کو بخش دے، ﴿واخرت الثالثة لیوم یرغب الی الخلق کلھم حتی ابراھیم علیه الصلوٰة والسلام﴾ اور میں نے تیسری بار کی دعا اس دن کے لئے بچالی، جس دن ساری مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی، جہاں تک

کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی (میری طرف متوجہ ہوں گے)(مسلم، کتاب فضائل القرآن)

اشارات

☆ ......علما کرام کے نزدیک قرآن پاک کو تسہیل کی وجہ سے سات حرفوں (لغتوں) پر نازل کیا گیا۔

☆ ......حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "یہ اجازت ابتدا میں تھی، جب اسلام پھیل گیا تو اسکی ضرورت نہ رہی۔ پھر قرآن پاک کو ایک ہی لغت میں منحصر کر دیا گیا جو قریش کی لغت ہے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسی لغت پر قرآن پاک جمع کر کے عام کیا"

☆ ......اسی پر تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، علماء فخام اور تمام امت مرحومہ کے خواص و عوام کا اجماع ہے۔

☆ ......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے دل میں گزرنے والے شدید وسوسے کو حضور پرنور ﷺ نے اپنے خداداد علم وفراست کے ساتھ جان لیا اور ان کے ایمان کی دولت کو بچانے کیلئے خصوصی تصرف بھی استعمال فرمایا، معلوم ہوا کہ لوگوں کے دل بھی نگاہِ مصطفےٰ کے سامنے عیاں ہیں اور ان کی اندرونی کائنات پر بھی دستِ مصطفےٰ کی حکومت جاری و ساری ہے۔

☆ ......حضرت امام قسطلانی رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں "حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں کوئی فرق نہیں، اس لئے کہ آپ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور ان کی حالتوں

اور نیتوں، ارادوں اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں، یہ سب امور ان پر روشن ہیں، پوشیدہ نہیں" (مواہب لدنیہ جلد۲ص ۳۸۷)

☆..... اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اقدس ﷺ کی رضا چاہتا ہے۔ اسی لئے آپ کی امت کیلئے آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔

☆..... حضور پرنور ﷺ اپنی امت پر بہت زیادہ مہربان ہیں۔ امت کی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو گوارا نہیں، آپ ہمہ وقت امت کی مغفرت کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

☆..... قیامت کے دن حضور پرنور ﷺ کی دعا سے تمام اہل ایمان کا بیڑا پار ہوگا۔

☆..... قیامت کے دن سب مخلوق آپ کا چہرہ انور دیکھ رہی ہوگی، جہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے مقرب بارگاہ کو بھی آپ کی توجہ درکار ہے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ کی

☆..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کیا خوب فرماتے ہیں "دراں روز ظاہر گردد وے ﷺ محبوب الٰہی وسرور کائنات ومہر فیوض نامتناہی اوست جل وعلا وخلیفہ رب العلمین ونائب مالک یوم الدین است، روز روزِ اوست وحکم، حکم او بحکم رب العلمین" (مدارج النبوۃ جلد۱ص ۲۲۸)

☆..... حضرت امام الفاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ﴿الناس یحشرون الیہ ﷺ من کل مکان﴾ یعنی تمام لوگ قیامت کے دن ہر طرف سے حضور پرنور ﷺ کی طرف بلائے جائیں گے، اور وہ سب کے سب آپ کے سایہ عاطفت میں پناہ حاصل کریں گے، اور وہ حضور ﷺ سے التجا کریں گے، سلطان، زمین پر اللہ تعالیٰ کا ظل ہے تو

حضور اس دن کے سلطان ہیں، ساری مخلوق یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی آپ کی طرف رغبت کریں گے۔ (مطالع المسرات ص ۸۷)

☆...... حضرت امام زرقانی علیہ الرحمۃ نے ﴿انا سید الناس﴾ (میں تمام انسانوں کا سردار ہوں) کا ترجمہ کیا ہے،، ﴿انا الفائق المفزوع الیہ فی الشدائد﴾ یعنی میں وہ فائق ہوں جس کی طرف مصیبتوں میں آہ وفریاد کی جاتی ہے، (زرقانی جلد ۸ ص ۳۷۰)

☆...... قیامت سے بڑھ کر اور کونسا شدید دن ہوگا، لہذا ساری مخلوق، حضور رحمت عالم سرور عالم ﷺ کی بارگاہ میں آہ وفریاد کر رہی ہوگی۔

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ عرض گزار ہیں۔

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ
یا خیر ماموم یا خیر واھب
یا خیر من یرجیٰ لکشف رزیۃ
ومن جودہ قد فاق جوادا لسحائب
فاشھد ان اللہ دام خلقہ
وانک مفتاح لکنز المواھب

یعنی اے بہترین خلق خدا، آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی رہے، آپ بہترین امید گاہ اور بہترین عطا پاش ہیں۔، کہ جس سے مصائب کے ازالے کی امید رکھی جاتی ہے اور جس کا جود وکرم بادلوں سے زیادہ برستا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور آپ اس کی عطاوں کی کنجی ہیں،

☆...... مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی اعتراف کیا ہے "در حل مشکلات فہم ممتاز دارند و در سرانجام مہمات ہمت بلند پرواز، یعنی انبیاء کرام مشکلکشائی میں ممتاز فہم رکھتے ہیں اور

مہمات کوانجام دینے میں بلند پرواز کے مالک ہیں (منصب امامت ص ۷)

☆......علامہ ابن قیم رقمطراز ہیں "دنیا وآخرت کی ہر خیر و برکت آپ کی امت کو نصیب ہوئی تو آپ کے دست کرم سے نصیب ہوئی، (زاد المعاد جلد ۱ ص ۳۷۳)

......حضرت سعد کا مستقبل......

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حجۃ الوداع میں مجھے ایسا درد ہوا کہ میں قریب الموت ہو گیا، حضور اقدس ﷺ عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ درد سے میرا حال دیکھ رہے ہیں، میں مالدار آدمی ہوں، ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا، نصف مال خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، تہائی مال صدقہ کر دو، تہائی مال بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑتا تو یہ ان کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے، جس سے وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں، تو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرے گا، اس کا اجر ملے گا، جہاں تک کہ اس لقمے کا بھی اجر ملے گا جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا میں اپنے دوستوں سے پیچھے رہ جاؤں گا، آپ نے فرمایا، تو ہرگز پیچھے نہیں رہے گا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ایسا عمل کرے گا، جس سے تیرے درجات اور زیادہ

بلند ہوں گے، ﴿ولعلك تخلف حتیٰ ینفع بك اقوام و یضر بك اخرون﴾ اور لگتا ہے تو زندہ رہے گا، جہاں تک کہ لوگ تجھ سے فائدہ حاصل کریں گے اور دوسرے لوگ (کافر) نقصان اٹھائیں گے، اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ (مسلم، کتاب الوصیہ)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضرت سعد رضی اللہ عنہ درد سے چور ہوئے تو درد آشنا بھی آ گئے، اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن تابناک کو دیکھ کر زنانِ مصر کے زخمی ہاتھوں کی تکلیف کافور ہو سکتی ہے، تو خورشید عرب کے جلووں کا کیا عالم ہوگا۔

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

☆......اسلام نے اہل و عیال کے حقوق کا کس قدر خیال رکھا ہے، حضور رحمت کائنات، رافت موجودات ﷺ کے اس فرمان ذیشان سے اندازہ لگائیے۔ آپ کی جلوہ آرائی سے پہلے بیٹیوں کی وراثت کا کیا تصور تھا، آپ نے کس طرح ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ فرمایا، اس کا روشن اشارہ بھی جگمگا رہا ہے۔

☆......دنیا کی دیگر تہذیبوں میں عورت کو عیش و عشرت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کے منہ میں جانے والے ہر لقمے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی تو گویا اس کے خوابیدہ تقدس کو زندگی سے ہمکنار کر دیا۔

☆......حضور اقدس ﷺ کی نگاہ نبوت کے آگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا مستقبل آئینے کی طرح ظاہر تھا۔ آپ نے صاف بتادیا کہ تمہیں غمگین ہونے کی ضرورت نہیں، ابھی عمر مستعار کی بہت سی بہاریں دیکھو گے، تمہاری قوت بازو سے اہل اسلام کو فتح ونصرت کے لمحات نصیب ہوں گے اور اہل اصنام کو شکست وریخت کا سامنا کرنا پڑے گا، تاریخ اسلام شاہد ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی رضا کے لئے جب لشکر اسلام کا پرچم اٹھایا تو ایران جیسی سپر پاور کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ یہ زبان رسالت سے نکلے ہوئے نورانی کلمات کا فیضان تھا۔

☆......صحابہ کرام علیہم الرضوان کتنے عظمت شعار لوگ تھے، جن کو قدم قدم پر حضور رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی دعاؤں کا سایہ نصب تھا۔

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنا کن

......اپنے وصال کا اعلان......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے جمرہ عقبہ کی کنکریاں پھینک رہے تھے، اور فرمارہے تھے، مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو، ﴿فانی لا ادری لعلی لا حج بعد حجتی ھذہ﴾ کیونکہ میں از خود نہیں جانتا، شاید اس حج کے بعد میرا حج نہیں ہوگا۔ (مسلم، کتاب الحج)

﴿......اشارات......﴾

☆......شارحین حدیث کے مطابق اس حدیث مبارک میں آپ کے الوداع ہونے کا واضح اشارہ موجود ہے۔ آپ بذات خود نہیں، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جانتے تھے کہ یہ حج مبارک آپ کا آخری حج مبارک ہے۔

☆......اس حدیث پاک میں ان لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے، جو کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو کل کی خبر نہیں۔ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ یاد رہے کہ ﴿لا ادری﴾ میں ذاتی علم کی نفی ہے، عطائی علم کی نفی نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے لاتعداد علوم و معارف کے سلسلے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رافت سے قائم ہیں۔ کسی کلمہ گو کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و رافت کا تو انکار نہیں کرنا چاہیے۔

☆......تاریخ اسلام شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان درست ثابت ہوا۔ آپ اگلے حج سے پہلے ہی عالم فانی سے عالم باقی کی طرف کوچ فرما گئے۔

☆......صحیح بخاری شریف میں بھی ایک صریح حدیث مبارک موجود ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے یا آخرت کو پسند کر لے، تو اس نے آخرت کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے لگے، کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ ’بندے‘ سے مراد حضور اقدس ﷺ کی ذات گرامی ہے

☆......اتنی صریح دلیل کے ہوتے ہوئے بھی نجانے لوگ کیوں کہتے ہیں کہ آپ کو تو اپنے آپ کی بھی خبر نہیں، کیا کلمہ پڑھنے کا یہی حق ہے۔

☆......روح البیان میں ایک حدیث پاک حضور اقدس ﷺ کی علمی وسعتوں کا اعلان

کر رہی ہے۔ فرمایا ''مجھے اولین وآخرین کے علم کا وارث بنایا گیا، اور مجھے رنگا رنگ کے علوم کی تعلیم دی گئی، ایک علم کا چھپانا مجھ پر لازم کر دیا گیا، کیونکہ وہ ایسا علم ہے جس کو میرے سوا کوئی نہیں اٹھا سکتا، دوسرا علم وہ ہے جس کے ظاہر کرنے یا چھپانے کا مجھے اختیار دیا گیا ہے، تیسرا علم وہ ہے جس کے بارے میں حکم ہوا کہ ہر خاص وعام کو عطا کر دو، (۳/۲/۲۷)

☆...... جو محبوب، دانائے غیوب ﷺ تمام اولین وآخرین کے علوم واسرار کا وارث ہو، اسے اپنے بارے میں علم نہ ہو، یہ کیسے ممکن ہے، قرآن وحدیث کا سرسری سا مطالعہ کرنے والے آدمی بھی جانتے ہیں کہ آپ مقام محمود پر جلوہ گر ہوں گے، صاحب شفاعت کبریٰ ہوں گے، آپ کے قدموں سے لگنے والے صدیقوں، شہیدوں، اور ولیوں کو بھی جنت کا اذن ہوگا، کیا آپ کو ان امور کی خبر نہیں۔ حیرت ہے، ان لوگوں نے مقام مصطفیٰ اور احترام مصطفیٰ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔

...... سیکھ کر غیب آیا ہمارا نبی ......

حضور احمد مختار، سید ابرار ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆...... بنو اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی سیاست کرتے، ایک نبی وصال فرما جاتا تو دوسرا اسکا خلیفہ بن جاتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور عنقریب میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے۔ (مسلم، کتاب الامارۃ)

☆...... عنقریب میرے بعد لوگوں کی حق تلفیاں ہوں گی، اور برائیوں کا ظہور ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ، جس آدمی کو یہ حال درپیش ہو جائے تو وہ کیا کرے، فرمایا، تم (حکام) کا حق

ادا کرنا ، اور تمہارے حق کے متعلق اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرلے گا، (مسلم، کتاب الامارہ)

☆...... بے شک مجھ سے پہلے نبی پر فرض تھا کہ اپنی امت کو فلاح وخیر کی راہنمائی کرے اور جو چیز اس کے علم میں بری ہو، اس سے ڈرائے ، اور تمہاری امت کے سابقین میں عافیت ہے۔ بعد کے لوگوں میں بلائیں، اور بری باتیں اور ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ جن کے مقابلے میں دوسرے فتنے کم دکھائی دیں گے، ایک فتنہ رونما ہوگا تو مومن کہے گا، اسی فتنہ میں میری تباہی ہے۔ پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا اور دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا، یہی اصل فتنہ ہے، پس جو شخص دوزخ سے دور اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے، اس پر لازم ہے کہ دین حق پر قائم رہے، جہاں تک جب اسے موت آئے تو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اس پر لازم ہے کہ جو معاملہ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہی معاملہ دوسروں کے ساتھ روا رکھے اور جو کسی امام کی تہِ دل سے بیعت کرتا ہے، اس پر لازم ہے کہ اس کی مقدور بھر اطاعت کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے اختلاف کرتا ہے تو اسکی گردن اتار دے،
(مسلم، کتاب الامارہ)

☆...... حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے عامل نہ بنائیں گے جس طرح

فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، آپ نے فرمایا، میرے بعد تم کو اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہوگا، تم اس پر صبر کرنا جہاں تک کہ تمہاری مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات ہو۔ (ایضا)

☆...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق سوال کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میں اس شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں شر میں تھے، اللہ تعالیٰ ہمارے پاس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا، آپ نے فرمایا' ہاں، میں نے پوچھا، کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی، آپ نے فرمایا ہاں، لیکن اس خیر میں کچھ کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا، وہ کدورت کیسی ہوگی، فرمایا لوگ میری سنت پر نہیں چلیں گے، اور میری ہدایت کے خلاف عمل کریں گے، ان میں اچھی اور بری باتیں ہوں گی، میں نے عرض کیا، کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا، آپ نے فرمایا، ہاں کچھ لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے، اور لوگوں کو بلائیں گے، جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا، وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، ان کی صفت بیان کیجئے، آپ نے فرمایا، ان لوگوں کا رنگ ہماری طرح ہوگا، اور وہ ہماری زبان بولتے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے،

آپ نے فرمایا ﴿تلزم جماعة المسلمین وامامھم﴾ تم پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام سے وابستہ رہو، میں نے عرض کیا، اگراس وقت مسلمانوں کی جماعت اورامام نہ ہو، آپ نے فرمایا، تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تم کو درخت کی جڑیں چبانی پڑیں، جہاں تک کہ تمہیں اسی حال میں موت آجائے۔ (مسلم، کتاب الامارہ)

☆...... میرے بعد ایسے ائمہ ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے، اور نہ میری سنت پر چلیں گے، اور عنقریب ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطانوں کی طرح اور بدن انسانوں کی طرح ہوں گے، (ایضا)

☆...... حضور اقدس ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر بتا دیا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ آپ ﷺ زمین پر ہاتھ رکھتے، پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر متجاوز نہ ہوا۔ (مسلم، کتاب الجہاد)

......اشارات......

☆...... ان احادیث میں کتنی تفصیل کے ساتھ امت کے احوال مستقبلہ کو بیان کیا گیا ہے

☆...... حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ العالی نے فرمایا "نبی اپنے مخصوص اوصاف کی وجہ سے غیر نبی سے ممتاز ہوتا ہے۔ نبی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، فرشتوں اور آخرت کے حقائق کو اس طرح جانتا ہے کہ جس طرح کوئی نہیں

جاننا، کیونکہ نبی کو ان کی معلومات، یقین اور تحقیق سب سے زیادہ ہوتی ہے، نبی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ مستقبل میں ہونے والے امور غیب کا ادراک کر لیتا ہے، اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا رہتا ہے" (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۹۰)

☆...... حضرت امام عسقلانی رحمہ اللہ نے نبی کے چھیالیس خواص رقم فرمائے ہیں، جن میں چند یہ ہیں۔

۱...... کسی حادثہ کی عاقبت کا جاننا۔

۲...... کسی شخص کی موت سے پہلے اسکے حال پر مطلع ہونا۔

۳...... ما سیکون (جو کچھ ہوگا) پر مطلع ہونا۔

۴...... ما کان (جو کچھ ہو چکا) کو جاننا۔

۵...... لوگوں کی خفیہ باتوں پر مطلع ہونا۔

۶...... اس پر اشیاء غائبہ کی مثالوں کا پیش کیا جانا۔

۷...... زمیں کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو دیکھ لینا۔

۸...... زمین کے ایک حصے سے دوسرے حصے کی آواز کو سن لینا۔

۹...... پس پشت دیکھنا۔ (فتح الباری جلد ۱۲ ص ۳۶۷)

☆...... حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے وحی الٰہی سے آسمانوں، اور زمینوں کی نشانیوں کو، اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اللہ تعالیٰ کے اسماء کی تعیین کو، عظیم آیتوں، آخرت کے امور و علامات کو، نیک و بد لوگوں کے احوال کو اور ﴿ما کان و ما یکون﴾ کے علم کو جان لیا۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ ص ۱۰۰)

☆...... حضرت امام علی القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ﴿ان علمہ محیط بالکلیات

والجزئیات ﴾ یعنی آپ کا علم پاک تمام کلی وجزئی باتوں کو محیط ہے، (مرقات جلد ۱۰ ص ۱۵۱)

☆......حضرت امام آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے وقت وصال تک ہر اس چیز کو جان لیا جس کا علم ممکن ہے، (روح المعانی جلد ۶ ص ۲۲)

☆......حضرت امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "پہلوں اور پچھلوں کی خبروں اور ﴿ ما کان وما یکون ﴾ کی باتوں میں سے آپ ﷺ جو کچھ نہیں جانتے تھے، وہ کچھ آپ کو سکھلا دیا۔ (جامع البیان جلد ۵ ص ۲۷۵)

☆......اس عظیم الشان صفت کی بدولت آپ نے ہر آنے والے فتنے کی خبر دی۔ خیر وشر کے زمانے ظاہر کیے، مرنے والوں کی جگہوں کو بیان کیا، اور عافیت کے طریقے واضح فرمائے

☆......ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے درمیان ایسے لوگ پائے جاتے ہیں، جنکا رنگ ڈھنگ اسلامی تشخص سے لبریز ہوتا ہے، لیکن اپنے مخصوص عقائد و نظریات کی وجہ سے جہنم کے داعی ہیں۔ اہل اسلام کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ ان لوگوں کی عبادات اور اندازِ حیات سے متاثر نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں، ہر دور میں عالم اسلام کی غالب ترین جماعت۔ اہل سنت و جماعت ہے، دوسرے چھوٹے فرقوں نے ہمیشہ باطل عقائد اور منسوخ احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے امت کو فتنوں میں مبتلا کیا ہے۔

اخلاص عمل مانگ نیاگان کہن سے

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

......زمین میں دھنستا رہے گا......

حضور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی عظیم ﷺ نے فرمایا!

''ایک شخص اپنے سر کے بالوں اور پہنی ہوئی چادروں پر اتراتا جا رہا تھا، اچانک، اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی رہے گا۔ (مسلم، کتاب اللباس)

......اشارات......

☆......اس حدیث پاک میں غرور وتکبر کی مذمت بیان کی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ انسان کے لباس میں بھی عاجزی کا عنصر غالب ہونا چاہئے۔ افسوس ہم نے اسلامی لباس کو ترک کر کے اغیار کا لباس پسند کرلیا، جس نے ہمیں عریانی اور احساس برتری کے سوا کچھ نہیں دیا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

☆......غرور وتکبر کی عبرتناک وعید سنائی گئی۔

☆......ایک آدمی کے برے انجام کی خبر غیب بھی موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بفضلہٖ تعالیٰ لوگوں کے احوال سے باخبر ہیں۔

......نعلین بلال کی آہٹ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے حضرت بلال

رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا!

☆......اے بلال! تم مجھے وہ عمل بتاؤ، جس کی تمہیں اسلام میں سب سے زیادہ منفعت کی امید ہو، کیوں کہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی آہٹ سنی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کی منفعت کی مجھے زیادہ امید ہو، البتہ رات ہو یا دن، میں تکمیل وضو کرتا ہوں تو وضو کے ساتھ اتنی رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں جتنی رکعات نماز اللہ تعالیٰ نے میرے مقدر میں لکھ دی ہے، (کتاب فضائل الصحابہ)

......اشارات......

☆......اس حدیث پاک سے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا مقام ثابت ہوا۔

☆......عالم خواب ہو یا عالم بیداری، حضور انور ﷺ پر جہان غیب کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

☆......انبیاء کرام کی خواب بھی وحی ہوتی ہے، اسلئے یہ خواب آپ کے علم بے پایاں کی دلیل بن سکتی ہے۔ اور نگاہ غیب آشنا کی برھان قرار دی جاسکتی ہے۔

☆......سماعت مصطفےٰ کا کمال ثابت ہوا، جو محبوب جنت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نعلین کی آہٹ کو سن سکتا ہے، وہ زمین کے تمام گوشوں سے غلاموں کے درود وسلام کو بھی سن سکتا ہے۔

☆......اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے اجتہاد سے کسی عبادت کا تقرر جائز

ہے۔ کیونکہ ہر وضو کے بعد نماز پڑھنا حضرت بلال نے اپنے اجتہاد سے مقرر کیا تھا، حضور پر نور ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔ اس کی تکذیب نہیں فرمائی، یہ بات حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح البخاری میں نقل فرمائی ہے۔

☆...... ہر وہ امر جس سے دین اسلام میں کوئی رخنہ اندازی نہ ہو بلکہ اسکی تقویت کا باعث ہو تو وہ حضرت شارع علیہ السلام کے نزدیک محمود ہوتا ہے۔ اسی اصول کے تحت امت کے عظیم علماء اور مجتہد فقہا نے بہت سے نیک اعمال کو جاری رکھا، اور ان کی ترغیب وتحریص دلائی، مثلاً صدقات کا ایصال ثواب، میلاد مصطفےٰ کا اہتمام، وغیرہ معمولات اہل سنت اسی اصول سے برحق ثابت ہو جاتے ہیں، لہذا ان کو بغیر دلیل کے بدعت ضلالہ کہنا اسلام کے ساتھ زیادتی ہے۔

☆...... حضرت کلثوم بن ہدم انصاری رضی اللہ عنہ نے سورۃ اخلاص کی محبت کے پیش نظر اسے ہر رکعت میں پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی بشارت دی، (بخاری شریف جلد اص ۱۰۷)

☆...... یہ روایت بھی بتاتی ہے کہ اگر کوئی محبت سے اچھا عمل کرنا شروع کردے تو وہ بدعتی نہیں ہوتا، عند اللہ ماجور ہوتا ہے۔ اور آئین اسلام میں ہر اچھے کام کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ اسکا عہد اول میں وجود نہ ہو،

☆...... رسول اللہ ﷺ اپنے غلامان باوفا کے حسن انجام سے باخبر ہیں۔ جس کے نعلین کی آہٹ سے جنت کے در و دیوار گونجنے لگے، وہ خود کیوں نہ جنت سے ہمکنار ہوگا۔

☆...... اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم غمیصا بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے چلنے کی آہٹ بھی جنت میں سماعت فرمائی۔ (مسلم شریف)

حضرت حاطب کا واقعہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

☆...... رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد کو روانہ فرمایا اور کہا کہ خاخ کے باغ میں جاؤ، وہاں ایک مسافرہ ملے گی، جس کے پاس ایک خط ہوگا، تم اس سے وہ خط لے لینا، ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ ہم نے اپنے گھوڑوں کو دوڑایا، پھر ہم کو ایک عورت ملی، ہم نے اس سے کہا خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا خط نکالو ورنہ ہم تمھارے کپڑے اتار دیں گے، اس نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر دیا، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ خط لے کر آئے، اس خط میں حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کے بعض مشرکین کو خبر دی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بعض منصوبوں سے مطلع کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے حاطب کیا معاملہ ہے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے متعلق جلدی نہ کریں، میں قریش کے ساتھ چسپاں تھا، میں نے چاہا کہ ہر چند میرا اُن کے ساتھ کوئی تعلق نسبی نہیں، تاہم میں ان پر احسان کرتا ہوں تا کہ وہ مکہ میں میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر کی وجہ سے نہیں کیا اور نہ دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے کیا ہے، اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر سے

راضی ہونے کے سبب کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ، مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، آپ نے فرمایا، یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوا ہے اور تم کیا جانو اللہ تعالیٰ یقیناً اہل بدر کے تمام حالات سے واقف ہے۔ اور اس نے فرمایا، تم جو چاہو، کرو، میں نے تمھیں بخش دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو، میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ (ایضاً)

☆...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا ایک غلام، رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے بولا، یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، آپ نے فرمایا، تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے۔ (ایضاً)

......اشارات......

☆...... حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی امور پر مامور ہیں، اس لئے اسلام کے خلاف ہونے والے ایک کام کو فوراً جان گئے۔

☆...... صحابہ کرام کو آپ کی شان علم پر پورا اعتماد تھا، اسی لئے اس عورت کے انکار کو نہ دیکھا، حضور اقدس ﷺ کے بتائے ہوئے اسرار کو دیکھا۔

☆...... حضور اقدس ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے ایمان کی تصدیق فرمائی۔

جواس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کی قلبی کیفیات کو جانتے ہیں، تصدیق کے لئے علم کا ہونا شرط ہے۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ کا معجزہ ظاہر ہے۔ (شرح مسلم جلد ۲ ص ۳۰۲)

☆......امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں ﴿شاهداً على الناس باعمالهم﴾ یعنی حضور پرنور ﷺ لوگوں کو ان کے اعمال سمیت دیکھتے ہیں، (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۹۴)

☆...... حضرت امام ابوالسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں، آپ لوگوں کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں، اور ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں، آپ ان کی تصدیق اور تکذیب سے صادر ہونے والی تمام چیزوں کے گواہ ہیں۔ اور ان تمام چیزوں پر شاہد ہیں جن پر لوگ، ہدایت سے اور گمراہی سے، کاربند ہیں۔ آپ ان کی گواہی دیں گے جو قیامت کے دن مقبول ہوگی، (تفسیر ابوالسعود جلد ۶ ص ۷۹۰)

☆...... حضرت امام ابوالبرکات نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ﴿شاهداً على من بعثت اليهم وعلىٰ تكذيبهم و تصديقهم اى مقبولا قولك عند الله لهم وعليهم﴾ (تفسیر مدارک التنزیل، جلد ۳ ص ۴۷۲)

☆......اصحاب بدر کا مقام ناز معلوم ہوا۔

☆...... حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی خبر عطا فرمائی۔

﴿......حضرت خضر کا کمال علم......﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

☆...... حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے،

ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے، آپ نے فرمایا، میں زیادہ عالم ہوں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا۔ کیوں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف علم کو نہیں لوٹایا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے۔ اور وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا گیا، اپنی تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو گی، وہاں وہ بندہ ہو گا۔ آپ اپنے ساتھ حضرت یوشع بن نون کو لے گئے۔ دونوں چلتے ہوئے ایک چٹان کے پاس پہنچے اور سو گئے، مچھلی تڑپ کر تھیلی سے باہر نکل آئی اور سمندر میں جا گری۔ اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کیلئے پانی کا بہاؤ روک دیا، جہاں تک کہ مچھلی کیلئے ایک مخروطی سرنگ بن گئی، یہ ان دونوں کیلئے عجیب منظر تھا، پھر وہ دونوں بقیہ دن رات چلتے رہے۔ حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ واقعہ بتانا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا، ناشتہ نکالو، اس سفر نے ہمیں تھکا دیا ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا، مچھلی کے گم ہونے کی جگہ سے ہی ان کو تھکاوٹ لاحق ہوئی تھی۔ حضرت یوشع نے کہا، آپ کو یاد ہے، جب ہم چٹان کے پاس تھے۔ میں اس وقت آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا تھا، اور شیطان نے ہی مجھے بھلایا تھا۔ تعجب ہے کہ وہ مچھلی سمندر میں راستہ بناتی چل دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہی تو ہم چاہتے تھے۔ جہاں

تک کہ ایک چٹان کے قریب آئے، وہاں ایک شخص کو کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا، حضرت خضر نے کہا، تمہارے ہاں سلامتی کہاں ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا، میں موسیٰ ہوں، حضرت خضر نے کہا، بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا، ہاں حضرت خضر نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا علم دیا ہے، جو میرے پاس نہیں اور مجھے ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں آپ کی اتباع کر سکتا ہوں، تا کہ آپ مجھے وہ علم سکھائیں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ حضرت خضر نے کہا، آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انشاء اللہ، آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر نے کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو یہ شرط ہے کہ جب تک کسی چیز کے بارے میں، میں خود نہ بتاؤں، آپ اس کے بارے میں سوال نہیں کریں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ٹھیک ہے۔ پھر حضرت خضر اور حضرت موسیٰ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چل پڑے۔ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری، انہوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ان کو سوار کر لیں۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کرائے کے سوار کر لیا۔ حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، حضرت موسیٰ نے فرمایا، اس قوم نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا تھا

اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی کہ ان کے بیٹھنے والوں کو غرق کر دیں، آپ نے بہت عجیب کام کیا، حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا، جو بات میں بھول گیا ہوں، آپ اس پر مواخذہ نہ کریں، اور میرے معاملہ میں سختی نہ کریں، پھر وہ دونوں کشتی سے اترے۔ جس وقت وہ ساحل سمندر پر جا رہے تھے، انہوں نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے پکڑا اور اسکا سر دھڑ سے الگ کر دیا، حضرت موسیٰ نے فرمایا، آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو بغیر قصاص کے قتل کر دیا، آپ نے ایک برا کام کیا ہے۔ حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا یہ پہلی بار سے زیادہ شدید انکار تھا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا، اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ میری طرف سے آپ عذر کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ دونوں پھر روانہ ہوئے، جہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے، ان دونوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا، مگر انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا، وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی، جو گرنے کے قریب تھی، ان دونوں نے اس کو درست کر دیا۔ وہ دیوار جھکنے لگی تھی۔ حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا،

حضرت موسیٰ نے فرمایا، ان لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، اور ہمیں کھانا تک نہیں کھلایا، اگر آپ چاہیں تو ان سے اجرت لے لیں۔ حضرت خضر نے کہا، اب ہمارے اور آپ کے درمیان فراق ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان چیزوں کی تاویل بتاؤں گا، جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ میری خواہش تھی کہ کاش وہ صبر کرتے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ کے مزید واقعات سناتا، پھر آپ نے فرمایا، حضرت موسیٰ کا پہلی بار سوال کرنا نسیان تھا ،آپ نے فرمایا، ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی۔ پھر اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی۔ حضرت خضر نے کہا میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم میں صرف اتنی کمی کی ہے جتنی اس چڑیا (کی چونچ سے لگنے والے پانی) نے سمندر میں کی ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو سلامت کشتی کو غصب کر لیتا تھا، (آپ نے اس لیے وہ تختہ توڑ دیا کہ وہ ان غریبوں کی کشتی کو غصب نہ کر لے، کشتی بچ گئی تو دوبارہ مرمت ہو سکتی ہے) اور بیان کرتے کہ لڑکا کافر تھا (جس کے کفر کی وجہ سے والدین کافر ہو جاتے، اس لیے اسے قتل فرما دیا کہ اس کے شر سے والدین کا ایمان بچ جائے) اس کے بدلے ان کو ایک پاکیزہ لڑکا

دے دیا گیا، اور وہ دیوار یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے "حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دنوں کا ذکر فرما رہے تھے، ایام اللہ سے مراد اس کی نعمتیں اور آزمائشیں ہیں، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......اسی روایت میں ہے، کاش حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو بہت سی عجیب وغریب چیزیں دیکھتے۔ (ایضا)

☆......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں، ﴿فجعل الله له الحوت اية﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی کو نشانی بنا دیا۔ (ایضا)

﴿......اشارات......﴾

☆......محبوبان خدا کی داستان حیات بیان کرنا حضور محبوب خدا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اسی لیے ارشاد گرامی ہے ﴿ذکر الانبیاء من العبادہ و ذکر الصالحین کفارہ﴾ انبیاء کرام کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کا ذکر کفارہ ہے۔

☆......یہ واقعہ قرآن پاک میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے

☆......اہل اللہ کی زیارت کے لئے جانا اور ان سے معارف کا اکتساب کرنا حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع علیہما السلام کی سنت مبارکہ ہے۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

☆...... اللہ تعالیٰ کے بندگان پاک کے قدموں کی برکت سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں، دیکھیے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کی جگہ پر مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی گئی، عینی شرح بخاری میں ہے کہ آپ کو خضر اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ جس زمین پر بیٹھتے وہاں سبزہ اگ آتا۔

☆...... حضرت خضر علیہ السلام کو "علم لدنی" کی دولت سے نوازا گیا، حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ان کا علم سات آسمانوں اور سات زمینوں کو محیط ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، وہ ایک ایسے مرد کامل ہیں جو (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) غیب جانتے ہیں۔

☆......اس عظیم واقعے میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو مستقبل کا علم، ماں کے پیٹ کا علم اور زمین کے خزانوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ کاش کوئی غور کرے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے کمال علم کا کیا عالم ہوگا۔

☆......سابقہ امتوں کے اولیا کرام کی یہ شان ہے تو محمدی اولیاء کرام کی کیا شان ہوگی۔

☆...... ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے، اس لئے اہل علم کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھنا چاہیے، حضرت موسیٰ علیہ السلام امور شریعہ کے زیادہ عالم تھے اور حضرت خضر علیہ السلام امورِ غیبیہ کے زیادہ عالم تھے،

☆...... قرآن پاک میں ہے، ان یتیم بچوں کا باپ صالح انسان تھا، گویا اس کی نسبت سے دو عظیم ہستیوں نے ان بچوں کے خزانے کو محفوظ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نسبت ہر جگہ باعث اکرام ہوتی ہے۔

☆.....تختہ ٹوٹنے کے باوجود کشتی نذر آب نہ ہوئی، سطح سمندر پر بہتی رہی، یہ اہل اللہ کی کرامت ہے۔ اگر حضرت خضر علیہ السلام کشتی ترا سکتے ہیں تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت میں کیا استحالہ ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

☆.....اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام مزید صبر کرتے تو اور بہت سے اسرار و غیوب کا مشاہدہ فرماتے، جن کو حضرت خضر علیہ السلام کی چشم بینا مشاہدہ کر رہی تھی۔

☆..... چڑیا کی چونچ سے لگنے والا پانی سمندر کے مقابلے میں کیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مخلوق کا علم کیا ہے، لہذا ''توحید پرستوں'' کو خواہ مخواہ پریشان نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو بڑھا کر خدا کے پاس کیا رہنے دیا ہے، خدا کے پاس ہی سب کچھ ہے، وہ اپنے پاکباز بندوں کو کچھ دیتا ہے تو اسکے علم وفضل میں کوئی کمی اور کجی واقع نہیں ہوتی، اتنا یاد رکھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کچھ نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ کی عطا سے سب کچھ کرسکتا ہے، ہم دوسرے پہلو کے قائل ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ اہل اللہ، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے علم اور تصرف کے خزانوں پر قابض ہیں۔

☆.....علم لدنی کا مقام ثابت ہے۔ بہت سے بزرگان دین امی ہو کر بھی اس علم کی برکت سے کائنات کے امام بن گئے۔

☆.....ایام اللہ کا ذکر کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت مطہرہ ہے۔ ایام اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی طرف سے نازل ہونے والی آزمائشوں کے دن ہیں، یہ نسبت تشریفی ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات محیط پر دن اور رات کا سلسلہ جاری نہیں۔

☆.....اس اعتبار سے اللہ کا سب سے بڑا دن، وہی دن ہے جس دن اس کی سب سے بڑی رحمت، سب بڑی نعمت، حضور رحمت عالم، نعمت اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک

اس عالم آب وگل میں رونق افروز ہوئی اور زخموں سے چور انسانیت کو قرار نصیب ہو گیا۔ لہٰذا اس دن کا سب سے زیادہ ذکر کرنا چاہئے،

مطلع صبح صفا ست روئے محمد ﷺ
منبع احسان و لطف خوئے محمد ﷺ
سلسلہ کائنات را سببے نیست
جز شکن زلف مشکبوئے محمد ﷺ

☆......اہل اللہ کی کسی بات پر سوال نہیں کرنا چاہئے۔ان کی ہر بات اسرار کا سر چشمہ ہوتی ہے

فریاد حافظ ایں ہمہ آخر بہرزہ نیست
ہم قصہ عجیب و حدیثے غریب ہست

﴿......اللہ تعالیٰ کے ساتھ زیادہ واقف کون!......﴾

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام سرانجام دیا اور اس کو جائز قرار دیا۔ آپ کے بعض صحابہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے گویا اس کام کو ناپسند کیا اور اس سے بچتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو یہ خبر ملی کہ میں نے ایک کام کو جائز قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، ﴿فو اللہ لا نا اعلم باللہ و اشد ھم لہ خشیۃ﴾ اللہ کی قسم، میں سب سے زیادہ

اللہ کا علم رکھتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، (ایضا)

......اشارات......

☆......اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا محبوب اقدس ﷺ تشریعی علوم سے مالا مال ہے اور غیبی اور تکوینی امور سے بھی سب سے زیادہ باخبر ہے،

☆...... جتنا زیادہ علم ہے اتنا ہی زیادہ خوف ہے، اسی کا نام کمال بندگی ہے، جس پر صرف حضور اقدس ﷺ متمکن ہیں۔

☆...... ہر صاحب ایمان کیلئے آپ کی اطاعت ضروری ہے، اطاعت کے مختلف درجات ہیں،

۱...... طبعی افعال میں اطاعت مباح ہے، اور محبت کی عظیم علامت ہے، مثلاً کھانے پینے میں اطاعت کی جائے۔ (سونے جاگنے میں اطاعت کی جائے۔)

۲...... مخصوص اوصاف میں اطاعت ممنوع ہے، مثلاً وصال کے روزے رکھنا، سونے کے بعد بغیر وضو کے نماز پڑھنا، چار سے زیادہ شادیاں کرنا۔

۳...... جن افعال سے آپ نے کوئی حکم مطلق نافذ فرمایا، ان کی اطاعت واجب ہے۔ مثلاً نماز ادا کرنا۔ (روزہ رکھنا، مال کی زکوۃ دینا)

۴......آپ جن کے افعال کی حالت وصفت معلوم نہ ہو، ان میں علماء کرام کا اختلاف ہے، حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ واجب ہیں، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک مباح ہیں اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مستحب ہیں۔ (کمال المعلم جلد ۶ ص ۱۴۴)

☆......قرآن پاک نے حکم مصطفےٰ کے نفاذ کے متعلق بہت زور دیا ہے، انشاء اللہ اس موضوع پر بھی لکھا جائے گا۔

......حوض کوثر کے برتن......

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے!

☆......میں نے پوچھا، یارسول اللہ! حوض کوثر کے برتنوں کی تعداد کتنی ہے، آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں کے عدد سے زیادہ ہیں۔ اُس رات کے ستارے جو اندھیری رات میں ہوں اور اس میں بادل نہ ہوں، وہ جنت کے برتن ہیں، جو آدمی ان سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا، اس حوض میں جنت کے دو پرنالے جاری ہیں، جو آدمی اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ اس کا عرض اسکے طول جتنا ہے۔ اوران میں عمان سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (مسلم، کتاب الفضائل)۔

......اشارات......

☆......اس حدیث پاک سے جہاں حوض کوثر کی شان وعظمت ظاہر ہوئی، وہاں صاحب کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان علم وحکمت بھی ظاہر ہوگئی۔

☆......موازنے کیلئے ضروری ہے کہ دونوں چیزوں کی تعداد اور استعداد کا بخوبی علم ہو،

اور پھر جب موازنہ زبان نبوت سے ہو رہا ہو تو ہر بات یقینی اور قطعی ہوگی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ حوض کوثر کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں سے زیادہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ برتنوں کی تعداد سے بھی آشنا ہیں اور ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے بھی واقف ہیں۔ ورنہ ایک ستارہ زیادہ بڑھ جائے اور برتن کم پڑ جائے تو علم یقینی نہ رہے گا، اسی طرح مشکوۃ شریف کی ایک حدیث پاک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو ستاروں کے برابر بیان فرمایا گیا، وہاں بھی یہی نکتہ کارفرما ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہزاروں نیکیاں علانیہ کیں اور ہزاروں نیکیاں خفیہ رکھیں، لیکن چشم مصطفےٰ سے ان کی کوئی نیکی اوجھل نہیں،

☆......کوثر کا وجود، جہان غیب سے متعلق ہوا اور حضور اقدس ﷺ اس کو زمین پر کھڑے ہو کر مشاہدہ فرماتے ہیں، ایک حدیث پاک ہے، ﴿انی لا نظر الیٰ حوضی الان﴾ یعنی میں یہاں سے اپنے حوض کو دیکھتا ہوں، (بخاری شریف)۔

☆......جو محبوب اکرم ﷺ زمین سے سات آسمان پرے جنت اور اس کے حوض کوثر کو دیکھ سکتا ہے کیا وہ عالم شہادت کے رہنے والے غلاموں کو نہیں دیکھ سکتا، ﴿ویکون الرسول علیکم شھیدا﴾ کا اور کیا مطلب ہے۔

☆......آپ کو زمین و آسماں کے تفصیلی علوم عطا ہوئے ؎

نبی رازدار خفی و جلی ہے

نبی پاسبان عتیق و علی ہے

عاقبت محمود ہوگی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، ہمارے پاس تازہ کھجوریں لائی گئیں، جن کو ابن طاب کہا جاتا ہے، میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہم کو دنیا میں رفعت و منزلت حاصل ہوگی، اور ہماری عاقبت محمود ہوگی۔ اور ہمارا دین عمدہ ہے (کتاب الرویا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، وہ مجھے بہت برے محسوس ہوئے۔ خواب میں مجھے وحی ہوئی، میں ان کو پھونک مار کر اڑا دوں، سو میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ میرے بعد دو جھوٹے آدمیوں کا ظہور ہوگا، ایک ان میں صنعا کا عنسی اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ ہے۔ (ایضاً)

ایک خواب، کئی اسرار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

☆......ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ! آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ابر کے ٹکڑے سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے، لوگ اپنے اپنے چلو میں اس کو

حاصل کر رہے ہیں، بعض لوگ زیادہ چلو بھر رہے ہیں اور بعض کم، اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف ایک رسی لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، آپ کے بعد ایک شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک تیسرے شخص نے رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چڑ گیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ پر میرا باپ قربان ہو، خدا کی قسم آپ مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم اسکی تعبیر بیان کرلو، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، ابر کے ٹکرے سے مراد اسلام ہے، اس سے جو شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اس سے مراد قرآن پاک اور اسکی حلاوت اور لینیت ہے، چلو بھرنے والے قرآن پاک کو یاد کرنے والے ہیں، (کوئی زیادہ یاد کرتے ہیں اور کوئی کم) رسی سے مراد دین حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ اس پر عمل پیرا رہیں گے، جہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلالے گا، پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس پر چڑھے گا، پھر ایک تیسرا شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے بھی بلائے گا۔ اس کے بعد ایک اور شخص اس پر عمل کرے گا، اس (کے دور) میں کچھ خلل ہوگا، پھر خلل دور ہو جائے گا، تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ میرا باپ آپ پر قربان ہو، کیا یہ تعبیر

درست ہے۔ یا اس میں کچھ غلطی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم نے کچھ تعبیر درست بیان کی ہے اور کچھ میں خطا کی ہے، حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، آپ مجھے بتایئے کہ میں نے کیا خطا کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، قسم نہ دو، (مسلم، کتاب الرویا)

......اشارات......

☆ ......اس خواب میں مستقبل کے بیش بہا اسرار پوشیدہ تھے جن کو حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آشکار کر دیا، خوابوں کی تعبیر ایک خاص علم ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو سرفراز فرماتا ہے۔

☆ ......یہ علم خاص حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا کیا گیا جسے "تاویل الاحادیث" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر محبوب پاک، صاحب لولاک ﷺ کو عطا کیا گیا اور آپ کے کامل اطاعت گزاروں کو عطا کیا گیا۔

☆ ......حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعبیر بالکل صحیح تھی، خلفاء کی خلافت کا تعین فرمانے میں خطا کر گئے، حضور اکرم ﷺ اس تعین کو بھی جانتے تھے۔ لیکن قسم دینے کے باوجود بیان نہ فرمایا، کیونکہ اس راز کا تعلق اس علم غیب کے ساتھ تھا جو آپ کی ذات پاک کے ساتھ مخصوص ہے،

☆ ......امام عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اس حدیث پاک میں علم تعبیر کی شان و عظمت ظاہر ہوئی، جس سے کائنات کے بعض غیوب و اسرار کی اطلاع حاصل ہوتی ہے،

(فتح الباری جلد ۱۲ ص ۳۶۲)

☆......خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو آدمی زیادہ سچا ہو گا، اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا، (مسلم، کتاب الرویا)

☆......حضرت امام عسقلانی فرماتے ہیں، خواب دیکھنے میں لوگوں کے تین درجے ہیں، پہلا درجہ انبیاء کرام کا ہے، ان کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں (فتح الباری جلد۱۲ص ۳۶۲)

☆......حضرت امام واشتانی فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ کو مختلف طریقوں سے علم عطا کیا گیا، ایک طریقہ سچے خواب کا ہے۔ (اکمال المعلم جلد ۶ ص ۷۳)

☆......اس حدیث پاک سے قرآن کی حلاوت، اسلام کی عظمت اور ان پر چلنے والے بلند مرتبہ لوگوں کی رفعت بھی معلوم ہوئی۔

☆......کسی بات کو ٹال دینے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں ہوتا، چونکہ آپ سراپا حکمت بن کر آئے ہیں، اس لئے جو امر حکمت کے خلاف ہوتا ہے، اسے ظاہر نہیں فرماتے۔

☆......رسی ٹوٹنے سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں آنے والے وہ مصائب ومہالک ہیں، جن سے تمام عالم اسلام پریشان تھا۔ اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ پر طعن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آپ نے درجہ شہادت حاصل کرکے اخروی کامیابی حاصل کرلی، شیعہ حضرات کے امام شیخ ابوجعفر کلینی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا، بنوعباس کا اختلاف حتمی ہے، ندا حتمی ہے اور امام مہدی کا ظہور بھی حتمی ہے، حلبی نے پوچھا کہ نداء کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، صبح کے وقت ایک منادی ندا کرے گا، خبردار علی اور انکی جماعت کامیاب ہے۔ اور شام کے وقت ایک منادی ندا کرے گا، خبردار، عثمان اور ان کی جماعت کامیاب ہے،

(کتاب الروضہ جلد ۸ ص ۳۱۰ مطبوعہ تہران)

﴿......خیبر شکن، مرحب فگن......﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

☆......رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا، کل میں اس آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا، جو اللہ اور اس کے رسول کا محبّ ہے۔ اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا کرے گا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں اس دن آپ کے سامنے اس امید کے ساتھ آیا کہ آپ مجھے اس کیلئے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا، اور فرمایا، جاؤ اور اِدھر اُدھر توجہ نہ کرنا، جہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے۔ اور اِدھر اُدھر توجہ نہ کی، پھر انہوں نے زور سے آواز دی یا رسول اللہ، میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں، آپ نے فرمایا، تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ ﴿لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾ کی گواہی نہ دیں۔ جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، مگر یہ کہ اُن پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب

اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

......اشارات......

☆...... یہ روایت مبارکہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

☆......اس روایت میں مستقبل کا علم پایا جاتا ہے، جس کو حضور سراپا نور ﷺ باذن اللہ جانتے تھے اور اس کی خبر صادق بھی عطا فرمائی۔

☆...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت ثابت ہوئی، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب اقدس ﷺ سے محبت کرنے والے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں، اسی روایت میں ہے کہ آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں، حضور ﷺ نے لعاب دہن لگایا تو فوراً ٹھیک ہو گئیں، اس میں اختیار مصطفےٰ کی کتنی حسین جھلک ہے۔

☆...... لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے ایمان نصیب نہیں ہوتا ؎

ذکر حق کے بعد ذکر مصطفےٰ کرتے ہیں ہم
مرحبا ہر کام کی یوں ابتدا کرتے ہیں ہم

☆......صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور اقدس ﷺ کو "مستقبل کا علم غیب" عطا فرمایا گیا ہے، ورنہ کوئی بھی دعا نہ کرتا۔ الحمد للہ! یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ کا عقیدہ

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

اے عائشہ! یہ جبریل ہیں جو تم کو سلام کر رہے ہیں، میں نے عرض کیا ﴿وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ﴾ پھر میں نے کہا ﴿وھو یری ما لا اری﴾، آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں، جن کو میں نہیں دیکھتی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

حضرت فاطمہ کا عقیدہ

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

☆...... حضور اقدس ﷺ کی تمام ازواج اکٹھی تھیں، ان میں کوئی بھی باقی نہیں تھی، اتنے میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آ گئیں، ان کا چلنا، رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا، مرحبا میری بیٹی، پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا۔ پھر آپ نے ان سے چپکے سے کوئی بات کی، آپ رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کی تو آپ ہنسنے لگیں، میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، آپ کیوں روئیں، آپ نے کہا، میں حضور ﷺ کا راز نہیں بتاؤں گی، میں نے کہا، میں نے آج کی طرح کوئی مسرت، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی، رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر آپ سے خصوصی بات کی ہے، آپ پھر بھی رو رہی ہیں، پھر

رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا، تو میں نے پھر پوچھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ یہ فرمایا تھا کہ جبریل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن پاک کا دورہ کرتے تھے، اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دورہ کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرا وصال قریب آ گیا ہے، اور میرے اہل بیت میں سے تم میرے ساتھ سب سے پہلے آملو گی، میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں، اس پر میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے سرگوشی فرمائی کہ تم اس شان پر راضی نہیں ہو، کہ تم تمام اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو، تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی،

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

......اشارات......

☆......ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جس طرح جہان شہادت کو ملاحظہ کرتے ہیں، اسی طرح جہان غیب کو مشاہدہ کرتے ہیں،

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ حضور انور ﷺ دیکھتے ہیں، ہم نہیں دیکھتے، یہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ علم وبصیرت میں کتنا خوبصورت اظہار عقیدت ہے۔

☆......حضور ﷺ نے اپنے وصال کی خبر عطا فرمائی اور پھر حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر عطا فرمائی، معلوم ہوا آپ کو تمام اہل بیت کے وقت وصال کا علم تھا اسی

لئے حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے وقت وصال کی تخصیص فرمائی۔

☆...... حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت معلوم ہوئی کہ آپ تمام اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہیں اور اس امت مرحومہ کی خواتین کیلئے بہترین نمونہ ہیں، ے

مزرع تسلیم را حاصل بتول

مادراں را اسوہ کامل بتول

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شان وعظمت کو ظاہر کرنے والی روایت بیان کی، جو اس امر کی دلیل ہے کہ حضور پرنور ﷺ کے اہل وعیال آپس میں مودت ومحبت کی عملی تفسیر تھے۔

☆...... عالم برزخ میں ارواح کی ملاقات ہوتی ہے، یہ امر ﴿ انک اول اھلی لحوقا بی ﴾ (میرے اہل بیت میں سے تم میرے ساتھ سب سے پہلے آملوگی) سے ثابت ہوا۔

☆...... بیٹی کا استقبال کرنا اور اسے عزت واحترام سے بٹھانا، رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اللہ! اللہ! اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے والے وحشیوں کے اس تاریک معاشرے میں بیٹی کی عظمتوں کو چار چاند لگانے والا رسول، واقعی کتنا عظیم ہے۔

......وصال زینب کی خبر......

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سب سے زیادہ جلدی مجھ سے وہ زوجہ لاحق ہوگی جس کے ہاتھ تم سب سے زیادہ لمبے ہوں گے، آپ فرماتی ہیں، پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں

کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کاج کرتی، اور صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

......اشارات......

☆......اس حدیث مبارک میں حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر موجود ہے۔

☆......حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی منقبت ہے اور حضور اقدس ﷺ کا معجزہ ہے۔ (شرح مسلم جلد۲ص ۲۹۱)

☆......یعنی حضور اقدس ﷺ کا علمی اعجاز ہے کہ انہوں نے حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال کا علم عطا فرما دیا، کسی کی موت کے بارے میں جاننا ''علوم خمسہ'' کا ایک جزو ہے، جس کو آپ باذن اللہ جانتے ہیں۔

......حضرت سعد کے مقامات......

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا، ﴿اهتز لها عرش الرحمن﴾ ان کے وصال سے رحمٰن کا عرش لرزنے لگا، (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک حلہ پیش کیا گیا، صحابہ کرام اس کو چھوتے وقت اس کی نرمی پر تعجب کرتے، آپ ﷺ نے فرمایا، تم لوگ اس حلے کی نرمی پر تعجب کر رہے ہو، جنت میں حضرت

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں (ایضا)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ (ایضا)

......اشارات......

☆...... کسی انسان کا انجام کیسا ہے۔ اس کا ذاتی علم حق سبحانہٗ کے پاس ہے، لیکن اس نے اپنے فضل وکرم سے اپنے محبوب، طالب ومطلوب ﷺ کی نگاہوں سے یہ راز پوشیدہ نہیں رکھا، اس کی دلیل مندرجہ بالا احادیث قدسیہ بھی فراہم کررہی ہیں۔

☆...... حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مقامات رفیعہ اور درجات علیہ کا علم ہوا۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''ان کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے''
(اسد الغابہ جلد ۲ ص ۲۹۹)

☆...... جنتی مقامات، رومال، اور ستر ہزار فرشتوں کا حال جہان غیب سے تعلق رکھتا ہے، اور حضور پرنور ﷺ اس کو معائنہ فرما رہے ہیں۔

☆...... اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا، ان کا جنازہ اٹھائے جانے تک فرشتے ان پر سایہ کرتے رہیں گے، (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

☆...... بلکہ خود حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا عطائی علم دیکھئے۔ انہوں نے اپنے لخت جگر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا'' مجھے یقین کامل ہے کہ غزوہ احد میں جو لوگ شہید ہوں گے، ان میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، (اسد الغابہ جلد ۳ ص ۲۳۳)

☆...... حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اس شان علم وکمال کی کیا حسین توجیہ بیان فرمائی ہے۔ ﴿فحینئذ یضاف الیک التکوین وخرق العادات﴾ یعنی اب تیری جانب

تکوین اور خرق عادات کی نسبت کی جائے گی، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اے حضرت انسان تو فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچتا ہے اور فعل وارادہ کے سوا تجھ میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا تو تکوین کائنات اور خرق عادات کی نسبت تیرے ساتھ بھی کردی جاتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ تجھے خوارق کے علم اور کرامات میں متصرف فرمادیتا ہے، (شرح فتوح الغیب ص ۳۰)

☆...... یہ غلامانِ مصطفیٰ کی شان ہے، خود مصطفیٰ ﷺ کی کیا شان ہوگی، کیا خوب فرمایا ہے حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔

ما ان رائت ولا سمعت بواحدٍ
فی الناس کلھم کمثل محمدٍ
اوفی واعطیٰ للجزیل لمجتد
و متیٰ تشاء یخبرك عما غدٍ

یعنی میں نے تمام انسانوں میں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی مثل کوئی نہ دیکھا اور نہ سنا، وہ سب سے زیادہ عطا کرنے والے ہیں۔ اور تو جب چاہے تجھے کل کی خبر عطا فرمادیں، (گویا ماضی، حال، استقبال ان کے سامنے آئینے سے زیادہ روشن ہے)
(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

☆...... حضور پرنور ﷺ نے ان کو قبیلے ہوازن، ثمالہ، سلمہ اور فہم کا سردار بنادیا، (ایضا)
یہ تذکارِ علم مصطفیٰ ﷺ کا انعام ہے۔

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھادو
جس کو مری سرکار سے ٹکرا نہ ملا ہو

صحابہ کرام امان ہیں......

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا ستارے آسمان کیلئے امان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز (قیامت) آجائے گی جس سے تمہیں ڈرایا گیا ہے، اور میں اپنے صحابہ کرام کیلئے امان ہوں، اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ان کو ڈرایا گیا ہے۔ اور میرے صحابہ کرام میری امت کے لئے امان ہیں، جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ (فتنے) آجائیں گے، جن سے اس کو ڈرایا گیا ہے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

اشارات......

☆......اس حدیث مبارک میں زمانہ استقبال کی خبر موجود ہے۔ جیسا زبان رسالت سے نکلا، ویسا ہو کر رہا۔ اس حدیث پاک سے وجود مصطفےٰ ﷺ اور وجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برکات بھی ثابت ہیں۔

☆......حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام کو جن فتنوں سے ڈرایا گیا، وہ ان کی باہمی جنگ، ارتداد عرب اور اختلاف قلوب وغیرہ کے فتنے ہیں۔ اور امت کو جن فتنوں سے خبردار کیا گیا، وہ دین حق میں بدعات کا ظہور، شیطانی قرن کا طلوع،

رومیوں کا تغلب، مدینہ شریف اور مکہ شریف کی حرمتوں کی پامالی وغیرہ کے فتنے ہیں۔
(شرح مسلم جلد ۲ ص ۳۰۸)

☆...... ہر زمانہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے روشن ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں۔

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار خوارق و ادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں۔ کہ جس طرح عام آدمیوں کو ظاہر حرکات و ظاہری ادراک کے اختیارات، حضرت واہب العطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست و پا کو جنبش دیں، چاہیں نہ دیں، جب چاہیں آنکھ کھول کر کوئی چیز دیکھ لیں، چاہیں نہ دیکھیں، اگرچہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے۔ اور وہ چاہیں اور خدا نہ چاہے تو ان کا چاہا کچھ نہیں ہو سکتا، اور وہ عطائی اختیارات اس کے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور کچھ نہیں چل سکتے، بعینہ یہی حالت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دربارہ معجزات و ادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جوارح و سمع و بصر کی طرح باطنی صفات عطا فرمائی ہیں کہ جب چاہیں، خرق عادات فرمادیں، مغیبات کو معلوم فرمالیں، چاہیں نہ فرمائیں، اگرچہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں اور نہ بے ارادہ الٰہیہ ان کا ارادہ کام دے سکتا ہے۔ (الامن والعلیٰ ص ۱۴۴)

☆...... تمام انبیاء کرام کا یہ مقام ہے کہ وہ جب چاہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے معجزات

اور مغیبات کو ظاہر کر دیں تو تاجدارِ انبیاء ﷺ کا کیا مقام ہو گا، جو سراپا برہان بن کر تشریف لائے۔

......امت کے بہترین لوگ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں، میں مبعوث ہوا۔ پھر وہ لوگ جو اس کے زیادہ قریب ہیں، اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے درجے کا ذکر فرمایا تھا یا نہیں، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کرے گی، اور شہادت (کو طلب کیے جانے) سے پہلے شہادت دے گی، (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

☆......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ قوم خیانت کرے گی، امانت دار نہ ہو گی، وہ نذر مانے گی مگر اس کو پورا نہ کرے گی (ایضاً)

☆......حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ قوم حلف اٹھائے گی حالانکہ اس سے حلف کا مطالبہ نہ کیا جائے گا (ایضاً)

☆......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کی آخری نماز پڑھائی۔ سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا، کیا تم لوگوں نے اس رات پر غور کیا، جو لوگ اس

وقت روئے زمین پر ہیں، ایک سو سال کے بعد ان میں کوئی زندہ نہ رہے گا۔ (ایضا)

☆...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو ذی روح آج زمین پر زندہ ہے، اس پر سو سال نہیں گزریں گے۔ (ایضا)

......اشارات......

☆......ان احادیث مبارکہ میں بھی علوم نبوت کی کہکشاں چمک رہی ہے۔

☆......حضور اقدس ﷺ کو تمام روئے زمین کے افراد کی عمروں کا علم عطا فرمایا گیا۔ اسی لئے تو فرمایا کہ ایک سو سال کے بعد اس زمانے کا کوئی ذی روح زندہ نہ رہے گا،

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ القوی فرماتے ہیں،

"حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر نفحہ اولیٰ تک سب حالات حضور اقدس ﷺ پر منکشف ہو گئے تا کہ آپ کو اول و آخر کے تمام احوال معلوم ہو جائیں، آپ نے بعض حالات کی اپنے صحابہ کرام کو بھی خبر عطا فرمائی" (مدراج النبوۃ جلد ا ص ۱۴۴)

☆......حضرت امام عیاض مالکی رحمہ اللہ القوی فرماتے ہیں۔ 'اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام دینی اور دنیوی مصلحتوں پر مطلع فرمایا، اپنی امت کی مصلحت، سابقہ امتوں کے واقعات اور اپنی امت کے چھوٹے سے چھوٹے واقعہ پر مطلع فرمایا۔ اور معرفت تمام کے فنون سے آگاہ کیا جیسا کہ احوال قلب، فرائض عبادت اور علم حساب وغیرہ (کتاب الشفاء)

☆...... جب بھی حضور اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا جاتا، آپ اسکا جواب دینا پسند نہ فرماتے، بلکہ کوئی اور بات شروع کر دیتے، یہ انداز مبارک اس امر کی دلیل ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ قیامت کے بارے میں جانتے تھے، لیکن اس علم کو ظاہر کرنا منشائے خداوندی کے خلاف تصور کرتے تھے۔ حضرت امام خازن رحمہ اللہ آیت ﴿خلق الانسان ○ علمه البیان﴾ کے تحت فرماتے ہیں ﴿لا نهٗ علیه السلام نبی عن خبر الاولین و لآخرین و عن یوم الدین﴾ یعنی آپ کو اولین و آخرین اور یوم الدین کی خبر دے دی گئی، (تفسیر خازن)

☆...... قاضی شوکانی فرماتے ہیں ﴿حتیٰ اری الی العرش و الیٰ اسفل الارضین﴾ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرش علیٰ اور تحت الثریٰ کی ہر چیز کو مشاہدہ کر لیا (فتح القدیر ۲/۱۳۳)

☆...... علامہ عبدالحق حقانی فرماتے ہیں، آسمانوں اور زمینوں کو، اوران کے اندر جو کچھ اسرار و حکمت تھے، ان کے دل پر منکشف کر دیئے گئے، (تفسیر حقانی جلد ۴ ص ۸۸)

☆...... یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا مقام علم اور کمال بصیرت ہے تو حضرت حبیب اللہ علیہ السلام کی کیا شان ہوگی، مولوی قاسم نانوتوی صاحب فرماتے ہیں ''علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور، لیکن وہ سب علم رسول اللہ میں مجتمع ہیں، اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ ہیں، اور انبیاء باقی اور اولیاء بالعرض ہیں'' (تحذیر الناس ص ۴)

﴿......اویس القرنی کی خبر......﴾

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ وفد میں ایک ایسا

آدمی بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہاں کوئی قرن کا رہنے والا بھی ہے۔ وہ آدمی پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اس کو برص کی بیماری لاحق تھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر جگہ کے علاوہ باقی تمام بیماری دور کر دی۔ تم میں جو آدمی بھی اس سے ملے، اپنے لئے مغفرت کی دعا کرائے۔ (ایضاً)

☆......ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہو گئے تو انہوں نے ان سے تمام نشانیاں پوچھ کر حدیث بیان کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اہل یمن کی کمک کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا، جس کا نام اویس بن عامر ہوگا، اس کو برص کی بیماری لاحق ہوئی تھی، ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی سب ٹھیک ہو چکی ہوگی، قرن میں اس کی والدہ ہے، جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کرانا۔ سو اب میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ حضرت اویس القرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے مغفرت کی

دعا کی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

☆......ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تابعین میں جو بہترین شخص ہے، اس کا نام اویس ہوگا۔ (ایضاً)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کوئی عاشق زار دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتا ہو، محبوب پاک ﷺ کو اس کی خبر ہوتی ہے۔ اسی شان کا نام علم و فضل ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا بہت عظیم مقام ہے، یہاں تو جنت کو خبر ہوتی ہے کہ کونسا سائل اسے طلب کر رہا ہے اور دوزخ کو خبر ہوتی ہے کہ کونسا سائل اس سے خدا کی پناہ مانگ رہا ہے، حدیث پاک ہے ﴿من سال اللہ الجنة ثلث مرات وقالت الجنة اللھم ادخلہ الجنة و من استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار﴾ (سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۷۷)

☆......حور کو خبر ہوتی ہے کہ کونسا آدمی اس کا خاوند بنے گا، اگر دنیا کی عورت اس آدمی کو تکلیف پہنچائے تو وہ کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، وہ آدمی ترے پاس مسافر ہے، عنقریب وہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (ترمذی جلد ا ص ۱۴۰، ابن ماجہ ص ۱۴۶)

☆......معلوم ہوا اگر جنت و دوزخ اور حوران نور ہزاروں سال کی مسافت سے انسانوں کی سرگرمیوں اور ان کی دنیوی تکلیفوں سے واقف ہیں، بلکہ ایک حدیث پاک ہے کہ ایک فرشتہ ایسا ہے، جو تمام مخلوق کی آواز سنتا ہے اور وہ میری قبر انور پر کھڑا رہے گا، وہ میرے ہر امتی کے درود پاک کو سن کر میری بارگاہ میں عرض کرے گا، یارسول اللہ فلاں ابن فلاں نے آپ پر اتنا درود پڑھا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس درود پاک پڑھنے والے پر دس

رحمتیں نازل کرتا ہے۔، (جلاء الافہام ص ۶۰، جامع صغیر جلد ۱ ص ۹۴)، اگر وہ فرشتہ اس قدر باخبر ہے تو رسول اعظم، نبی اکرم، محبوب محتشم ﷺ کی شان علم اور وسعت خبر کا کیا عالم ہوگا۔

☆......اس شانِ علم اور وسعت خبر سے بھلا حضرت اویس القرنی رضی اللہ عنہ کا درد جگر کیسے پوشیدہ رہ سکتا تھا۔ حضور سراپا نور ﷺ نے ان کے تمام حالات وواقعات کی خبر عطا کر دی، اور اللہ تعالی کی بارگاہ قدس میں ان کے مقام رفیع کا ذکر بھی کر دیا۔

☆......کسی درویش خدامست کو مذاق کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے، انجانے وہ کس درجے پر فائز ہے، ۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

☆......اللہ تعالی کے محبوب بندے، اللہ تعالی سے جس چیز کا بھی سوال کرتے ہیں، وہ انہیں ضرور عطا فرماتا ہے، اس لیے ہم گنہگار، ان محبوبان ذی وقار سے دعا کی التجا کرتے ہیں، ویسے یہ صحابہ کرام کی سنت مطہرہ بلکہ حکم مصطفٰے سے بھی ثابت ہے، اس حدیث پاک میں اس سوال کا کتنا خوبصورت جواب ہے، کہ تم لوگ علی پور اور شرقپور کیا لینے جاتے ہو، کیا خدا تعالیٰ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب نہیں، ہم کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے دعائے مغفرت کرانے کا کیوں حکم دیا۔ کیا خدا تعالیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب نہیں تھا۔

☆......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا مقام ہر اعتبار سے زیادہ ہے، ان کو صرف اسلئے حضرت اویس القرنی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جا رہا ہے کہ چھپے ہوئے درویشان خدا اور عاشقان مصطفٰے کی شان وعظمت بھی امت کو معلوم ہو جائے۔

﴿......سرزمین مصر بھی فتح ہوگی......﴾

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

☆......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم عنقریب ایک زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا ذکر کیا جائے گا۔ تم اس زمین کے باسیوں سے اچھا سلوک کرنا۔ کیونکہ تم پر ان کا حق اور رشتہ ہے، جب تم وہاں، دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کیلئے لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے چلے آنا، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے ربیعہ اور عبدالرحمٰن ایک اینٹ کی جگہ میں لڑ رہے تھے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

☆...... ایک روایت میں واضح طور پر منقول ہے کہ تم عنقریب سرزمین مصر کو فتح کرو گے۔ (ایضاً)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضور اقدس ﷺ کو امت مرحومہ کے کلی و جزوی حالات کی خبر ہے۔

☆......اہل مصر کا اہل عرب پر حق یہ ہے کہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کا تعلق سرزمین مصر سے تھا۔ اور رشتہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا بھی مصری النسل تھیں۔

☆......حضور پرنور ﷺ نے امت مرحومہ کی شان وشوکت اور قوت وعظمت کی اطلاع دی۔

☆......حضور پرنور ﷺ کو اتنا بھی علم تھا کہ دو آدمی ایک اینٹ کی جگہ کیلئے برسرپیکار ہوں گے۔

﴿......کذاب اور ظالم کی اطلاع......﴾

حضرت ابو نوافل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

☆......میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (وہ سولی پر شہید کر دیئے گئے تھے) اس جگہ سے قریش اور دوسرے لوگ گزر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی وہاں سے گزر ہوا، وہ وہاں ٹھہر گئے۔ اور فرمایا ﴿السلام علیك ابا خبیب، السلام علیك، ابا خبیب، السلام علیك ابا خبیب﴾ بخدا میں آپ کو اس اقدام خلافت سے روکتا تھا، (تین مرتبہ) سنیے، اللہ کی قسم آپ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، بہت قیام کرنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے، انسان تھے، اللہ تعالیٰ کی قسم آپ کی جس جماعت کو دشمن برا سمجھتے رہے، وہ بہت اچھی جماعت تھی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ جب حجاج بن یوسف کو حضرت عبداللہ کے وہاں کھڑے ہونے اور محو کلام ہونے کی خبر ملی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نعش کو سولی سے اتروایا اور یہود کے قبرستان میں پھنکوا دیا، پھر اس نے ان کی والدہ حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کو بلوایا، مگر وہ نہ آئیں۔ اس نے پھر پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ ورنہ میرا آدمی تمہیں بالوں سے گھسیٹ کر لائے گا، انہوں

نے پھر انکار کر دیا، اللہ کی قسم میں اس وقت تک نہیں آوں گی جب تک تو مجھے گھسیٹ کر نہیں لائے گا، حجاج نے کہا میرا جوتا لاؤ، پھر اس نے جوتا پہنا اور اکڑ کر حضرت اسما رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور کہنے لگا، تم نے دیکھا، میں نے اللہ کے دشمن کو کیسے قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، تو نے اس کی دنیا برباد کر دی اور اس نے تیری عاقبت برباد کر دی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو اسے دو کمر بندوں والی عورت کا بیٹا کہتا ہے۔ تو سن، اللہ کی قسم میں دو کمر بندوں والی عورت ہوں، کمر بند کے ایک ٹکرے سے میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طعام سواری کے ساتھ باندھا تھا، اور دوسرا ٹکڑا وہ ہے جس سے کوئی عورت بے نیاز نہیں ہوتی۔ اور سن، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ فرمایا تھا، ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔ کذاب کو تو ہم پہلے دیکھ چکے ہیں اور رہا ظالم تو ہمیں یقین ہے کہ وہ تو ہی ہے، حجاج وہاں سے چلا گیا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

......اشارات......

☆ ......حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا مقام بیان ہوا۔

☆ ......حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا کے صبر و استقامت کی عجیب داستان سنائی

دی، واقعی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کسی کا خوف نہیں ہوتا

☆......سماع موتیٰ کا مسئلہ حل ہوا، اگر فوت شدگان نہیں سن سکتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسا جلیل القدر صحابی کیوں پکار رہا تھا۔

☆......حضور اقدس ﷺ کا علمی اعجاز دکھائی دیا، آپ نے سالہا سال پہلے خبر عطا فرمادی کہ ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا۔

☆......حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حق پر تھے، وہ مظلوماً شہید ہوئے تھے اور حجاج اور اس کے ساتھی باغی تھے، (شرح مسلم جلد ۲ ص ۳۱۲)

☆......فوت شدہ کو سلام کہنا ثابت ہوا۔ (ایضاً)

☆......اگر "السلام علیک ابا خبیب" کہنا جائز ہے تو السلام علیک یا حبیب اللہ کہنا کیوں جائز نہیں۔

☆......بعض حضرات کا موقف ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو صیغہ خطاب کے ساتھ سلام عرض نہیں کرنا چاہیے، اس لئے کہ صیغہ خطاب کے ساتھ اسے سلام کیا جاتا ہے جو قریب ہو،ہم کہتے، آپ کا یہ موقف درست مان لیا جائے تو بھی حضور اقدس ﷺ کو صیغہ خطاب کے ساتھ سلام عرض کرنا جائز ہے کیونکہ آپ اہل ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں، فرمان خداوندی ہے ﴿النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم﴾ روح المعانی میں اولی کا معنیٰ حق اور اقرب بیان کیا گیا ہے، (جلد ۱ ص ۱۵۱)

☆......حضور اقدس ﷺ کیلئے قریب و بعید کی حدود کا تعین کرنا ایمان کے تقاضوں کے خلاف ہے، اور آپ کی جلالت شان سے بے خبری کی انتہا ہے، جب یہ لوگ نماز کے دوران صیغہ خطاب کے ساتھ سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر کیوں نہیں کرتے،

کیا نمازو الا عقیدہ بھی باطل ہوسکتا ہے؟۔

☆......حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ القوی فرماتے ہیں،

☆......حضور اقدس ﷺ ہمیشہ مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کے قرۃ العین ہیں، تمام احوال واوقات میں، بالخصوص حالت عبادت میں، کیونکہ نورانیت کا وجود اور انکشاف اس مقام میں بہت زیادہ اور قوی ہوتا ہے، بعض عرفاء فرماتے ہیں یہ خطاب ﴿السلام علیك ایها النبی﴾ اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمد یہ موجودات کے تمام ذرا ریاور ممکنات کے تمام افراد میں جاری ہے۔ پس آں حضرت درذات مصلیان موجود و حاضر است، لہذا حضور اقدس ﷺ نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں، پس نمازی کو چاہئے کہ اس معنیٰ سے آگاہ رہے اور حضور سے غافل نہ ہو جائے، تاکہ قربِ مصطفیٰ کے انوار اورِ معرفت کے اسرار سے منور اور فیض یاب ہوتا رہے،

(اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۴۰۱)

☆......یہی عبارت غیر مقلدین کے پیشوا مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی لکھی ہے۔ (مسک الختام شرح بلوغ المرام جلد ا ص ۲۵۹)

☆......حضرت امام غزالی رحمہ اللہ العالی فرماتے ہیں "نمازی اپنے دل میں حضور پر نور ﷺ اور آپ کے شخص کریم کو حاضر سمجھ کر ﴿السلام علیك ایهاا لنبی﴾ عرض کرے۔

(احیاء العلوم جلد ا ص ۱۵۱)

☆......حضرت امام یوسف نبھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "حضور اقدس ﷺ نور اعظم ہیں جو جمیع موجودات میں جاری وساری ہے، (جواہر البحار)

☆......مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی لکھا ہے، میرے والد گرامی نے اپنے رسالہ نور

الایمان میں لکھا ہے ﴿السلام علیك ایها النبی﴾ کا راز یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ ہر وجود میں جاری وساری ہے، اور بندے کے باطن میں حاضر و موجود ہے، اس حالت شان کا پورا انکشاف، نماز میں ہوتا ہے، (سعایہ جلد۲ص ۲۲۷)

☆...... عارف ربانی، امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت الشیخ علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ بارگاہ خداوندی سے کبھی جدا نہیں ہوئے لہذا نمازی حضور اقدس ﷺ کو بالمشافہ سلام عرض کرتے ہیں، (کتاب المیزان جلد ۱ص ۱۵۴)

☆...... یہی عقیدہ حضرت امام بدرالدین عینی، حضرت امام ابن حجر عسقلانی، حضرت امام احمد قسطلانی اور حضرت امام زرقانی جیسے عظیم افراد امت نے بیان کیا ہے۔ (دیکھئے عمدۃ القاری جلد ۶ ص ۱۱، فتح الباری جلد ۲ص ۲۵۰، مواہب لدنیہ جلد ۲ص ۲۳۰، زرقانی علی المواہب جلد ۷ص ۳۲۹)

☆...... مولوی شبیر احمد عثانی نے بھی لکھا ہے "جب دیکھا کہ حبیب، حبیب کے حرم میں حاضر ہے تو نمازی، حضور کو دیکھتے ہی ﴿السلام علیك ایها النبی﴾ کہتے ہوئے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ (فتح الملہم جلد ۲ص ۴۳)

☆...... مولوی قاسم نانوتوی صاحب رقمطراز ہیں ﴿النبی اولیٰ باالمومنین من انفسهم﴾ کو بعد ﴿صلـه من انفسهم﴾ کے دیکھئے، تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں، کیونکہ اولیٰ بمعنیٰ اقرب ہوا۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

☆...... چونکہ حضور ﷺ "اولیٰ" ہیں، اولی ولی سے تفضیل کا صیغہ ہے، ولی کا معنیٰ ہے قریب ہونا، (ابواب الصرف ص ۱۱۲) اس لئے آپ اپنی امت کے حالات جانتے ہیں اور دیکھتے سنتے ہیں، جو قیامت، انسانی جسم پر ٹوٹتی ہے، جان اس سے خبردار ہوتی ہے، اور

محبوب جان سے بھی زیادہ قریب ہو تو کیا اسے کوئی خبر نہیں ہونی چاہیے؟ حدیث پاک میں ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف رخصت فرمایا تو ان کو اپنے دائمی فراق کے بارے میں بھی بتا دیا، وہ رونے لگے، تو آپ نے فرمایا ﴿ان اولی الناس بی المتقون، من کانوا وحیث کانوا﴾ یعنی پرہیز گار لوگ میرے قریب ہی رہیں گے، وہ جہاں کہیں بھی رہیں، (مسند احمد جلد۵ ص ۲۳۵)

☆...... امت کے ہزاروں افراد نے حضور اقدس ﷺ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا، ان کو سلام عرض کیا، اور فیضان رحمت سے مالا مال ہوئے، لہذا آپ آج بھی قریب ہیں ؎

جو ہجوم غم سے تڑپ اٹھے تیری یاد وجہ سکوں بنی
یہ کھلا کہ جان عزیز سے ہے قریب تیرا مقام بھی

﴿......امام اعظم کی بشارت......﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من فارس اوقال من ابناء فارس حتیٰ یتناوله﴾ اگر دین ثریا (کی بلندیوں) پر بھی ہوتا تو بھی فارس کا ایک مرد کامل اسکو حاصل کر لیتا۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی اکرم ﷺ نے

ان پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ﴿لو کان الایمان عند الثریا لنا له رجال من هوء لاء﴾ یعنی اگر ایمان ثریا (کی بلندیوں) پر بھی چلا جاتا تو اس کے ملک کے لوگ اس کو حاصل کر لیتے۔ (ایضا)

﴿......اشارات......﴾

☆...... حضور مخبر صادق ﷺ کی اس خبر غیب اور علم لاریب میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ آپ کے دادا فارس کے رہنے والے تھے۔
(التعلیقات علی المناقب ص ۸)

☆...... حضرت امام سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے "اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اس کی صحت پر سب کا اتفاق ہے، اور اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کی طرف اشارہ ہے، ان کے فضائل میں یہ حدیث کافی ہے، (رد المختار جلد ا ص ۴۹)

☆...... حضرت امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے امام سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھا ہے، ۔

"ہمارے استاد محترم نے یقین کیا کہ اس حدیث سے امام اعظم ہی مراد ہیں، کیونکہ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ امام صاحب کے زمانے میں اہل فارس میں سے کوئی بھی امام صاحب کے علمی مقام کو نہیں پہنچ سکا اور آپ تو آپ بلکہ آپ کے تلامذہ کا بھی کوئی مقام نہ پا سکا" (الخیرات الحسان ص ۱۴)

☆...... حضرت علامہ حنفی، حضرت علامہ عزیزی، اور حضرت علامہ ولی اللہ دہلوی کے مطابق بھی یہ حدیث حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔
(السراج المنیر جلد ۳ ص ۲۱۸، مکتوبات ولی اللہ ص ۱۶۸)

☆...... نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب نے بھی اعتراف کیا ہے ''ہم امام دراں داخل است وہم جملہ محدثین فرس، (اتحاف النبلاء ص ۲۲۴)

☆...... حضرت ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں ﴿ فیہ معجزة ظاهرة للنبی ﷺ اخبر بما سیقع ﴾ اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کا علمی معجزہ بالکل ظاہر ہے، کہ حضور ﷺ نے مستقبل میں ہونے والی بات کی خبر عطا فرمائی (الخیرات الحسان ص ۶)

☆...... مسند احمد کی ایک روایت میں ﴿ لو کان العلم ﴾ کے الفاظ بھی ملتے ہیں، بہر حال حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے علم وفضل، دین وایمان کی بشارت بارگاہ نبوت سے جاری ہوئی، نیز نگاہ نبوت کے مشاہدات کی وسعتیں بھی معلوم ہوئیں ۔

ہر سو ہے جس کے نور ہدایت کا فیض عام
میرا امام ، شرع ھدا کا مہ تمام
جس کے وجود حق کی خبر دی رسول نے
جس کے عروج فکر و نظر کو ملا دوام

......متشابہات کا علم......

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

☆...... رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات ﴿ هو الذی انزل علیك الکتاب .... وما یذکر الا اولوا الالباب ﴾ یعنی وہ وہی ہے، جس نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی، اس کی بعض آیات محکم

ہیں، وہ کتاب کی اصل ہیں، اور دوسری آیات متشابہ ہیں، تو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ جن میں تشابہ ہے، فتنہ کی طلب اور ان کی تاویل تلاش کرنے کیلئے، ان (متشابہات) کی مراد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جن کا علم پختہ ہے، وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے، یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے، اور نصیحت کو صرف عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے درپے ہیں تو ان سے بچو، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (مذکورہ آیات) میں فرمایا ہے، (مسلم، کتاب العلم)

☆......تم سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کی بدولت ہلاک ہو گئے۔ (ایضاً)

......اشارات......

☆......مذکورہ حدیث مبارک میں آیات کے حوالے سے متشابہات کا ذکر ہوا کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، یا اس کے بتانے سے علم میں رسوخ کامل رکھنے والے عظیم افراد جانتے ہیں۔

☆......محکم آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن کا معنیٰ واضح ہو اور متشابہ آیات سے مراد وہ آیات ہیں، جن کے معنیٰ میں کئی احتمال ہوں، یہ حضرت امام غزالی قدس سرہٗ کے نزدیک

صحیح قول ہے، (اکمال المعلم جلد ۷ ص ۹۷)

☆......ایک قول ہے کہ متشابہ حروف مقطعات کو کہا جاتا ہے جو سورتوں کی ابتداء میں وارد ہوئے ہیں۔ اور محکم باقی آیات قرآنیہ کو کہا گیا ہے۔ یہ امام عیاض مالکی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

☆......یاد رہے کہ متشابہات کے علوم غیب کے متعلق علما کرام میں اختلاف ہے، شوافع کے نزدیک ان کی مراد کو علما راسخین پر کھول دیا جاتا ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک دنیا میں ان کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، قیامت کے دن ان کی مراد سب پر منکشف ہو جائے گی، یہ اکثر صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین فخام کا مذہب ہے،

(روح المعانی جلد ۳ ص ۸۴)

☆......متشابہات کی تین اقسام ہیں، اولاً قیامت کا علم، دابۃ الارض کے وقت خروج کا علم (وغیرہ) اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ثانیاً مشکل الفاظ اور احکام کا علم، اس پر اطلاع کی سبیل ہے، ثالثاً ان دونوں قسموں کے درمیان ایک قسم دائر ہے، جس کی معرفت علماء راسخین کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور عام لوگوں سے مخفی ہے، (روح المعانی جلد ۳ ص ۸۵)

☆...... جہاں تک نبی اکرم، رسول محتشم ﷺ کی ذات مبارک صفات کا تعلق ہے تو آپ تمام کلام باری کو جانتے ہیں، متشابہات و مقطعات، احکامات و واقعات کے ایک ایک راز کو پہچانتے ہیں، قرآن پاک کا کوئی گوشہ آپ کی نگاہ نبوت سے پوشیدہ نہیں،

☆......حضرت امام ملا جیون علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے، متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اس کی مراد برحق ہے۔ اس کی مراد امت پر قیامت کے دن منکشف ہو جائے گی، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کو اس کی مراد دنیا میں معلوم ہے، ورنہ تخاطب کا فائدہ باطل ہو جائے گا، اور مہمل الفاظ میں خطاب کرنا ایسے ہوگا جیسے کوئی حبشی شخص سے عربی زبان میں کلام کرے (نور الانوار ص ۹۳)

☆......حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے، جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ متشابہات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، وہ بھی شاید اس کا انکار نہیں کرتے کہ نبی اکرم ﷺ کو وحی کے ذریعے متشابہات کی تعلیم دی گئی ہے، اور نہ اس کا انکار کرتے ہیں کہ ولی کامل کو الہام کے ذریعے ان کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ البتہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کی طرح محیط نہیں ہوگا، اگر ان کے حق میں تفصیلی علم نہ بھی تسلیم کیا جائے تو اجمالی علم ضرور حاصل ہوگا، ان کے اجمالی علم کا بھی وہی آدمی انکار کرے گا جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ اور ان کی امت کے اولیا کاملین کی کوئی وقعت و منزلت نہیں، (روح المعانی جلد ۳ ص ۸۷)

☆......علامہ عبدالعلی لکھنوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ﴿وما یعلم تاویلہ ، بدون الوحی الا اللہ فالنبی ﷺ کان عالماً بتاویلہ بالوحی﴾ یعنی متشابہات کی تاویل کو کوئی بھی وحی کے بغیر نہیں جان سکتا، مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے، پس نبی اکرم ﷺ وحی کے ذریعے ان کا علم جانتے تھے، (قمر الاقمار علی حاشیہ نور الانوار)

☆......حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک حق یہی ہے کہ متشابہات دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول والا ﷺ کے درمیان اسرار ہیں (تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۱۴)

☆......علامہ عبدالحق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”بے شک نبی اکرم ﷺ متشابہات کو جانتے تھے، جیسا کہ امام فخر الاسلام نے اپنے اصول میں وضاحت فرمائی ہے (النامی شرح الحسامی ص ۲۱)

☆......حضرت امام عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ القوی فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ کی حقیقت اور انبیاء کرام کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں، ہر ایک حقیقت کیلئے نصوص میں صفات ثابت

ہیں، جن کی حقیقی مراد کے مطابق ایمان لانا ضروری ہے، نہ کہ اپنی عقل کے مطابق اور دونوں حقیقتوں کے حق میں تشابہات وارد ہیں، ان کے حق میں صحیح کیفیت وہی ہے جو سلف سے منقول ہے کہ ان کے معنیٰ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کرنا چاہئے،

(الفتح الربانی والفیض الصمدانی باب اول)

حقیقت روح کا علم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

☆......ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں جارہا تھا، حضور پرنور ﷺ نے ایک شاخ سے ٹیک لگائی، اتنے میں کچھ یہودی گزرے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، ان سے روح کے متعلق سوال کرو، ایک نے کہا، کہیں وہ ایسا جواب نہ دیں جو تمہیں ناپسند ہو، انہوں نے کہا، ان سے سوال کرو، پھر بعض نے کھڑے ہو کر آپ سے روح کے متعلق سوال کیا۔ آپ خاموش ہو گئے، اس کو کوئی جواب نہ دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ کی جانب وحی نازل ہو رہی ہے، میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ تب آپ پر وحی نازل ہوئی کہ ﴿ ویسئلو نك عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً ﴾ اور وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، فرما دیجئے روح میرے رب کے امر سے ہے، اور تم کو (اسکا) بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے، (مسلم، کتاب صفات المنافقین)

اشارات

☆......روح کی حقیقت کا علم بہت غامض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو عطا فرمایا ہے، حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اس آیت میں یہ دلیل نہیں کہ روح کا علم ناممکن ہے، اور نہ ہی یہ دلیل ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ روح کا علم نہیں جانتے، آپ سے یہ جواب اس لئے کہلوایا گیا کہ یہودیوں کے نزدیک یہ بات طے شدہ تھی کہ اگر انہوں نے روح کے بارے میں تفسیر بتادیا تو وہ نبی نہیں ہو سکتے، (شرح مسلم)

☆......حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "بعض علما کرام نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کو روح کا علم نہیں دیا۔ بلکہ یہاں یہ احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روح کا علم تو دیا مگر یہودیوں کو نہ بتانے کا حکم دیا۔ (فتح الباری جلد ۸ص ۴۰۲)

☆......حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "روح کے مسئلہ کو چھوٹے چھوٹے فلسفی اور متکلمین بھی جانتے ہیں تو اگر رسول اللہ ﷺ فرمادیں کہ میں روح کو نہیں جانتا تو یہ آپ کی بارگاہ سے لوگوں کی دوری کا باعث ہوگا، کیونکہ اس علم کا نہ جاننا باعث تحقیر ہو جائے گا، پس حضور نبی اکرم ﷺ تمام مخلوق سے بڑے عالم اور فاضل ہیں، آپ کو روح کا علم کیوں نہ ہوگا، (تفسیر کبیر جلد ۵ص ۴۳۳)

☆......حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ﴿وما او تیتم الا قلیلا ھو خطاب للیھود﴾ اور تم کو اس کا بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے، کا خطاب یہود کے ساتھ ہے، اس سے پہلے آپ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کو حقیقت روح کا علم تھا، لیکن آپ نے اس کی

خبر نہ دی، کیونکہ اس کی خبر نہ دینا آپ کی نبوت کی دلیل ہے، (تفسیر خازن جزء۴)

☆ ...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں "مومن عارف کو یہ جرأت نہیں ہوسکتی کہ (وہ کہے کہ) حضور سید المرسلین، امام العارفین ﷺ کو حقیقت روح کا علم حاصل نہیں، حالانکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کا علم عطا فرمایا، اور ان کیلئے اولین وآخرین کے علوم کھول دیئے، علم مصطفیٰ کے مقابلے میں روح انسانی کی کیا حقیقت ہے۔ وہ تو اس دریا کا ایک قطرہ اور اس صحرا کا ایک ذرہ ہے"، (مدارج النبوۃ جز ۲ ص ۶۵)

☆ ...... حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "یہ گمان نہ کرنا کہ رسول اللہ ﷺ کو روح کا علم نہیں تھا، جو شخص روح کو نہیں جانتا وہ اپنے نفس کو نہیں پہچانتا تو وہ حق تعالیٰ کو کیسے پہچان سکتا ہے، اور یہ بعید نہیں کہ بعض اولیاء اور علما کو بھی روح کا علم عطا کر دیا گیا ہے"، (احیاء العلوم)

☆ ...... فرماتے ہیں، عقل کے ذریعے روح کو ہرگز بیان نہیں کیا جاسکتا، اس کا بیان ایک اور نور کے ذریعے ہوگا جو عقل سے اعلیٰ ہے۔ یہ نور صرف نبوت اور ولایت کے جہان میں روشن ہوتا ہے۔ (ایضا، جلد ۴ ص ۱۱۲)

☆ ...... حضرت امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حضور ﷺ محبوب خدا اور سید مخلوق خدا ہیں، آپ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم حاصل نہ ہو، اور یہ کیسے ممکن ہے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ احسان فرمایا ہے کہ اے محبوب تم جس چیز کو بھی نہیں جانتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسکا علم عطا فرما دیا اور تم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے"، (عمدۃ القاری جلد ۲ ص ۲۰۱)

☆ ...... امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم خمسہ اور علم

روح عطا فرمایا ہے مگران علوم کو چھپانے کا حکم بھی دیا ہے، (شرح الصدور ص ۱۳۳)

☆......یہی نظریہ حضرت محدث قسطلانی نے بیان کیا ہے، (ارشاد الساری جلد ۷ ص ۲۰۳)

☆......مزید مندرجہ ذیل علماء کرام نے بھی اپنی جلیل القدر تصانیف میں تصریح فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو علوم خمسہ اور علم روح کے حقائق واسرار سے آگاہ فرمایا۔

☆......علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ، تفسیر روح المعانی پ ۲۱ ص ۱۰۱

☆......علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ، الاربعین ص ۱۳۶

☆......علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ، تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۵۴۲

☆......امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ، تفسیر جلالین ص ۴۹۰

☆......امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ، کشف الغمہ جلد ۲ ص ۴۴

☆......امام مناوی علیہ الرحمہ، فیض القدیر جلد ۳ ص ۴۵۸

☆......شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ، الابریز ص ۱۵۶

☆......حاشیہ لسالم الحفنی علی الجامع الصغیر جلد ۶ ص ۷۹

☆......امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ، فتح المبین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

......ازل وابد کے غیوب......

اس عنوان کے تحت ان متعدد احادیث نبویہ کو رقم کیا جا رہا ہے جن کی روشنی میں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ازل وابد کے غیوب عطا فرمائے۔

باقی نکات واشارات کواخذ کرنے کے لئے اپنے ذہن رسا سے کام لیا جائے۔

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے، میں بیمار ہوا تو تونے میری عیادت نہیں کی، وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا، تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کو میرے پاس پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ کو کیسے پانی پلاتا، تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو، اُس کو میرے پاس پاتا، (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو جب تک چاہا، اُن کو وہاں رکھا، ابلیس، اس جسم کے اردگرد گھوم کر دیکھنے لگا، جب اُس نے یہ دیکھا کہ یہ جسم اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ یہ ایسی سرشت پر پیدا کیا گیا ہے کہ یہ خود پر قابو نہیں رکھ سکے گا (ایضا)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے ایک شخص کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا، کیونکہ اس نے راستہ میں گرے ہوئے

درخت کو کاٹ دیا تھا، جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا، (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں۔ ان میں سے جس کی ملاقات اپنے باپ یا ماں باپ سے ہوگی، وہ اس کے ہاتھ یا اس کے دامن کو پکڑے گا، جیسے میں تمہارا یہ دامن پکڑ رہا ہوں۔ پھر اس کو، اس وقت تک نہیں چھوڑے گا، جب تک کہ اس کو اور اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کرے گا (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ﴿ان احب فلانا فاحبه﴾ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، پس حضرت جبریل علیہ السلام اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے، تم بھی فلاں آدمی سے محبت کرو، پھر آسمان والے بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اُس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے، میں فلاں آدمی سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، پس وہ بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں اور آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے بغض رکھتا ہے، تم بھی فلاں آدمی سے بغض رکھو، پھر آسمان والے بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لئے زمین میں بغض رکھ دیا جاتا ہے (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اس کے کان،

آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر کہتا ہے، اے پروردگار! یہ مذکر ہے یا مونث؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے، اے پروردگار! اس کی مدت حیات؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی ہوتی ہے (مسلم، کتاب القدر)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں نامراد کیا اور جنت سے نکال دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا، تم موسیٰ ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہمکلامی کے لیے چنا اور اپنے دستِ قدرت سے تمہارے لیے تورات لکھی، کیا تم مجھے اس چیز پر ملامت کر رہے ہو، جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا، پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿فحج ادم موسی﴾ پس حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ (مسلم، کتاب القدر)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا، ﴿انت الذی اعطاہ اللہ علم کل شیی واصطفاہ علی الناس برسالتہ﴾ یعنی تم موسیٰ ہو، جسے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا کیا اور اپنی رسالت کی وجہ سے انسانوں پر فضیلت دی، (ایضا)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا اور عرش پانی پر تھا۔ (مسلم کتاب القدر)

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، علم کا اُٹھ جانا، جہل کا ہونا، شراب نوشی اور زنا کاری کا ظہور قیامت کی علامات سے ہے۔ (کتاب العلم)

☆......حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت سے چند دن پہلے علم اُٹھ جائے گا، جہل پھیل جائے گا، اور بکثرت خون ریزی ہوگی (ایضا)

☆......زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، علم اُٹھ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، بخل ڈال دیا جائے گا، ہرج بکثرت ہوگا، صحابہ کرام نے پوچھا، ہرج کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کشت وخون، (مسلم کتاب العلم)

☆......اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے نہیں چھینے گا۔ لیکن علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھائے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم نہیں ہوگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، اُن سے سوال کیا جائے گا، وہ بغیر علم کے جواب دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (ایضا)

☆......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو مسلمان بھی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے، اور تیرے لیے بھی اسکی مثل ہو۔ (مسلم، کتاب الذکر)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے جنت میں زیادہ تر فقراء کو دیکھا، اور دوزخ پر مطلع ہوا تو میں نے دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا، (مسلم کتاب الذکر)

☆......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں (ایضا)

☆......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا

شیریں اور سرسبز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا، کہ تم اس میں کس طرح عمل کرتے ہو، سو تم دنیا سے اور عورتوں سے بچو، کیونکہ بنو اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا، (ایضا)

☆...... اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو عرش پر اپنے پاس کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، (مسلم، کتاب التوبہ)

☆...... اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں، ایک رحمت اُس نے اپنی مخلوق میں رکھی اور ننانوے رحمتیں اُس نے اپنے پاس رکھیں، (مسلم، کتاب التوبہ)

☆...... ننانوے رحمتیں، روز قیامت کے لیے ہیں (ایضا)

☆...... اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اُس دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں ہر رحمت آسمان اور زمین کے بھراؤ کے برابر ہے۔ ایک رحمت زمین پر نازل کی بجس کی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحمت کرتی ہے، درندے، پرندے ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس رحمت کے ساتھ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمائے گا، (ایضا)

☆...... اللہ تعالیٰ رات بھر ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرے اور دن بھر ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے کہ رات کو گناہ کرنے والا دن کو توبہ کرے، جہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو، (پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا) (ایضا)

☆...... ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اسکی توبہ ہو سکتی ہے۔ ایک راہب نے کہا، تمہاری توبہ نہیں ہو سکتی، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اس نے پھر سوال کرنا شروع کر دیا اور وہ اس بستی سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جائے

گا، ﴿فیھا قوم صالحون﴾ جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے، جب اُس نے راستے کا کچھ حصہ طے کیا تو اسکو موت نے آلیا، اس نے اپنا سینہ کچھ دور کر دیا، پھر مر گیا، پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوئی، وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ (گویا اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین سکڑ گئی) سو اُس کو اُس بستی والوں سے لاحق کر دیا گیا

گر تو سنگ خارہ مر مر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

☆...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا انصرانی دے گا اور فرمائے گا، یہ جہنم سے تمہارا چھٹکارا ہے۔ (ایضا)

☆...... میری اُمت میں بارہ منافق ہیں، وہ اس وقت تک جنت میں نہیں جائیں گے نہ جنت کی خوشبو پائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے، ان میں سے آٹھ کو دبیلہ (ایک پھوڑا) کافی ہوگا، ان کے کندھوں میں آگ کا ایک چراغ پیدا ہوگا، جو ان کے سینوں کو توڑتا ہوا نکل جائیگا۔ (مسلم، کتاب صفات المنافقین)

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرار کی گھاٹی پر کون چڑھے گا، کیونکہ اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل کے گناہ جھڑ گئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، سب سے پہلے اس پر ہمارے گھوڑے چڑھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سرخ اونٹ والے کے سوا تم میں سے ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی، ہم اس کے پاس گئے، اور اس سے کہا، چلو حضور اقدس ﷺ تمہارے لئے استغفار کریں، اس نے کہا، خدا کی قسم، اگر مجھے میری گمشدہ چیز مل جائے تو وہ مجھے اس

سے زیادہ محبوب ہوتی، کہ تمہارا پیغمبر میرے لئے استغفار کرے، وہ اس وقت اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا، (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا۔ پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا، درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا۔ ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا۔ نور کو بدھ کے دن پیدا کیا۔ چوپایوں کو جمعرات کے دن پیدا کیا اور جمعہ کے دن تمام مخلوق کے آخر میں عصر کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (مسلم، کتاب صفات المنافقین)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی (قدرت والی) مٹھی میں لے لے گا، اور آسمانوں کو اپنے داہنے دست قدرت میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ اب کہاں ہیں؟ (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن ایک بہت موٹا آدمی آئے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ پڑھو، ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص کو جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ہوگا، اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اگر تمہیں دنیا اور اُس کی سب چیزیں مل جائیں تو کیا تم ان کو اس عذاب سے نجات کے لیے فدیہ دے دو گے، وہ کہے گا، ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جس وقت تم آدم کی پشت میں تھے، اُس وقت میں نے تم سے، اس کی بہ نسبت کم چیز کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو، راوی کہتا ہے، میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا، تو میں تمہیں جہنم میں داخل نہیں کروں گا مگر تم نے شرک کے سوا کوئی بات نہیں مانی (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جزیرہ عرب میں اپنی عبادت کیے جانے سے شیطان مایوس ہوگیا ہے، لیکن وہ ان کو آپس میں (لڑائی) بھڑکائے گا۔ (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابلیس کا تخت سمندر پر ہے۔ وہ لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ شیطان کے نزدیک سب سے بڑے درجے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالے، (ایضا)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ہر اس بندے کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا۔ سوا اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کریں۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆......ہر شخص کے لئے ہم زاد جن اور ایک ہم زاد فرشتہ مقرر کردیا ہے (کتاب صفۃ المنافقین)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے چھپالے، البتہ تم سیدھے راستے پر چلو، (یعنی رحمت خدا کے بغیر کوئی آدمی محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا) (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ (مسلم، کتاب الجنۃ)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنتی لوگ جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو، (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں، جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ہر ایک شخص کی آرزو یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل اور مال قربان کر کے مجھے دیکھ لے۔(ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک بازار ہے۔ جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے، پھر شمال کی ہوا چلے گی، جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر وہ اپنے اہل کی طرف جائیں گے تو وہ کہیں گے، اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہوگیا، وہ بھی کہیں گے اللہ کی قسم، ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی بہت زیادہ ہوگیا۔(ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر جنتی شخص کی دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا مغز ان کے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ اور جنت میں کوئی شخص مجرد نہیں ہوگا۔ (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا، اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، اس کے بعد جو گروہ داخل ہوگا، اس کی صورت آسمان کے بہت چمکدار ستارے کی طرح ہوگی۔ وہ پیشاب کریں گے نہ رفع حاجت کریں گے۔ ناک صاف کریں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا، ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، اُن کی بیویوں کی بڑی بڑی آنکھیں ہوں گی، ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے، وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے، اور ان کا قد آسمان میں ساٹھ گز کے برابر ہوگا۔ (مسلم، کتاب الجنۃ)

☆......اُن میں کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض، سب کے دل ایک جیسے ہوں گے، وہ صبح

وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے،(ایضاً)

☆......ان کو تسبیح اور حمد کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس آتا جاتا ہے(ایضاً)

☆......جنتی آدمی کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اُس کی جوانی ختم ہوگی،(ایضاً)

☆......مومن کے لیے جنت میں ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا،اس کا طول ساٹھ میل کا ہوگا۔مومن کے اہل بھی اس میں رہیں گے،مومن اُس کا چکر لگائے گا اور بعض،بعض کو نہیں دیکھ سکیں گے،(ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،قیامت کے دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی،ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے،(ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،تمہاری یہ آگ جس کو بنو آدم روشن کرتے ہیں،جہنم کی گرمی سے ستر درجے کم ہے۔صحابہ کرام نے عرض کیا،یا رسول اللہ!یہ آگ بھی کافی تھی،آپ نے فرمایا،وہ اس سے انہتر درجے زیادہ (گرم) ہے۔ہر درجہ میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی کم ہے۔(ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا،یہ اب تک اس میں گر رہا تھا،اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔(ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،بعض دوزخیوں کی آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی،بعض کو کمر تک پکڑے گی اور بعض کو گردن تک پکڑے گی،(ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا۔دوزخ نے کہا،مجھے جباروں اور متکبروں سے ترجیح ہے۔جنت نے کہا،مجھے کیا مجھ میں صرف کمزور،لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے،اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا،تم صرف میری

رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، تمہارے ذریعے رحمت کروں گا، اور دوزخ سے فرمائے گا، تم صرف میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، تمہارے ذریعے عذاب دوں گا، اور تم میں سے ہر ایک کے لیے پر ہونا ہے، لیکن دوزخ پر نہیں ہوگی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم قدرت رکھ دے گا، پھر وہ کہے گی بس، بس، بس اس وقت وہ پر ہو جائے گی۔ اور اس کا بعض بعض سے مل جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، اور رہی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا۔ (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو پھر موت کو لایا جائے گا، اور اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ندا کرے گا، اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے۔ تب اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل دوزخ کو غم پر غم ہوگا (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جیسی ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی، (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے بنو کعب کے بھائی عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا، وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھر رہا تھا (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم نے طویل زمانہ پایا تو تم عنقریب ایک قوم دیکھو گے، ان کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی طرح (کوڑے) ہوں گے، ان کی صبح اللہ کے غضب میں ہوگی اور ان کی شام اللہ کی ناراضگی میں ہوگی (ایضا)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تم کو جنتیوں کی خبر نہ دوں، ہر ضعیف شخص،

جس کو ضعیف گمان بھی کیا جاتا ہو، اگر وہ یہ قسم کھالے کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ وہ کام کر کے اس شخص کو قسم میں سچا کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تم کو دوزخیوں کی خبر نہ دوں، ہر وہ شخص جو سرکش، بد اصل اور متکبر ہو۔ اس حدیث مبارک میں اولیا کرام کی کرامت و وجاہت کا ثبوت ہے۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۳ص ۲۸۱)

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اُٹھایا جائے گا۔ (ایضاً)

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس دن تمام انسان، رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے ایک شخص اپنے نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں ڈوبا ہوگا۔ (ایضاً)

☆...... رسول اللہ ﷺ بنو نجار کے باغ میں اپنی خچر پر سوار ہو کر جا رہے تھے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک وہ خچر بدکی، قریب تھا کہ وہ خچر آپ کو گرا دیتی۔ وہاں پر چھ، پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کو کون جانتا ہے، ایک شخص نے کہا، میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، یہ کب مرے تھے، اس نے کہا یہ لوگ زمانہ شرک میں مرے تھے۔ آپ نے فرمایا، اس امت کی ان قبروں میں آزمائش کی جارہی ہے۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو وہ عذاب سنائے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا، دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔[1] (ایضاً)

---

[1] جدید دور کی مشینیں بھی نہیں بتا سکتیں کہ قبروں میں کیا ہو رہا ہے۔ نگاہ نبوت دیکھتی ہے، بلکہ نبی جس سواری پر سوار ہو جائے، وہ سواری بھی دیکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ دنیا میں رہ کر برزخ کی آواز سن سکتے ہیں تو کیا برزخ میں رہ کر دنیا کی آواز نہیں سنتے ہوں گے؟

☆...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے، تو آپ فرمارہے تھے، لا الہ الا اللہ، عرب اس شر کی وجہ سے ہلاک ہوگئے، جواب قریب آپہنچا ہے۔ آج یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے، حالانکہ ہم میں صالحین موجود ہیں، آپ نے فرمایا، ہاں! جب خبیثوں کی کثرت ہوگی، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے بعض قلعوں پر چڑھے، پھر فرمایا، کیا تم وہ دیکھ رہے جو میں دیکھ رہا ہوں، میں فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہیں ہوتی ہیں، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب فتنے برپا ہوں گے، ان میں بیٹھنے والا، کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو ان فتنوں کو دیکھے گا وہ فتنے اس کو دیکھ لیں گے، اور جس آدمی کو ان سے پناہ گاہ مل جائے، وہ ضرور پناہ گاہ حاصل کرلے، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک دو عظیم جماعتوں کے درمیان جنگ نہ ہوجائے۔ ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی، اور اُن جماعتوں کا دعویٰ ایک ہوگا، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ

تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا، جہاں تک کہ میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے۔ (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے فتنے کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، اور میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی حال تھا کہ آپ نے مجھے راز کی وہ باتیں بتائیں جو میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائیں، ایک روز آپ، فتنوں کے بارے میں بتا رہے تھے، اس مجلس میں، میں بھی حاضر تھا۔ آپ نے فتنوں کو گنتے ہوئے فرمایا، تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے، ان میں سے بعض فتنے گرمیوں کی آندھیوں کی طرح ہیں، بعض فتنے چھوٹے ہیں اور بعض فتنے بڑے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء اب وصال کر چکے ہیں۔ (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کو بیان فرما دیا، جس نے ان کو یاد رکھا سو یاد رکھا، اور جس نے ان کو بھلا دیا سو بھلا دیا۔ اس واقعہ کو میرے یہ اصحاب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں بھول گیا تھا، لیکن جب میں نے اُن کو دیکھا تو وہ یاد آ گئیں، جس طرح کوئی آدمی کسی آدمی کا چہرہ دیکھ کر بھول جاتا ہے، لیکن جب وہ سامنے آتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔ (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ﴿اخبرنی رسول اللہ ﷺ بما هو كائن الى ان تقوم الساعة فما منه شي الا قد سالته﴾ یعنی قیامت تک جو کچھ

بھی ہونے والا تھا، اس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر عطا فرمائی۔ اور ہر چیز کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا، مگر یہ سوال نہ کیا کہ اہل مدینہ کو کونسی چیز مدینہ سے نکالے گی، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اُس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نہ نکل آئے، جس پر لوگوں کا قتال ہوگا، اور ہر سو آدمیوں میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، اور ان میں سے ہر آدمی یہ سوچے گا کہ شاید میں ہی وہ آدمی ہوں جسے نجات حاصل ہو جائے، (مسلم، کتاب الفتن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا، اور تم نے جہاں سے ابتدا کی تھی وہیں لوٹ آؤ گے، اور تم نے جہاں سے ابتدا کی تھی وہیں لوٹ آؤ گے، اور تم نے جہاں سے ابتدا کی تھی وہیں لوٹ آؤ گے، اس حدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ کی چار باتیں یاد ہیں، آپ نے فرمایا، تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس میں تم کو فتح عطا فرمائے گا، پھر تم فارس میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں فتح عطا کرے گا، پھر تم روم میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں فتح عطا کرے گا۔ پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس پر فتح عطا کرے گا، نافع نے کہا، اے جابر ہم شام کی فتح سے پہلے دجال کو نہیں دیکھیں گے، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اُس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک کہ تم اس کے متعلق دس نشانیاں نہ دیکھ لو، دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول، یاجوج ماجوج، مشرق مغرب اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا اور آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہنکا کر محشر کی طرف لے جائے گی۔

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک سرزمین حجاز سے ایسی آگ ظاہر نہ ہو جائے، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... فرمایا قرب قیامت میں گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے، زبیر کہتے ہیں، میں نے سہیل سے پوچھا، یہ جگہ مدینہ منورہ سے کتنے فاصلے پر ہے، اُنہوں نے کہا، اتنے اتنے میل ہے، (مسلم کتاب الفتن)

☆...... فرمایا، جب تک دوس کی عورتوں کے سیرین ذوالخلصہ کا طواف نہ کریں، قیامت نہیں آئے گی، ذوالخلصہ تبالہ میں ایک بت تھا، جس کی زمانہ جہالت میں عورتیں عبادت کرتی تھیں، (ایضا)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دن اور رات کا سلسلہ اُس وقت تک ختم نہ ہوگا، جب تک لات اور عزیٰ کی عبادت نہ ہو، میں نے کہا، یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے، خواہ مشرکین کو یہ ناگوار گزرے، تو میں یہ گمان کرتی تھی کہ یہ دین مکمل ہوگیا، آپ نے

فرمایا، جو کچھ اللہ کی مشیت میں ہے، وہ عنقریب واقع ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جس کی وجہ سے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، وہ فوت ہو جائے گا۔ اور جس کے دل میں بالکل خیر نہیں ہوگی، وہ باقی رہ جائے گا، اور وہ لوگ اپنے آبائی دین کی طرف لوٹ جائیں گے، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو گرا دے گا، (مسلم کتاب الفتن)

☆...... فرمایا، دن اور رات کا سلسلہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا، جب تک جہجاہ نام کا ایک شخص بادشاہ نہ ہو جائے۔ (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... فرمایا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم اُس قوم سے جنگ نہ کرو، جو بالوں والی جوتیاں پہنتے ہیں، (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... فرمایا، اس قوم کے چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی (ایضاً)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، میری ذات سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں، آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھوں گا، میرے سایہ کے علاوہ آج کسی کا سایہ نہیں ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں دجال جائے گا، اور اس کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اترے گا، اور مدینہ تین مرتبہ لرزے گا، اور اس سے ہر کافر منافق نکل کر دجال کے پاس چلا

جائے گا، (مسلم، کتاب الفتن)

☆ ...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا، اور اس کو شمار نہیں کریگا، (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا، صحابہ کرام نے عرض کی، پھر آپ کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا، کاش لوگ ان سے الگ رہیں، (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، کسریٰ مر گیا، اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ان کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے، (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، تم لوگوں سے یہودی جنگ کریں گے، اور تم ان کو قتل کرو گے، جہاں تک کہ ہر پتھر کہے گا، اے مسلمان! یہ یہودی ہے، آ کر اسے قتل کر دے۔ (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے۔ (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، کذاب تیس کے قریب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ گمان ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ (ایضاً)

☆ ...... فرمایا دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی، اور پانی آگ ہوگا، سو تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لینا، (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی، اس کی دوزخ، جنت ہے اور اس کی جنت، دوزخ ہے، (ایضاً)

☆ ...... فرمایا، دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا، اور ہر منافق مرد اور عورت

اس کے پاس چلے جائیں گے، (ایضاً)

☆...... فرمایا، اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار یہودی سبز چادریں اوڑھے ہوئے دجال کی پیروی کریں گے، (ایضاً)

☆...... فرمایا لوگ دجال سے ڈر کر پہاڑوں میں بھاگیں گے، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، یارسول اللہ ﷺ اس وقت عرب کہاں ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ بہت کم ہوں گے، (ایضاً)

☆...... فرمایا، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے (مسلم، کتاب الفتن)

☆...... فرمایا، فتنے کے زمانے میں عبادت کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے (اجر کے) برابر ہے، (ایضاً)

☆...... فرمایا۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب صرف برے لوگ رہ جائیں گے۔

☆...... فرمایا، مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے، پھر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ (ایضاً)

☆...... فرمایا قیامت قائم ہوگی اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دھو رہا ہوگا، ابھی وہ دودھ اس کے برتن تک نہیں پہنچے گا کہ قیامت آجائے گی، اور دو شخص کپڑوں کی خرید وفروخت کررہے ہوں گے اور ان کی خرید وفروخت مکمل ہونے سے پہلے قیامت آجائے گی، اور کوئی شخص اپنا حوض درست کررہا ہوگا، اور اس کے ہٹنے سے پہلے قیامت آجائے گی، (ایضاً)

☆...... فرمایا، دم کی ہڈی کے سر کے سوا ابن آدم کی ہر چیز کو مٹی کھا جائے گی، اسی سے انسان پیدا کیا گیا ہے، اور اسی سے پھر بنایا جائے گا، (ایضاً)

☆...... فرمایا، جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے لیکر دوسرے پٹ تک چالیس سال کی مسافت ہے اور جنت میں ضرور ایک ایسا دن آئیگا، جب وہ لوگوں کے رش سے بھری ہوئی ہوگی (مسلم، کتاب الزھد والرقاق)

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ ہنس پڑے، آپ نے فرمایا! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں کیوں ہنسا ہوں۔ ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا، مجھے بندے کی اپنے رب سے بات پر ہنسی آئی ہے۔ بندہ کہے گا اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی، وہ فرمائے گا کیوں نہیں، بندہ کہے گا، میں اپنے خلاف کسی کی گواہی جائز قرار نہیں دیتا، رب فرمائے گا، آج تمھارے خلاف تمھاری اپنی گواہی کافی ہے، یا کراماً کاتبین کی گواہی کافی ہوگی، آپ ﷺ نے فرمایا، پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کے اعضا سے کہا جائے گا، بولو، پھر اس کے اعضا اس کے اعمال کا بیان کریں گے۔ پھر اس کے اور اس کے کلام کے درمیان تخلیہ کیا جائے گا، پھر وہ (اعضا سے) کہے گا، دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تمھاری طرف سے ہی تو جھگڑ رہا تھا۔ (کتاب الزھد والرقاق)

☆...... فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جائیں گے، (ایضا)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس سے قیامت کے دن حساب لیا گیا، وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔ میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا، ان سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا، آپ نے فرمایا، یہ

محاسبہ نہیں ہے۔ یہ تو حساب کے لئے پیش ہونا ہے۔ جس سے قیامت کے دن حساب میں مناقشہ کیا جائے گا، اس کو عذاب دیا جائے گا، (مسلم، کتاب الجنۃ)

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے واپس جاتے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے (ایضا)

☆...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس پر صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہو تو اس پر دوزخ پیش کی جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن تم کو اس طرف اٹھایا جائے گا، (ایضا)

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے، اور اس کے اصحاب واپس چلے جاتے ہیں تو وہ بندہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں، ﴿ ما کنت تقول فی هذا الرجل ﴾ [1] تو اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا، اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا، میں گواہی دیتا ہوں

---

[1] اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم ﷺ کے دیدار سے اہل ایمان کی نگاہیں روشن ہوں گی، اور قبروں میں آپ کی جلوہ آرائی سے اندھیرے کافور ہوں گے، ہذا اشارہ حسیہ کے لئے وضع کیا گیا ہے، اس کا مشار الیہ خارج میں محسوس بھی ہوتا ہے اور مبصر بھی ہوتا ہے۔ بعض حضرات اس پر پریشان ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ کیسے آن واحد میں ہزاروں قبور میں جلوہ گر ہو سکتے ہیں، ہم کہتے ہیں، جیسے سورج ایک مقام پر رہ کر لاکھوں مقامات میں روشنی پہنچاتا ہے۔ جیسے ملک الموت، لاکھوں مقامات پر موت وارد کرتا ہے۔ جیسے نکیرین لاکھوں قبروں میں حاضر ہوتے ہیں، ان کا انکار نہیں تو آپ کا انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اس سے کہا جائے گا، تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس ٹھکانے کو جنت میں ٹھکانے سے بدل دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، وہ شخص اپنے دونوں ٹھکانوں کو دیکھے گا، قتادہ کی روایت کے مطابق ہے کہ اس کی قبر کو ستر گز تک وسیع کر دیا جائے گا، اور قیامت تک کے لئے اس کی قبر میں نعمتیں بھر دی جائیں گی، (ایضاً)

☆..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے ایک دن پہلے ہمیں کفار بدر کے مرنے کے مقامات دکھا رہے تھے۔ آپ فرما رہے تھے، ﴿ھذا مصرع فلان غداً ان شاءَ الله، ﴾ یہ کل فلاں (کافر) کے مرنے کی جگہ ہوگی، ﴿فو الذی بعثه، بالحق ما اخطو الحدود التی حد رسول الله ﷺ﴾ پس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، آپ نے ان کے مرنے کی جو جگہ بتائی، وہ اس حد سے بالکل متجاوز نہیں ہوئے۔ پھر ان کافروں کی لاشوں) کو اوپر تلے (بدر کے) کنویں میں ڈال دیا گیا، پھر آپ ان کے پاس گئے اور فرمایا، اے فلاں ابن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کو حق پالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیسے بات کر رہے ہیں، جن میں روحیں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا، میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، تم اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، البتہ وہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے، (کتاب الجنۃ)

☆..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فرشتوں کو نور سے بنایا گیا، جنوں کو آگ سے اور آدم کو اس سے پیدا کیا گیا جس کا تم سے بیان کیا گیا ہے۔ (یعنی مٹی سے) (مسلم کتاب الزہد والرقاق)

بحث ونظر

مذکورہ صدر احادیث مبارکہ میں حضور دانائے غیوب ﷺ نے ازل وابد کے کتنے ہی اسرار وغیوب کھول کر بیان فرمادیئے ہیں۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم شریف میں اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ اس موضوع کو تقویت فراہم کر رہی ہیں، ان سب احادیث مبارکہ میں یہ عقیدہ جلوہ گر ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی نگاہ نبوت کے سامنے ہر چیز روشن ہے، وہ شے، شے ہی نہیں جو علم مصطفیٰ کی وسعتوں سے خارج ہے۔ ہمارے معاشرے میں بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ سے علم غیب کی نفی پر بھی آیات واحادیث موجود ہیں، تو ان کا کیا جواز ہے، ہم عرض کرتے ہیں کہ ان آیات واحادیث کا جواز یہ ہے کہ وہاں ذاتی علم غیب کی نفی ہے، جبکہ ہم حضور ﷺ کے لئے عطائی علم غیب کے قائل ہیں۔ لہذا وہ آیات واحادیث ہمارے لئے ہرگز مضر نہیں، ہم ان پر بھی مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ پھر یہ کہ ان آیات واحادیث میں قبل از اطلاع کی نفی ہے، بعد میں حضور ﷺ کو اطلاع دے دی گئی جس کا ثبوت دوسرے مقامات سے حاصل ہوتا ہے، یہاں یہ بھی توجیہ کی جاسکتی ہے کہ ان آیات واحادیث میں جو نفی وارد ہے وہاں عدم توجہ مراد ہے، اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ کسی طرف توجہ کا نہ ہونا علم کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ بسا اوقات علم تو ہوتا ہے، توجہ نہیں ہوتی، مفسرین نے نفی کرنے والی آیات واحادیث کو منسوخ بھی کہا ہے، لہذا منسوخ آیات واحادیث کو بنیاد بنا کر اب علم مصطفیٰ کی بے کرانیوں کا انکار کرنا کسی صاحبدل مسلمان کا کام نہیں۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''جو آدمی، حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دے، یا آپ کو عیب دار سمجھے، یہ بات گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت یہ کہا کہ فلاں کا علم، نبی اکرم ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ اس نے حضور ﷺ پر عیب لگایا اور آپ کی توہین کی۔ اگر چہ گالی نہ دی مگر یہ سب باتیں گالی کے حکم میں ہیں، ان باتوں اور گالی دینے والے حکم میں کوئی فرق نہیں، ہم کسی صورت بھی اس سے استثنا نہیں کریں گے، اور نہ اس میں کوئی شک و تردد روا رکھیں گے، یہ اس نے صاف صاف کہا ہو یا اشارے کنائے سے کہا ہو، ان سب احکام پر دور صحابہ سے لے کر امت کے تمام علماء اور ائمہ کا اجماع ہے،

(نسیم الریاض شرح شفا ج ۴ ص ۳۳۵)

اس عبارت سے کھل کر سامنے آ گیا کہ مخلوقات ارضی و سماوی کے کسی فرد کو حضور اکرم ﷺ سے زیادہ عالم جاننا، حضور کو گالی دینے کے مترادف ہے، حضور کی زبر دست توہین ہے، حضور کی ذات اقدس پر عیب لگانے کی مذموم کوشش ہے۔ کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کے نزدیک ملک الموت کے لئے بلکہ شیطان لعین جیسی ذلیل ترین مخلوق کے لئے تو علم، نص قطعی سے ثابت ہے، فخر عالم ﷺ کے لئے کوئی نص قطعی نہیں، کیا اس نے حضور فخر عالم ﷺ کی توہین نہیں کی؟ ایسے لوگوں کے لئے قرآن پاک کا اعلان ہے ﴿والذین یوذون رسول الله لهم عذاب الیم﴾ اور جن لوگوں نے اللہ کے رسول کو اذیت دی، انہی لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے، ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اپنے آپ کو اس دردناک عذاب سے بچانے کیلئے رسول اللہ ﷺ کی عظمت علم و فضل

کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تسلیم کرنا چاہئے، اب ذیل میں ان آیات مبارکہ کی تفسیر، امت مرحومہ کے جلیل القدر مفسرین کی تفسیروں میں ملاحظہ کیجئے، جن کو بنیاد بنا کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ''عطائی علم غیب'' کا انکار کیا جاتا ہے۔

﴿......آیت نمبر۱......﴾

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا!

﴿یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ما ذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب﴾ (سورۃ المائدہ:۱۰۹)

ترجمہ: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا، تمہیں کیا جواب ملا، عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں، بے شک تو ہی غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے انبیاء کرام کی بے علمی ثابت نہیں ہوتی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی قوموں کے حالات کو بھول جائیں گے، قیامت کے دن تو ہر آدمی کو اپنے دنیوی اعمال یاد ہوں گے، ارشاد باری ہے ﴿یوم یتذکر الانسان ما سعی﴾ اس دن انسان کو یاد ہوگا، جو اس نے کام کیا۔ پھر انبیاء کرام کا ﴿لا علم لنا﴾، (ہمیں کچھ علم نہیں) کے الفاظ ادا کرنے کا کیا مطلب ہے،

☆......حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''پس انبیاء کرام جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے، بے علم نہیں، حلیم ہے، سفیہ نہیں، عادل ہے، ظلم کرنے والا نہیں، یہ بھی معلوم ہے کہ

ان کا بات کرنا، (کافروں کے حق میں) حصول خیر اور رفع شر کے
لئے مفید نہ ہوگا، لہٰذا ادب اسی میں ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے
اور معاملے کو اللہ تعالیٰ کے امر کے سپرد کیا جائے'' (تفسیر کبیر)

☆...... حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''پس انبیاء کرام نے اس لئے اپنی ذات سے علم کی نفی کی، اگرچہ وہ جانتے تھے، لیکن ان کا علم، اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے نہ ہونے کے برابر تھا، (تفسیر خازن)

☆...... حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان نقل کیا ہے

''انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے علم محیط و کامل کے سامنے اپنے علم کو ہیچ
جانتے ہوئے از راہ ادب و تعظیم اپنے علم کی سرے سے نفی کر دی''
(تفسیر ابن جریر جلد ۷ ص ۸۲)

ان تفسیری نکات سے معلوم ہو گیا کہ انبیاء کرام بارگاہ خدا کے ادب و احترام کی وجہ سے خاموش رہیں گے، کیونکہ اس بارگاہ جلالت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی ذات کی نفی کرنا اور اس کی عظمتوں کا اعتراف کرنا ہی شان عبدیت ہے، اس کی نظیر اس حدیث مبارک میں ملتی ہے، حجۃ الوداع کے نورانی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، آج کونسا دن ہے، کیا ہزاروں صحابہ کرام میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کونسا دن تھا۔ کونسا مہینہ تھا، کونسا مقام تھا، سب کو معلوم تھا، سب حج کی نیت سے آئے تھے، لیکن بطور ادب بارگاہ مصطفیٰ کے سامنے انہوں نے اپنے علم کی نفی کر دی اور کہا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے'' اب کوئی بد اندیش انسان صحابہ کرام کے علم و فضل کی نفی کر دے تو اس کی عقل نارسا کا ماتم ہی کیا جائے گا، اس کی ''نفی'' پر عقیدوں کی عمارت تو تعمیر نہیں کی

جائے گی۔ انبیاء کرام اور اولیاء عظام جب اپنے عجز وانکسار کے اظہار کے لئے کوئی بات کرتے ہیں تو یہ ان کی عظمت وعبدیت کی دلیل ہے، یہ بھی یاد رہے کہ ﴿ لا علم لنا﴾ میں ہر قسم کے علم کی نفی ہے، علم غیب کلی کی بھی نفی ہے، علم غیب بعض کی بھی نفی ہے، علم شہادت کی بھی نفی ہے، علم شریعت کی بھی نفی ہے، لہذا یہ جملہ منکرین کے لئے ہرگز مفید نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ بھی حضور پرنور ﷺ کے ''علم غیب بعض'' کو مانتے ہیں، اس طرح آپ کے علم شہادت اور علم شریعت کو مانتے ہیں، اس آیت کریمہ کی وہی تفسیر درست ہے جو امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اتباع میں دیگر مفسرین امت نے اختیار فرمائی ہے، یعنی انبیاء کرام علیہم السلام بعونہ تعالیٰ اپنی قوموں کے حالات وجوابات سے باخبر تھے، لیکن انہوں نے کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بارگاہ بے نیاز میں اپنے علمی کمال کی نفی کر دی، یہی ان کی شان عبدیت کا اولین تقاضا تھا، اس نفی کو بنیاد بنا کر ان کے خداداد علمی کمال کا ہرگز انکار نہیں کرنا چاہیے، یہ رویہ بہت بڑی محرومی اور ناعاقبت اندیشی کا پیش خیمہ ہے۔

﴿......آیت نمبر۲......﴾

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا!

﴿ قل لا املك لنفسي نفعاً ولا ضرا الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير وما مسني السوءُ ان انا الا نذير وبشير لقوم يو منون ﴾ (سورۃ الاعراف:۱۸۸)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر

جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی، میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں، انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کو بنیاد بنا کر بعض حضرات، حضور پیغمبر نور علیہ السلام کے عطائی اختیارِ کل اور ''عطائی علم غیب'' کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ذاتی اختیار کل اور ذاتی علم غیب کی نفی ہے، یعنی حضور علیہ السلام ذاتی طور پر اپنے نفع و نقصان کے مالک نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے منشا و رضا کے ساتھ مالک ہیں، یہ عقیدہ ﴿الا ما شاء الله﴾ کے مبارک الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے،

☆...... پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے۔

''فرمایا مجھے اختیار ہے اور یہ اختیار اتنا ہی ہے جتنا میرے رب کریم نے مجھے عطا فرمایا۔ اب رہی یہ بات کہ کتنا عطا فرمایا ہے تو انسانی عقل کا کوئی پیمانہ اور کوئی اندازہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ کوئی بناوٹی حد قائم نہیں کی جا سکتی۔ اس ایک آیت کریمہ میں ہی غور فرمائیے، ﴿ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ﴾ اے حبیب! تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا، کیا لطف ہے، حضور نے اپنی ساری توانائیوں اور قوتوں سے برات کرتے ہوئے ہر بات اپنے خالق و مالک کی مرضی اور مشیت کے سپرد کر دی، اور اس بندہ نواز نے اپنی مشیت کو اپنے محبوب بندے کی رضا و خوشنودی پر منحصر کر دیا۔ بتا دیا، تجھے دینے والا میں ہوں، خود تجھے دوں گا، اور اتنا دوں گا

جتنا تو چاہے گا، اب اس عالی ظرف آقا کی وسعت ظرف کو ملاحظہ فرمائیے، جب ﴿ ولسوف یعطیك ربك فترضی ﴾ کا مژدہ پہنچا تو عرض کی، اے مولا کریم میں تو اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میری امت کا آخری فرد بھی جنت میں نہ پہنچ جائے۔ انصاف کرو، کیا آتش جہنم سے بچا لینا دفع ضرر باذن اللہ نہیں، کیا جنت میں پہنچا دینا نفع رسانی باذن اللہ نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے"

(ضیاء القرآن جلد ۲ ص ۱۱۰)

اللہ اللہ! اسی طرح یہاں عطائی علم غیب کا ثبوت ہے۔

☆...... حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"امور غیب کی خبر دینا حضور ﷺ کے عظیم معجزات میں سے ایک معجزہ ہے تو یہاں اس کی نفی کیوں کی جا رہی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حضور پرنور ﷺ کا فرمانا برسبیل تواضع اور بربنائے انکسار تھا، (تفسیر خازن)

☆...... حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

﴿ ولو کنت اعلم الغیب ﴾ میں علم بغیر واسطہ کی نفی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضور ﷺ کا علم غیب پر مطلع ہونا امر واقع ہے جیسا کہ فرمان خدا ہے، ﴿ فلا یظهر علی غیبه احداً الا من ارتضیٰ من رسول ﴾ سے ثابت ہے، (نسیم الریاض شرح شفا عیاض)

☆...... حضرت امام سلیمان جمل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''حضور ﷺ نے بکثرت غیبوں کی خبر دی، اس باب میں صحیح احادیث وارد ہیں، یہ علم غیب حضور ﷺ کا عظیم معجزہ ہے، تو آیت ﴿ولو کنت اعلم الغیب﴾ میں تطبیق کس طرح ہوگی، میں کہتا ہوں کہ یہاں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ کلام تواضع اور ادب کے طور پر فرمایا گیا ہے، اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں غیب نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ کے مطلع فرمانے اور مقدر کرنے سے جانتا ہوں،

(فتوحات الٰہیہ حاشیہ جلالین)

☆......حضرت امام صاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

﴿انہ قال ذالك تواضعاً﴾ یہ کلام ﴿ولو کنت اعلم الغیب﴾ بطور تواضع فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر صاوی)

آیت کریمہ کا آغاز ''قل'' سے ہوا، یعنی محبوب آپ فرمایئے، صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں اپنے محبوب کو ادب وانکسار کی تعلیم وتربیت سے آگاہ فرمارہا ہے، یہاں تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب کی عظمت اختیار اور رفعت علم کا سوال ہے تو اس کے لئے قرآن پاک کی دیگر آیات مبارکہ کا مطالعہ کرنا چاہئے، کہیں فرمایا، ﴿انا اعطینك الکوثر﴾ بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی۔ اور کہیں فرمایا، ﴿من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً﴾ جس کو حکمت دی گئی اسے ہی خیر کثیر دی گئی، پھر اس آیت میں لفظ لو آیا ہے، اور لو تین امور پر دلالت کرتا ہے،

۱...... شرط کو سبب بناتا ہے،

۲...... دونوں کا تحقق زمانہ ماضی میں ہوتا ہے۔

۳...... سبب ممتنع ہوتا ہے۔

اس لئے آیت ﴿ولو کنت اعلم الغیب﴾ میں آنکھیں کھول کر غور کیجئے کہ اگر یہاں علم غیب سے مراد ذاتی علم جو قدرت کو مستلزم ہے، نہ لیا جائے تو یہ سبب نہیں بن سکتا، کیونکہ صرف علم سے خیر کثیر جمع کر لینے اور ضرر کو دور کرنے کا سبب نہیں ہوا کرتا، کیونکہ تکلیف کے وقوع کا علم قبل از وقت ہو سکتا ہے لیکن انسان اس سے بچ نہیں سکتا۔ مثلاً کسی شخص کو اگر عدالت عالیہ سے پھانسی کا حکم ہو جائے تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ اسے پھانسی دے دی جائے گی، اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔ اس لئے حصول خیر اور دفع ضرر کا سبب علم ذاتی ہی ہو سکتا ہے، جو قدرت ذاتی کو مستلزم ہے، تب ہی "لو" شرط اور جزا میں سببیت کا علاقہ پیدا کر سکتا ہے، جو اس کا پہلا خاصہ ہے، دوسرا خاصہ، کلام کو زمانہ ماضی کے ساتھ مخصوص کرتا ہے۔ اور زمانہ ماضی میں کسی چیز کی نفی اس امر کو مستلزم نہیں کہ وہ آئندہ بھی نہ پائی جائے۔ تیسرا خاصہ یہ کہ وہ سبب کے ممتنع ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور علم غیب جس کا حصول ممتنع ہے وہ علم ذاتی ہی ہے، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے کسی غیب کو جان لینا کسی کے نزدیک بھی ممتنع نہیں، بلکہ سب اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سکھلا دینے سے علم غیب حاصل ہو جاتا ہے۔ اب لفظ لو سے جس علم غیب کی نفی کی جارہی ہے، وہ ہے جس کا حصول ممتنع ہے، وہ علم ذاتی ہے۔ اس لئے یہاں عطائی کی نفی نہیں ہوتی،
(علم خیر الانام ص ۶۶)

یہاں یہ بھی عرض کرتے جائیں کہ حضور پرنور ﷺ کے بارے میں "بعض علم غیب" تو منکرین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ ان کے لئے ہرگز مفید نہیں، کیونکہ ﴿ولو کنت اعلم الغیب﴾ کی "نفی مطلق" کی زد میں "بعض علم غیب" بھی

فرمایا، جب قرآن پاک مکمل ہو گیا تو محبوب کا علم غیب بھی مکمل ہو گیا، لہذا اس قسم کی آیتوں کو پیش کرنے سے ان لوگوں کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا، کاش اب ﴿ وما ھو علی الغیب بضنین ﴾ (اور وہ نبی غیب بیان کرنے میں بخیل نہیں) جیسی آیات مبارکہ کا ورد کر کے محبوب کے "عطائی علم غیب" کو سلام نیاز پیش کیا جائے۔

آ جاتا ہے، پھر ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو علم غیب تدریجی طور پر عطا

﴿ ان انا الا نذیر و بشیر ﴾ کے الفاظ سے بھی بہت سے راز فاش ہو رہے ہیں، کیونکہ حضور پرنور ﷺ کے نذیر و بشیر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آپ دوزخ اور جنت کے اسرار و غیوب سے آشنا ہوں، عذاب و ثواب کے حقائق و آثار سے واقف ہوں، جلال و جمال کی کیفیات کا مشاہدہ کرنے والے ہوں، حضور پرنور ﷺ نے خیر کثیر جمع فرمائی ہے، نیز آپ ہر قسم کی برائی سے معصوم ہیں، اس حقیقت پر متعدد آیات مبارکہ گواہی دے رہی ہیں، خیر کثیر کا جمع فرمانا اور ہر قسم کی برائی سے معصوم ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو علم غیب کی دولت سے سرفراز کیا گیا ہے۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ آپ ادب و تواضع کی بنا پر اس کمال کی نفی فرما دیں۔ ایک سچے امتی کو ہر حال میں آپ کے ہر کمال کا اعتراف کرنا چاہئے۔

﴿ آیت نمبر ۳ ...... ﴾

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

﴿ قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ﴾ (سورہ الاحقاف: ۹)

ترجمہ: فرمادیجئے، میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں، اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اور تمہارے ساتھ کیا۔

بس اتنی آیت کریمہ کو تلاوت کر کے بعض حضرات حضور سراپا نور ﷺ کے خداداد علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری آیت کریمہ تلاوت کی جائے تو معاملہ نکھر کر سامنے آجاتا ہے، آگے ارشاد باری ہے،

﴿ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین،﴾

ترجمہ: میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے، اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا، (ایضا)

یہ مکمل آیت کریمہ ہے جو صاف صاف بتا رہی ہے کہ حضور پر نور ﷺ کو ذاتی طور پر اپنے اور باقی لوگوں کے اخروی حالات کا علم غیب نہیں، وحی الٰہی کی برکت سے عطائی علم غیب حاصل ہے۔ پھر یہاں درایت کی نفی ہے، درایت وہ علم ہے جو اٹکل، قیاس اور گمان سے حاصل ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ کے علم کو درایت نہیں کہا جاتا، حضور پر نور ﷺ کی وحی بھی درایت سے وراء ہے۔ اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ آئندہ جو باتیں مجھے معلوم ہیں وہ وحی سے معلوم ہیں نہ کہ درایت اور قیاس سے، کیونکر درایت کا علم ظنی ہوتا ہے، یقینی نہیں ہوتا کیونکہ عقل انسان غیب سے عاجز ہے، (اسکا) یہ مطلب نہیں کہ مجھے (غیب کی) خبر ہی نہیں کہ تم سے اور مجھ سے کیا معاملہ ہوگا، (نور العرفان ص ۸۰۲)

اس مقام پر بعض حضرات یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ حضور ﷺ کو بذریعہ وحی علم عطا کیا جاتا تھا، لہذا آپ کو علم غیب نہ تھا، ہم کہتے ہیں کہ ان حضرات کو غیب کی تعریف نہیں آتی، غیب اُس پوشیدہ چیز کو کہتے ہے جس کو انسان حواس خمسہ سے محسوس و معلوم نہ کر سکے، اور

جو بلا دلیل عقل میں نہ آسکے، حضرت امام بیضاوی علیہ الرحمہ اور حضرت امام رازی علیہ الرحمہ جیسے مفسرین کرام نے یہی فرمایا ہے۔ قرآن پاک کی متعدد آیات سے بھی ثابت ہے کہ وحی الٰہی کا تعلق حواس خمسہ سے نہیں، حضور پر نور ﷺ کے قلب منیر کے ساتھ ہے، فرمایا یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر اترا، آپ کے قلب مبارک پر، کہ آپ ڈر سناؤ، (سورۃ الشعراء)

معلوم ہوا کہ وحی الٰہی عقل انسانی سے ماوراء ہے جو مقام نبوت کو ساری انسانیت سے ممتاز کرتی ہے، اس کے بے پناہ اسرار و غیوب کو صرف نبی ہی برداشت کر سکتا ہے، وحی الٰہی کو اسی لیے غیب کہا گیا ہے کہ انسان اس کو حواس خمسہ اور عقل نارسا سے حاصل نہیں کر سکتے، لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کا وحی الٰہی سے مالا مال ہونا علم غیب سے مالا مال ہونا ہے۔ وحی الٰہی کے علاوہ ایک صفت اور ہے، جسے الہام الٰہی کہا جاتا ہے، اس کا تعلق بھی حواس خمسہ اور عقل نارسا سے نہیں، یہ جہان غیب کا وہ انعام ہے جو انبیاء کرام کی کامل اطاعت کی برکت سے اولیا کرام کو نصیب ہوتا ہے۔ اقبال کہتے ہیں

می شود پردہ چشم پر کاہے گاہے
دیدہ ام ہر دو جہاں رابنگاہے گاہے
منزل عشق بسے دور دراز است ولے
طے شود جادۂ صد سالہ بہ آہے گاہے

مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کو منسوخ بیان کیا ہے۔ حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت کریمہ ﴿وما ادری ما یفعل بی ولا بکم﴾ نازل ہوئی تو مشرکین بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے۔ لات وعزیٰ کی قسم ہمارا اور

حضرت محمد ﷺ کا حال ایک جیسا ہے۔اُن کو ہمارے اوپر بزرگی حاصل نہیں،اگر وہ قرآن اپنے پاس سے بیان نہ کرتے تو اُن کا خدا نہ بتا دیتا کہ اُن کے ساتھ کیا کچھ ہوگا،اس اعتراض پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی،﴿لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك.........﴾اے محبوب !اللہ تعالیٰ نے آپ سے اگلے پچھلے الزام دور کردیئے، اس پر صحابہ کرام نے کہا،یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو،آپ نے تو جان لیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا،پس ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا،یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔﴿لیدخل المومنین والمومنات جنت﴾ اللہ ضرور مومن مردوں اور عورتوں کو جنتوں میں داخل فرمائے گا،جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں،اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔﴿وبشر المومنین بان لهم﴾......اور مومنوں کو خوش خبری دیجیے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے،پس اللہ تعالیٰ نے روشن کردیا کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔اور یہ حضرت انس،قتادہ،حسن،عکرمہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ آیت و ما ادری،خبر مغفرت سے پہلے کی آیت ہے۔خبر مغفرت حدیبیہ کے سال نازل کی گئی تو آیت و ما ادری منسوخ ہوگئی۔(تفسیر خازن)

حضرت امام عبدالرحمٰن دمشقی نے بھی اپنی کتاب ''ناسخ ومنسوخ'' میں لکھا ہے کہ آیت ﴿وما ادری﴾ منسوخ ہے اوراس کی ناسخ آیت ﴿انا فتحنا لك فتحاً مبينا ليغفرلك الله ماتقدم من ذنبك﴾ ہے۔

الحمدللہ! جلیل القدر مفسرین کی تفسیر سے ثابت ہوگیا کہ حضور پرنور ﷺ کو اخروی حالات کا علم غیب عطا کردیا گیا ہے۔اور یہ ناسخ آیات واحادیث سے بھی ظاہر ہے مثلاً

☆......فرمایا،اے محبوب !عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا کرے گا،(القرآن)

☆......فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ، نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہ کرے گا، اُن کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑتا ہوگا، (القرآن)

☆......فرمایا، ہم نے آپ کا ذکر آپ کے لیے بلند کردیا (القرآن)

☆......فرمایا، اور آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے، (القرآن)

☆......فرمایا، اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (القرآن)

☆......فرمایا، آپ پر آنے والی ہر گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی (القرآن)

☆......فرمایا، میں قیامت کے دن تمام نسل آدم کا سردار ہوں گا، (رواہ مسلم)

☆......فرمایا، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی (رواہ مسلم)

☆......فرمایا، قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (رواہ الترمذی)

☆......فرمایا، سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھلواؤں گا، (مشکوۃ)

نہایت افسوس ہے، اُن لوگوں پر جو قرآن وحدیث کی اتنی عظیم تصریحات کو فراموش کر کے ایک منسوخ آیت سے استدلال کرتے ہیں اور حضور ﷺ کے علم بے پایاں کا انکار کرتے ہیں۔ پھر اُس منسوخ آیت کی تشریح بلکہ اصل متن سے بھی اُن کا مدعا پورا نہیں ہوتا، کاش اُن کو سمجھ جانا چاہیے کہ قرآن، حضور صاحب قرآن کی شان گھٹانے کے لیے نازل نہیں ہوا، بڑھانے کے لیے نازل ہوا ہے۔ یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آیت ﴿ وما ادری ﴾ کا عمیق مضمون مشرکین عرب کی سمجھ میں نہ آیا تو وہ اپنی سمجھ کا ماتم کرنے کی بجائے خوش ہونے لگے، کیونکہ اُن کی ناقص سمجھ میں یہی آیا تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کسی چیز کا علم نہیں، وہ بالکل ہماری طرح جہان غیب سے ناآشنا ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے صریح آیات نازل فرما کر ان کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا، ذرا

غور کیجیے اس دور کے بعض کلمہ گو حضرات کے فکر کا زاویہ اس دور کے مشرک افراد کے ساتھ کتنا مماثل ہے، انبیا کرام کو اپنے ناقص وجود پر قیاس کرنے کی تاریخ بہت پرانی ہے، اس تاریخ کی بنیاد رکھنے والا وہی ناعاقبت اندیش تھا، جس کی ہزاروں سال پر پھیلی ہوئی عبادت وریاضت بھی اسے طوق لعنت سے نہ بچاسکی، اب فرزند آدم کو اس تاریخ کا وارث نہیں بننا چاہیے۔

﴿......آیت نمبر۴﴾

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔

﴿وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو﴾ (سورۃ الانعام آیت ۵۹)

ترجمہ: اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی اللہ کریم کے ذاتی علم غیب کا اعلان فرما رہی ہے، اس میں یہ کہاں ہے کہ اس نے حضور سرور انبیاء ﷺ کو علم غیب عطا نہیں فرمایا۔ اس سے نبی اکرم ﷺ کے ''عطائی علم غیب'' کی نفی پکڑنا بالکل غلط ہے، پھر یہ آیت کریمہ منکرین کے لیے ہرگز مفید نہیں، کیونکہ وہ بھی آپ کے بعض ''علم غیب'' کا اقرار کرتے ہیں، آیئے مفسرین امت کے روشن عقائد سے استفادہ کریں،

☆......حضرت امام جریدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مفاتیح الغیب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ ان پر اطلاع عطا فرمائے۔ وہ صفی اللہ ہوں یا خلیل اللہ، وہ حبیب اللہ ہوں یا ولی اللہ، گویا اس آیت کریمہ کا یہ معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اظہار کرنے سے پہلے ان کو کوئی نہیں جان سکتا، (تفسیر عرائس البیان)

☆......حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علم غیب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اور علم غیب تک رسائی حاصل کرنے کے ذرائع بھی اُسی کے دست قدرت میں ہیں، اور کوئی اُن کا مالک نہیں ﴿فمن شاء اطلاعه عليها اطلعه ومن شاء حجبه عنها حجبه﴾ پس وہ جس کو علم غیب دینا چاہتا ہے، دے دیتا ہے، اور جس کو محروم رکھنا چاہتا ہے، محروم کر دیتا ہے، اور امور غیب پر آگاہی صرف رسولوں کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے، (تفسیر قرطبی)

☆......حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس آیت سے یہ سمجھنا کسی طرح درست نہیں کہ وہ کسی کو علم غیب سکھاتا ہی نہیں، بلکہ وہ جس کو چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے، کوئی بخیل اُس کی بخشش وعطا کا ہاتھ نہیں روک سکتا۔ اور جو کچھ اس نے سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کو عنایت فرمایا ہے، اس کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں۔

(ضیاء القرآن جلد ا ص ۵۶۳)

پھر یہاں بھی اگر پوری آیت کریمہ تلاوت کی جاتی تو سارا مسئلہ حل ہو جاتا، آگے فرمایا گیا ہے، اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں اور سمندر میں ہے، اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اس کو، اور نہیں کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز مگر وہ لکھی ہوئی ہے روشن کتاب میں، (سورۃ الانعام آیت ۵۹)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کتاب مبین یعنی روشن کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے، جس پر ملائکہ آگاہ ہوتے رہتے ہیں، (تفسیر قرطبی) گویا جس روشن کتاب میں تمام مغیبات عالم کا علم متشکل صورت میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اسکا مشاہدہ کرتے ہیں، اگر انبیاء کرام اور ان کے کامل اولیاء عظام کو اس کا مشاہدہ کروا دیا

جائے تو شرک کیسے ہوگیا؟ مولانا احمد یار خان بدایونی علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے
"معلوم ہوا کہ ہر ادنی اعلیٰ چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے اور یہ لکھنا اس لیے نہیں کہ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا، لہذا لکھ لیا، بلکہ اپنے خاص مقرب بندوں کو بتانے کے لیے ہے، جن کی نظر لوح محفوظ پر ہے۔ اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ علم غیب حساب سے، عقل سے، حاصل نہیں ہوتا۔ یہ تو رب تعالیٰ کی خاص ملک ہے، اس کے پاس ہے، جسے وہ دے اسے ملے، اور غیب کی کنجیوں سے مراد وہ پانچ علوم ہیں جو سورۃ لقمان کے آخر میں مذکور ہیں، ﴿عنده علم الساعة﴾، چونکہ یہ پانچ چیزیں لاکھوں غیبوں کے کھل جانے کا ذریعہ ہیں، اس لیے ان کو غیب کی کنجیاں فرمایا گیا، لوح محفوظ کو کتاب مبین یعنی ظاہر کر دینے والی کتاب اس لیے فرمایا گیا، کہ لوح محفوظ علوم غیبیہ ان حضرات پر ظاہر کر دیتی ہے، جن کی نظر اس پر ہے، جیسے بعض فرشتے اور انبیاء و اولیا کرام، اگر اس پر کسی کی نظر نہ ہو تو وہ کتاب مبین نہ ہوگی، مولانا (روم) فرماتے ہیں۔

لوح محفوظ است پیش اولیا

از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

......آیت نمبر ۵......

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

﴿قل لا اقول لكم عندی خزائن الله و لا اعلم الغيب و لا اقول لكم انی ملك﴾ (سورۃ الانعام: ۵۰)

ترجمہ: تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے

خزانے ہیں، اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں، اور نہ تم

سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں،

اس آیت کریمہ کو تلاوت کر کے بھی حضور رسول اقدس ﷺ کے عطائی علم غیب کا انکار کیا جاتا ہے، حالانکہ یہاں حضور ﷺ سے ذاتی علم غیب کی نفی کروائی جارہی ہے، عطائی علم غیب کی نہیں، گویا یہاں علم غیب کے دعویٰ کی نفی ہے، نہ کہ علم غیب کی، حضرت امام نیشاپوری لکھتے ہیں یہاں ﴿لا اقول لکم عندی خزائن الله﴾ فرمایا گیا ہے۔ ﴿لیس عندی خزائن الله﴾ نہیں فرمایا گیا (تفسیر نیشاپوری) پھر یہاں تواضع کا اظہار بھی ہے، حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''حضور پرنور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے اور اپنی عبودیت کا اعتراف فرماتے ہوئے اپنی ذات شریف سے ان چیزوں کی نفی فرمائی، یعنی اس سے میں کچھ نہیں کہتا اور نہ کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہوں'' (تفسیر خازن) اسی طرح تفسیر عرائس البیان میں ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے اپنی ذات مبارک کو مرتبہ انسانیت پر رکھتے ہوئے تواضع فرمائی ورنہ آپ ساری مخلوق سے اشرف و اعلیٰ ہیں، کروبیین اور روحانیین سے زیادہ پاک ہیں، یہ تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان جبروت کے سامنے خضوع وخشوع کا اظہار کیا ہے۔ گویا حضور پرنور ﷺ کو انکسار سے کام لیتے ہوئے یہی کہنا چاہیے، لیکن رب غفور کو پیار سے کام لیتے ہوئے یہ کہنا چاہیے، اے محبوب! ہم نے آپ کو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے، آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے، (القرآن)

اس آیت کریمہ کو بھی پورا تلاوت نہیں کیا جاتا، آگے ارشاد باری ہے،

میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے، تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے

اندھے اور انکھیارے، تو کیا تم غور نہیں کرتے (سورۃ الانعام آیت ۵۰)

آیت کریمہ کے اس حصے نے سارا مسئلہ حل فرمادیا ہے، کیونکہ حضور ﷺ سے وحی الٰہی کے حصول کا ذکر کروایا گیا ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا خزانہ ہے، اور بہت بڑا علم غیب ہے، یہ ایسی انمول دولت ہے کہ کھربوں انسانوں میں سے صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم وبیش) انبیاء کرام کو نصیب ہوسکی۔ اب اس آیت کا صاف یہی مطلب ہے کہ میرے پاس وحی کی صورتوں میں اللہ تعالیٰ کے خزانے بھی ہیں اور اس کے بخشے ہوئے غیبی علوم بھی ہیں، مگر میں ان چیزوں کا دعویٰ نہیں کرتا، میں تمہیں وہی کچھ دوں گا اور وہی کچھ بتاؤں گا جس کی مجھے اللہ تعالیٰ سے اجازت ہوگی۔ پھر آگے فرمایا، کیا اندھے اور انکھیارے برابر ہیں، گویا کیا دنیا کا اندھا انسان اور چشم مازاغ سے جلوہ ازل کو دیکھنے والا محبوب ذیشان برابر ہوسکتے ہیں، تم لوگ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے، اظہار تواضع کو عدم علم کی دلیل بناتے ہو اور عدم دعویٰ سے عدم علم پر استدلال کرتے ہو، مفسرین کرام کے نزدیک، اس آیت میں مشرکین عرب کو مخاطب کیا گیا ہے، جو ہر روز کوئی نہ کوئی مطالبہ کرتے رہتے تھے کہ خزانے عطا کریں تاکہ ہماری محتاجی دور ہوجائے، ہمیں مستقبل کی خبریں دیجیے تاکہ ہمیں اپنے کاموں کے نفع ونقصان کا علم ہوجائے، آپ اللہ کے رسول ہیں تو کھانا پینا اور نکاح کرنا چھوڑ دیں، اس آیت کریمہ میں ان تین سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔ گویا حضور ﷺ کو کافروں، مشرکوں اور جاہلوں سے اعراض فرمانے کا طریقہ بتایا گیا ہے، جہاں تک ایمان والوں کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں صراحت کے ساتھ آتا ہے "ان کو اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کردیا۔ (القرآن) اللہ عطا کرتا ہے، میں تقسیم کرتا ہوں (رواہ البخاری) اللہ کی قسم مجھے زمینی خزانوں کی کنجیاں عطا کی

گئی ہیں (رواہ البخاری)۔

ہمیں حیرت ہے کہ کلمہ پڑھ کر علم مصطفےٰ کی وسعتوں کا انکار کرنے والے یہ لوگ کیوں مشرکینِ عرب کی صف میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر اس آیت کریمہ کے الفاظ ﴿لا اعلم الغیب﴾ سے جہاں حضور ﷺ کے علم غیب کلی کی نفی ہوتی ہے وہاں علم غیب بعض کی بھی نفی ہو جاتی ہے، اس طرح یہ آیت ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، اس کا فائدہ تو اس وقت ہی حاصل ہوگا جب ہاتھ میں بزرگان امت کا دامن تھام کر غور کیا جائے۔

﴿......آیت نمبر ۶......﴾

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

﴿نحن نقص علیك احسن القصص بما او حینا الیك هذا القرآن و ان کنت من قبله لمن الغافلین﴾ (سورۃ یوسف:۳)

ترجمہ: ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں، اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی، اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔

بعض حضرات یہ آیت کریمہ تلاوت کر کے حضور پرنور ﷺ کے عطائی علم غیب کی نفی کرتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کو علم غیب ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں ﴿لمن الغافلین﴾ کا لفظ کیوں ارشاد فرماتا، ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ اہل اسلام کے اس عقیدے کو کما حقہ سمجھتے نہیں یا سمجھتے تو ہیں مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے

ہیں۔ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات ارضی وسماوی کا جو مکمل علم غیب عطا فرمایا ہے، وہ تدریجی ہے، قرآن پاک مکمل نازل ہوگیا تو حضور ﷺ کا عطائی علم غیب بھی مکمل ہوگیا، اس آیت کریمہ میں ﴿من قبلہ لمن الغافلین﴾ کے الفاظ وارد ہیں، یعنی آپ نزول قرآن سے پہلے اس احسن القصص کی تفصیلات سے بے خبر تھے، نزول قرآن کے بعد بے خبر نہیں، بلکہ عالم کے اگلے پچھلے واقعات سے خبردار ہیں، جیسا کہ حدیث پاک بھی ہے۔ ﴿فعلمت علم الاولین والاخرین﴾ پس میں نے پہلوں اور پچھلوں کا علم جان لیا ہے، (رواہ البخاری) جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات کا علم غیب عطا فرمادیا تو اب اس آیت کریمہ کو تلاوت کرکے علم نبوت پر اعتراض کرنے کی کیا ضرورت پیش آتی ہے اور اس مذموم کوشش کے ساتھ کیا ارادے وابستہ ہیں؟

☆...... اللہ اللہ! حضرت امام صاوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے۔

"بے شک نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف نہ لے گئے، جب تک تمام انبیاء کرام کو تفصیل کے ساتھ نہ جان لیا......[1] آپ کیوں نہ جانیں، وہ سب رسول آپ ہی سے پیدا ہوئے، اور معراج کی رات بیت المقدس میں آپ کے مقتدی بنے، انہی کے لیے علم مکنون ہے، اس امت پر رحمت فرماتے ہوئے ان (بعض انبیاء کرام) کے قصے چھوڑ دیئے کہ امت کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ ہو" (تفسیر صاوی سورۃ المومن)

اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو ساری کائنات کا گواہ بنایا ہے، آپ انبیاء کرام اور سابقہ امتوں کے بارے میں گواہی دیں گے۔ اور آپ کی گواہی پر ان کا

---

[1] اسی لیے تو آپ نے فرمایا انبیاء کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے (مستدرک حاکم)

فیصلہ کیا جائے گا،اس شان اجل کے لیے ضروری ہے کہ آپ کوانبیاء کرام کی معرفت عطا کی جائے۔اور انبیاء کرام کو آپ کی معرفت عطا کی جائے، کیونکہ جس چیز سے آدمی جاہل وغافل ہواس کی تصدیق نہیں کرسکتا، قرآن پاک میں ہے (اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے مضبوط عہد لیا کہ میں جو تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس وہ رسول آجائے، جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی امداد کرنا) (سورۃ آل عمران)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اگلوں پچھلوں سب کے پاس تشریف لائے،اور سارے اگلے پچھلے حضور کے امتی ہیں، آپ کو رب نے عالمین کے لیے رحمت ،نذیر بشیر اور نبی بنایا،اور اگلے لوگ بھی عالمین میں داخل ہیں،اس لیے سارے نبیوں نے شب معراج حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ،اور نماز بھی محمدی پڑھی، نماز عیسوی یا موسوی نہ پڑھی، (نور العرفان ص ۹۴)

یہاں ایک اور بھی نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہیے، کہ جب قرآن میں لفظ ''ظالم یا غافل'' کسی معزز شخصیت کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کا مفہوم کچھ اور ہوگا جو ادب واحترام کے تقاضوں کے مطابق ہوگا، مذکورہ آیت کریمہ میں غافل کا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ حق تعالیٰ کے جلوؤں میں اس قدر گم تھے کہ اس ''احسن القصص'' کی جانب متوجہ نہ ہوئے ،اب قرآن پاک کی اس سورت کے ذریعے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جارہی ہے، اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ عدم توجہ، عدم علم کی دلیل نہیں ہوتی ،اسی لیے ﴿لمن الجاھلین﴾ کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے، ﴿لمن الغافلین﴾ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ،ایک اور بھی آیت کریمہ ہے، جسے حضور پرنور ﷺ کے

عطائی علم غیب کی نفی کے لیے پیش کیا جاتا ہے،

﴿ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم......﴾ (سورۃ المومن:۷۸)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا، اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا۔

اس آیت مبارکہ کے تحت حضرت امام خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''ان میں کسی کا احوال بیان نہ کیا، یعنی قرآن پاک میں کسی کا ذکر صراحت کے ساتھ نہ کیا''، گویا یہاں تفصیلی ذکر کی نفی ہے، اجمالی ذکر کی نفی نہیں، حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہاں وحی ظاہر کی نفی ہے، وحی خفی کا ثبوت ہے، (المرقاۃ شرح مشکوۃ) یعنی اللہ تعالیٰ نے وحی خفی کے ذریعے تمام انبیاء کرام کے حالات وواقعات سے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا، جیسا کہ ارشاد باری ہے، ﴿کل نقص علیك من انباء الرسل﴾ ویسے بیان نہ کرنے سے یہ مطلب مراد لینا کہ آپ جانتے نہیں، بہت عجیب ہے، کیا بیان کے علاوہ فروغ علم کا اور کوئی ذریعہ نہیں؟ ایک معراج کی رات ہی ہزاروں اسرار سے پردے اٹھادیئے گئے تھے، جن کو کراماً کاتبین تک بھی نہیں جانتے، اللہ اللہ! جلوہ کبریا روشن تھا اور چشم مازاغ البصر اس کا مشاہدہ کررہی تھی، ارے، جب غیب الغیب ہی ظاہر ہوگیا، تو اور کونسا غیب ہے جو پوشیدہ رہا ہوگا، حضور پرنور ﷺ کا ارشاد ہے، ہر چیز میرے سامنے روشن ہوگی ہے، (رواہ الترمذی) اب تو ایک کلمہ پڑھنے والے انسان کو حیلوں بہانوں سے کام نہیں لینا چاہیے، اور دل کی گہرائیوں سے عظمت علم مصطفیٰ کی دہائی دینی چاہیے، حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ اور حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمہ ارقام فرماتے ہیں۔

"قیامت تک جو کچھ بھی حضور پرنور ﷺ کی امت میں ہونے والا تھا، سب کچھ آپ پر پیش کیا گیا، بلکہ تمام امتیں حضور پرنور ﷺ پر پیش کی گئیں، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسما کا علم سکھایا گیا تھا" (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۴۴، زرقانی جلد ۵ ص ۱۹۰)

حاصل کلام: ان آیات مبارکہ کے علاوہ اور بھی چند آیات اور چند احادیث ایسی بیان کی جاتی ہیں، جن سے حضور پرنور ﷺ کے علم غیب کی نفی ہوتی ہے، یاد رہے کہ آپ کے عطائی علم غیب کے ثبوت کے لیے جتنی بھی آیات واحادیث وارد ہیں، وہ حکم عام وارد ہیں، ان سے کسی چیز کو بھی خاص اور مستثنیٰ نہیں کیا گیا، اس کو ہر صاحب علم بخوبی جانتا ہے کہ حکم عام استغراق میں قطعی ہوتا ہے، دلیل قطعی کے بغیر اس کی تاویل اور تخصیص کی ہرگز اجازت نہیں، جن آیات واحادیث سے نفی ہوتی ہے وہ اطلاع سے قبل پر محمول ہوں گی، تکمیل نزول قرآن کے بعد کوئی ایسی دلیل قطعی میسر نہیں، جس میں حضور ﷺ کے علم غیب کی نفی منقول ہو، اگر ہے تو بیان کی جائے ورنہ خلوص دل سے تسلیم کرلیا جائے۔ ثانیاً اگر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جہاں آپ سے مطلقاً علم کی نفی ہے وہاں مراد ذاتی علم ہے جو حضرت جل شانہ کا خاصہ ہے، یا پھر یہ نفی آپ کے ادب وانکسار پر محمول ہے، جو آپ بارگاہ احدیت میں پیش کیا کرتے تھے۔
بعض حضرات کا سوال ہے کہ "ذاتی اور عطائی" کی تقسیم کیوں کی جاتی ہے، یہ کہاں لکھی ہے، ہم کہتے ہیں استعانت کے باب میں آپ لوگ "مافوق الاسباب" اور "ماتحت الاسباب" کی تقسیم کیوں کرتے ہیں، یہ کہاں لکھی ہے؟

دریچۂ دوم

نقشۂ

فضل ورحمت

اللہ کریم کا ارشاد ہے،

﴿تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجٰت﴾ (سورۃ البقرہ:۲۵۳)

یہ سب رسول ہیں ہم نے فضیلت دی بعض کو بعض پر، ان میں سے کسی سے کلام فرمایا اللہ نے اور بلند کیے ان میں سے بعض کے درجے،

یہ آیت کریمہ اعلان فرما رہی ہے کہ تمام رسول نفس رسالت میں تو برابر ہیں مگر فضائل اور کمالات میں ...... مراتب اور مقامات میں...... معجزات اور کرامات میں ایک دوسرے پر برتری کے حامل ہیں، ایک رسول تو وہ ہے جسے خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا اور پھر ایک ایسا بھی محبوب ہے۔ جو اس مقام سے بھی آگے گزر گیا، کلام کے بعد دیدار کا مقام ہے، وہ اس کو نصیب ہوا جو تمام کمالات جلالیہ اور اوصاف جمالیہ کا مظہر اتم ہے۔ یہ وہ ہے جسے خلت، صفوت، کلام اور دیدار کے ساتھ شان محبوبی کی ادائیں تفویض فرمائی گئیں، مفسرین کرام نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے، رفع بعضھم درجٰت سے مراد حضور محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰے ﷺ کی ذات اقدس ہے، یہاں ہم کتنے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ دیگر انبیاء کرام، منصب نبوت پر فائز المرام ہو کر بھی درجات میں اس نبی الانبیاء کی برابری نہیں کر سکتے، ایک امتی کیسے برابری کر سکتا ہے؟ حضرت امام عزالدین بن سلام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حضور پر نور ﷺ انبیاء کرام سے افضل ہیں اور انبیاء تمام ملائکہ سے افضل ہیں، تو حضور پر نور ﷺ دو درجے ملائکہ سے افضل ہوئے، ان دو درجوں کی قدر و منزلت کو کوئی نہیں جانتا، ہاں وہی جانتا ہے جس نے تمام جہانوں پر اس خاتم النبیین، سید المرسلین کو افضلیت عطا فرمائی ہے، (بدایۃ السول ص ۴۷)

نقشہ فضل و رحمت

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیامۃ میں قیامت کے دن تمام نسل آدم کا سردار ہوں گا ، سب سے پہلے قبر انور سے اٹھوں گا ، سب سے پہلے شفاعت کروں گا ، اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی ، (مسلم ، کتاب الفضائل)

اشارات

☆...... یہ حدیث مبارک بیان فرمارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا ہے یہ آپ کے فضل و رحمت کی دلیل ہے۔

☆...... حضور پیغمبر نور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی تحدیث نعمت کے طور پر ہے ، کیونکہ اللہ کریم نے فرمایا ہے ، اے محبوب ! اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیجئے ۔ (القرآن)

☆...... حضور پر نور ﷺ کا سردار آدم ہونا اور شفیع اول ہونا ان کے لامتناہی فضائل و کمالات کا دلآویز آئینہ ہے ۔ یہ علماء امت کی زبان حق ترجمان سے سنیئے

☆...... حضرت امام خالد بن عبداللہ ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حضور اقدس ﷺ کے فضائل کی کوئی ایسی انتہا نہیں کہ جہاں کوئی رک جائے ، بولنے والا اپنی زبان سے آپ کے اوصاف کا شمار نہیں کرسکتا ، اور آپ کے فضائل کی گہرائی کو نہیں پاسکتا (شرح البردہ ص ۳۲)

☆...... حضرت امام ابراہیم باجوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں 'جان لو ، کہ حضور ﷺ کی مدح سرائی کا حق بڑے بڑے شعراء بھی ادا نہیں کرسکے ، اسلئے آپ کے کمالات

احصا سے باہر اور آپ کے شمائل شمار سے خارج ہیں، (حاشیۃ الباجوری ص ۴)

☆......حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اولعزم رسولوں کے مقام کی جہاں انتہا ہے، وہاں سے حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کے مقام کی ابتدا ہے۔ ومقام مصطفےٰ رانہایت پیدا نیست جز حق جل وعلا کسے نہایت مقام وے راندانند، اور مقام مصطفےٰ کی کوئی انتہا نہیں، حق تعالیٰ کے سوا کوئی ان کے مقام کی نہایت کو نہیں جانتا، (انیس الطالبین ص ۹)

☆......حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور ﷺ کی شرح صدر ممکن ہی نہیں کہ تصور بشر میں سما سکے، اس لئے کہ آپ کا مرتبہ کمال، خاتمیت ہے، جو کسی اور کو نصیب نہیں ہوا، کیا ہی خوب کہا گیا ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ،

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (تفسیر فتح العزیز)

☆......حضرت امام عیاض مالکی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ پر جو فضل فرمایا اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران اور زبانیں بے جان ہیں، (کتاب الشفا)

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور سید الانبیاء ﷺ کے حق میں یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ مرتبہ الوہیت اور اسکی صفات کے علاوہ جتنے بھی فضائل وکمالات ہیں، آپ ان میں راسخ اور کامل ہیں (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۴۷)

☆......نیز فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام اگلوں اور پچھلوں کے فضائل اپنے محبوب سید المرسلین ﷺ کی ذات اقدس میں جمع فرما دیئے ، (ایضاً جلد ۲ ص ۲۱۹)

ہر چہ اسباب جمال است رخ خوب ترا

ہمہ برجہ کمال است کما لا یخفیٰ

☆......حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''خبردار'' حضور اقدس ﷺ اس سے نہایت بلند ہیں کہ آپ کے فضائل کا احاطہ کیا جاسکے، (زرقانی شرح المواہب جلد ۱ ص ۲)

☆......حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کہتے ہیں۔

شوکت سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود

فقر جنید وبایزید، تیرا جمال بے نقاب

☆......حضرت امام عبدالروف مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کمال ایمان یہ ہے کہ انسان کا عقیدہ ہو، کسی بھی انسان کے بدن میں اتنے محاسن نہیں، جتنے حضور اقدس ﷺ کے بدن مبارک میں جمع ہیں (جمع الوسائل جلد ۱ ص ۱۸)

☆......حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تیرے ایمان کا کمال یہی ہے کہ تو یہ عقیدہ رکھے کہ 'حضور اقدس ﷺ تمام اولین وآخرین میں بے مثال ہیں (جواہر البحار جلد ۲ ص ۷۰)

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کے مکمل شمائل تک رسائی حاصل کرنا محال ہے، (شرح شفا جلد ۱ ص ۲)

☆......اور فرماتے ہیں 'آپ کے فضائل حد وشمار سے باہر ہیں (مرقات جلد ۵ ص ۵۶۱)

☆......حضرت امام یوسف نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کوئی انسان، حضور اقدس ﷺ کے فضل وکمال کی حقیقت کا ادراک نہیں کرسکتا، تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، اور تمام مخلوق کا نتیجہ ہیں، آپ کو عبداللہ اور رسول اللہ کہنے کے بعد آپ کے حق میں تو جتنا بھی مبالغہ کرے، تجھ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوگا، (جواہر البحار جلد ۱ ص ۳)

☆......حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کے فضائل حد وحساب سے زائد ہیں، (تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۲۰۷)

☆......حضرت امام عبدالعزیز دیرینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، فضائل مصطفےٰ کا کوئی شمار نہیں، آپ کے معجزات، مناقب اور محاسن بھی لامتناہی ہیں، آپ کی تعریف میں زیادہ سے زیادہ مبالغہ کیا کرو، پھر بھی تم آپ کے وصف کا احاطہ نہ کرسکو گے، (جواہر البحار جلد ۱ص ۲۰۵)

☆......حضرت شیخ عبدالکریم جیلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حاشا، حضور اقدس ﷺ کی انتہا کا کوئی ادراک نہیں، اس لئے کہ عقلوں کی ہر انتہا سے آپ کی ابتدا ہے (انسان کامل جلد ۲ص ۷۷)

☆......حضرت غوث عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کا راز اتنا بلند ہے کہ کوئی اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکا (ابریز شریف)

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا،
تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

☆......شیخ ابن تیمیہ حرانی نے بھی اعتراف کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں میں سے حضور اقدس ﷺ کو ایسے خصائص سے ممتاز فرمایا جو شمار سے باہر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے صدقے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، اور اندھیروں سے نور کی جانب راہنمائی کی، (الصارم المسلول ص ۲)

☆......آخر میں ہم حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ کا نذرانہ محبت نقل کرتے ہیں۔

مہدی اسلام ہادی سبل
مفتی غیب و امام جزو و کل
خواجۂ کز ہرچہ گویم بیش بود
وز ہمہ چیز از ہمہ در پیش بود
در پناہ اوست موجودے کہ ہست

در رضائے اوست مقصودے کہ ہست
دعوتش فرمود بہر خاص و عام
نعمت خود را برو کردہ تمام
وصف او در گفت چوں آید مرا
چوں عرق از شرم خوں آید مرا
او فصیح عالم و من لال او
کے توانم داد شرح حال او
وصف او کے لائق ایں ناکس است
واصف او خالق عالم بس است
انبیاء در وصف او حیراں شدہ
سر شناساں نیز سر گرداں شدہ

ششں جہت سے تم وراہو......

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو ختم کر دے گا، میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف و رحیم رکھا ہے، (مسلم، کتاب الفضائل)

اشارات

☆......ایک اور روایت میں ہے کہ میں مقفی ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔(مسلم، کتاب الفضائل)

☆......اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حسین اور عظیم ناموں سے موسوم فرمایا۔روایت کے الفاظ ہیں ﴿ ان لی اسماء ﴾ میرے کئی اسماء ہیں۔اسماء نکرہ ہے اور نکرہ میں استغراق پایا جاتا ہے۔گویا جتنے بھی خوبصورت نام ہیں، سب سے پہلے حضور پرنور ﷺ ہی ان کے حقدار ہیں ۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

☆......اسم محمد پر ہی غور کرلیا جائے، یہ نام حضور سراپا نور ﷺ کے لامتناہی اوصاف و کمالات کا جامع ہے۔محمد، مفعل کے وزن پر اسم مفعول کا صیغہ ہے، جسکا مطلب ہے جسکی بے پناہ تعریف کی جائے، جس کا خدا بھی مدحت سرا ہے اور خدائی بھی ثناخوان ہے

☆......حضور پرنور ﷺ 'محمد' ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہر عیب و ریب سے پاک ہیں۔کیونکہ بڑے سے بڑا منکر بھی جب آپ کو اسم محمد سے یاد کرتا ہے تو اپنے تمام تر انکار کی خود ہی نفی کردیتا ہے۔

☆......اسم محمد ﷺ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ حضور ﷺ کسی کی تعریف و توصیف کے محتاج نہیں۔بلکہ آپ کے ذکر پاک سے تعریف و توصیف کو چار چاند لگ جاتے ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

ما ان مدحت محمداً بمقالتی

لکن مدحت مقالتی بمحمد

☆......اس نام پاک کے بیشمار ثمرات اور برکات ہیں، چند ایک ملاحظہ کیجئے۔

☆......حدیث پاک ہے، جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اس نے میری محبت کی وجہ سے اور میرے نام کی برکت حاصل کرنے کے لئے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ دونوں باپ بیٹا جنت میں جائیں گے۔ (زرقانی علی المواہب ۵/ ۳۰۱، سیرت حلبیہ ۱/ ۷۹)

☆......حدیث پاک ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محمد اور احمد نام رکھنے والے آدمیوں سے فرمائے گا، تم دونوں جنت میں جاؤ۔ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ محمد اور احمد نام کا کوئی آدمی دوزخ میں نہیں جائے گا، (زرقانی علی المواہب جلد ۵ ص ۳۰۱)

☆......حدیث پاک ہے، جس کے ہاں تین بیٹے ہوئے، اس نے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھا تو وہ جاہل ہے، (سیرت حلبیہ ص ۷۹)

☆......حدیث پاک ہے، جب تم اپنے بچے کا نام محمد رکھو، تو اس کی تعظیم کرو، اس کے لئے جگہ فراخ کردو اور اسکی برائی مت کرو، (زرقانی علی المواہب جلد ۵ ص ۳۰۲)

☆......حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس گھر میں کوئی محمد نام کا والد ہو، اس گھر میں برکت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ (احکام شریعت ص ۴۰)

☆......حضرت امام حلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس گھر کی فرشتے حفاظت فرماتے ہیں۔ (سیرت حلبیہ ص ۷۹)

☆......بنی اسرائیل کا ایک نہایت سیاہ کار انسان صرف اس لئے بخشا گیا کہ اس نے تورات میں اسم محمد کو پڑھ کر چوما تھا، (مقاصد السالکین: ص ۵۰، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۴۲)

☆...... جو مسلمان اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر لگائے تو اسے آپ جنت میں لے کر جائیں گے، (ردالمختار جلد اص ۳۹۸، طحاوی ص ۱۵۶)

☆...... یہ انگوٹھے چومنا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے (مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

☆...... حضرت امام حسن المجتبے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی موذن سے اسم محمد ﷺ سن کر اپنے انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر لگائے، وہ نہ کبھی اندھا ہو گا اور نہ اسکی آنکھیں دکھیں گی (مقاصدِ حسنہ ص ۳۸۵)

☆...... حضرت خواجہ ابوالنصر بخاری قدس سرہ کا بھی یہی فرمان ہے (مقاصد حسنہ ص ۳۸۵)

☆...... شیخ جمال الدین مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اذان میں اسم محمد پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے، جیسا کہ ہمارے مشائخ کرام نے تصریح فرمائی ہے (خیر المبین ص ۱۰)

☆...... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا معمول مبارک بھی تھا کہ جس وقت اذان سنتے، اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادت ثانیہ انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پر لگاتے، اور ﴿قرة عینی بك یارسول الله﴾ پڑھتے، (جواہر مجددیہ ص ۵۲)

☆...... اسی طرح باقی اسما گرامی بھی نہایت عزت و عظمت کے حامل ہیں، اور حضور سراپا نور ﷺ کے کمالات و تجلیات کو ظاہر کرتے ہیں۔

☆...... حضور اقدس ﷺ 'احمد' بھی ہیں۔ یعنی سب سے زیادہ حمد کرنے والے، واقعی اللہ کریم کو جسطرح محمد کریم ﷺ نے پہچانا اور اس پہچان کو زمانے میں جلوہ گر ہو کر بیان کیا، اس کی انبیا کرام میں بھی مثال نہیں ملتی، ساری مخلوق کا اربوں مرتبہ اللہ اللہ کرنا اس محبوب اقدس ﷺ کے ایک بار اللہ کہنے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفےٰ جانے

محمد مصطفےٰ کیا ہے، محمد کا خدا جانے

☆...... حضور اقدس ﷺ 'ماحی' بھی ہیں، یعنی کفر و جہالت کے اندھیروں کو شکست فاش دینے والے ہیں' قرآن پاک کا اعلان ہے، کافر چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیا جائے اور اللہ اپنے نور کو مکمل فرمادے گا، اگرچہ کافر برا مناتے رہیں۔ گویا ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆...... حضور انور ﷺ 'حاشر' بھی ہیں، ساری مخلوق خدا آپ کے قدموں میں جمع کی جائے گی۔ چونکہ سب موجودات کی نگاہوں کا قبلہ آرزو آپ کی ذات مقدس کو بنایا گیا ہے، اسلئے سب آپ کی جانب رجوع کریں گے، انعقاد محشر کا سبب بھی اسی شان محبوبی کا ظہور تام ہے،

☆...... حضور اکرم ﷺ عاقب بھی ہیں، یہ اسم گرامی آپ ﷺ کی شان ختم نبوت کو ظاہر فرمارہا ہے۔ یادرہے کہ کوئی آدمی آپ کو تمام انبیا کرام کا سردار بھی مان لے لیکن آخری نبی تسلیم نہ کرے تو بھی مسلمان نہ ہوگا، حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی ماننا اسی طرح ضروری ہے، جس طرح خدا تعالیٰ کی توحید کو ماننا ضروری ہے۔

☆...... اس موضوع پر ہماری کتاب ''ختم نبوت ...... زندہ باد'' مطالعہ کے قابل ہے۔

☆...... حضور اکرم ﷺ رؤف بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں، یہ دونوں نام قرآن پاک نے بھی بیان فرمائے، ﴿و بالمومنین رؤف رحیم﴾ یعنی وہ محبوب ﷺ مومنوں کے

لئے نہایت رافت ورحمت والا ہے۔ صرف یہاں ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے تو اپنے اور بھی کتنے ہی نام اپنے محبوب اقدس ﷺ کے لیے استعمال فرمائے ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میر اتیرا

☆......حضور اقدس ﷺ نبی التوبہ بھی ہیں، نبی الرحمہ بھی ہیں، توبہ بھی انہی کے صدقے قبول ہوتی ہے، رحمت بھی انہی کے دستر خوان سے میسر آتی ہے۔

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا، تیرا

☆......اللہ، اللہ یہ محبوب اقدس ﷺ محمد مصطفےٰ بھی ہیں...... احمد مجتبےٰ بھی ہیں...... ماحی کفر و جفا بھی ہیں...... حاشر مخلوق خدا بھی ہیں...... عاقب بزم انبیا بھی ہیں...... کعبہ کے بدر الدجیٰ بھی ہیں...... طیبہ کے شمس الضحیٰ بھی ہیں...... شافع روز جزا بھی ہیں...... دافع جملہ بلا بھی ہیں...... جان و دل اصفیا بھی ہیں...... نیر فاران وفا بھی ہیں...... طور کلیمان رضا بھی ہیں...... مشکل میں مشکل کشا بھی ہیں...... حاجت میں حاجت روا بھی ہیں...... نور مجسم بھی ہیں...... شاہ دو عالم بھی ہیں...... شفیع معظم بھی ہیں...... برہان اتم بھی ہیں...... یٰسین بھی ہیں...... طٰہٰ بھی ہیں...... ہادی بھی ہیں...... مہدی بھی ہیں...... بشیر و نذیر بھی ہیں...... سراج منیر بھی ہیں...... مظہر کبریائی بھی ہیں...... پیکر مصطفائی بھی ہیں۔

زعکست ماہ تاباں آفریدند
زبوئے تو گلستاں آفریدند

صبا را مست از بوئے بہر سو
چناں افتاں و خیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبن ناز
ہزاراں باغ و بستاں آفریدند
ز مہر تو مثالے برگرفتند
وزاں مہر سلیماں آفریدند
چو انگشت تو شد جولان در برق
قمر را بہر قرباں آفریدند
نہ غیر کبریا جاں آفرینے
نہ خود مثل تو جاناں آفریدند
پئے نظارۂ محبوب لاہوت
جبینت آئینہ ساں آفریدند
بنا کردند تا قصر رسالت
ترا شمع شبستاں آفریدند
ز مہر و چرخ بہر خوان جودت
عجب قرص و نمکداں آفریدند
ز حسنت تا بہار تازہ گل کرد
رضایت را غزل خواں آفریدند

☆ ☆ ☆

فضل نسب محبوب

☆......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ﴿ان اللہ اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفیٰ قریشاً من کنانۃ و اصطفیٰ من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔

اشارات

☆......اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کے آباؤ اجداد کو عظمت وفضیلت سے سرفراز فرمایا۔ زمانے میں ان کو بزرگی عطا فرمائی، جن کو وہ رب العالمین انتخاب روزگار قرار دے، کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتے ہیں؟

☆......کسی انسان کا سب سے بڑا افضل وجاہ یہی ہے کہ وہ مسلمان ہو، قرآن پاک میں ہے کہ "بے شک مسلمان غلام بھی مشرک انسان سے بہتر ہے" گویا اگر کوئی مسلمان نہیں تو ہرگز ہرگز صاحب فضل نہیں۔ آبائے مصطفےٰ کا صاحبان فضل ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ سب کے سب مسلمان تھے اور اعلیٰ مناصب ومقامات کے حامل انسان تھے۔

☆......حدیث مبارک ہے، مجھے بنی آدم کے بہترین قرنوں میں قرناً فقرناً مبعوث

کیا گیا، ﴿حتیٰ کنت فی القرن الذی کنت منه﴾ یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا (بخاری شریف جلد ا ص ۵۰۳)

☆......حدیث مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا، صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں، میں ان میں بہتر شاخ میں رہا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ا ص ۱۱)

☆......حدیث مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ کرم والی پشتوں سے طہارت والے رحموں میں نقل فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ مجھے میرے والدین سے پیدا کر دیا گیا (کتاب الشفا ۱/۱۳۲)

☆......حدیث مبارک ہے، ﴿لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات﴾ یعنی میں ہمیشہ طاہرین کی پشتوں سے طاہرات کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا، (زرقانی جلد ا ص ۲۰۴)

☆......قرآن کریم میں ہے، ﴿الذی یرٰىك حین تقوم وتقلبك فی السجدین﴾ یعنی وہ تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوا اور تیرا کروٹیں بدلنا سجدہ کرنے والوں میں، اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے، یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب آبائے کرام مسلمان تھے، اسی تفسیر کو حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ، حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمہ اور حضرت امام ابن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمہ نے پسند فرمایا۔

☆......حدیث مبارک ہے کہ جو آدمی عزت وکرامت چاہنے کے لئے اپنی نو پشت کافر کا ذکر کرے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں، ﴿کان عاشرهم فی النار﴾ ان کا دسواں یہ شخص بھی دوزخ میں ہوگا، اس کی سند صحیح ہے، (مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۴)

☆......اب کتنی ہی احادیث مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ نے اپنے حسب ونسب کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے تمام آبائے کرام مسلمان تھے۔ اور کرامت ومنزلت کے شہکار تھے۔

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب﴾ میں بالیقیں نبی محترم ہوں، حضرت عبدالمطلب کا نور نظر ہوں۔ (بخاری جلد ا ص ۴۰۱)

☆......حضور اقدس ﷺ نے اپنا تعارف اپنے جد کریم حضرت عبدالمطلب کے حوالے سے کروایا، اگر وہ صاحب فضل وایمان نہ ہوتے تو آپ کبھی اُن کا ذکر نہ فرماتے۔

☆......بلکہ آپ تو اکیس پشتوں تک اپنا نسب نامہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی)

☆......آپ کا ارشاد ہے، لوگ کبھی دو گروہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا، میں اپنے والدین سے ایسے پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں حضرت آدم سے لے کر اپنے والدین تک خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا۔ میرا نفس کریم تم سب سے افضل ہے اور میرے آبا کرام، تمھارے آبا کرام سے افضل ہیں (ایضا)

☆......قرآن پاک کا فرمان ہے، ﴿اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ﴾ اللہ بہتر جانتا ہے، جہاں رکھے اپنی رسالت، اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

”آیۂ کریمہ شاہد کہ رب العزۃ عزوعلا سب سے زیادہ معزز ومحترم موضع، وضع رسالت کے لیے انتخاب فرماتا ہے، ولہذا کبھی کم قوموں رذیلوں میں رسالت نہ رکھی، پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شے ہوگی؟ وہ کیونکر اس قابل ہے کہ اللہ عزوجل نور رسالت اس میں ودیعت رکھے، کفار محل غضب ولعنت ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا و رحمت درکار (ہے) (شمول الاسلام ص ۱۹)

☆......حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "نبی کریم ﷺ کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام ہیں، وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ ان کے سوا حضور ﷺ کے جس قدر آبا و امہات آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہیں، ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جا سکتا اور حضور اقدس ﷺ کے آبا و امہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدۂ بارگاہ الٰہی ہیں، آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں، حضور اقدس ﷺ کے والدین حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اہل جنت ہیں، وہ تو ان بندوں میں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کے لیے چنا تھا، سب سے قریب تر ہیں، یہی قول حق ہے (شمول الاسلام بحوالہ افضل القریٰ)

☆......مندرجہ ذیل علماء امت نے بھی آبائے مصطفےٰ بالخصوص والدین مصطفےٰ کے بارے میں اہل ایمان و عرفان ہونے کا عقیدہ اختیار کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

☆......امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین قدس سرہٗ

☆......امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر قدس سرہٗ

☆......امام ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی قدس سرہٗ

☆......امام محب الدین طبری قدس سرہٗ

☆......امام ناصر الدین ابن المنیر قدس سرہٗ

☆......امام ابو الفتح محمد ابن سید الناس قدس سرہٗ

☆......امام صلاح الدین صفدی قدس سرہٗ

☆......امام شمس الدین ابن ناصر الدین دمشقی قدس سرہٗ

☆......امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی قدس سرہٗ

☆......امام محمد بن عبداللہ ابن العربی مالکی قدس سرہٗ

☆......امام ابوالحسن علی ماوردی بصری قدس سرہٗ

☆......امام عبداللہ بن احمد بن ابوبکر القرطبی قدس سرہٗ

☆......امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی قدس سرہٗ

☆......امام شرف الدین مناوی قدس سرہٗ

☆......امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ

☆......امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

☆......امام شہاب الدین ابن حجر مکی قدس سرہٗ

☆......امام نور الدین ابن الجزار مصری قدس سرہٗ

☆......امام محمد ابن ابی شریف تلمسانی قدس سرہٗ

☆......امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ

☆......امام احمد بن محمد الفاسی قدس سرہٗ

☆......امام محمد بن عبدالباقی زرقانی قدس سرہٗ

☆......امام زین الدین ابن نجیم مصری قدس سرہٗ

☆......امام محمد بن محمد کردری بزازی قدس سرہٗ

☆......امام سید شریف حموی قدس سرہٗ

☆......امام حسین بن محمد دیار بکری قدس سرہٗ

☆......امام شہاب الدین احمد خفاجی قدس سرہٗ

☆......امام العلامہ طاہر فتنی قدس سرہٗ

☆......امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ

☆......بحر العلوم علامہ عبدالعلی لکھنوی قدس سرہٗ

☆......امام سید احمد طحطاوی مصری قدس سرہ

☆......امام سید ابن عابدین امین الدین شامی قدس سرہ

☆......حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ القوی نے کیا خوب فرمایا ہے

"جمع کثیر اکابر ائمہ واجلہ، حفاظ حدیث، جامعان انواع علوم، ناقدان روایات ومفہوم کا مذہب یہی ہے کہ ابوین کریمین ناجی ہیں ان اعاظم ائمہ کی نسبت یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ ان احادیث سے غافل تھے، جن سے اس مسئلے میں خلاف پر استدلال کیا جاتا ہے، معاذ اللہ! ایسا نہیں، بلکہ ضرور اس پر واقف ہوئے اور تہ تک پہنچے اور ان سے وہ پسندیدہ جواب دیئے، جنھیں کوئی انصاف والا رد نہ کرے گا، اور نجات والدین شریفین پر دلائل قاطعہ قائم کیں، جیسے مضبوط جمے ہوئے پہاڑ کہ کسی کے ہلانے سے نہیں ہل سکتے (شمول الاسلام ص ۶۳ بحوالہ الدرج المنیفہ ص ۲)

......بہتر و مہتر شفیع مجرماں......

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا، اور وہ قیامت کی ہولنا کی دور کرنے کی کوشش کریں گے، ہم کسی شخص کو شفاعت کے لئے لاتے ہیں تا کہ وہ قیامت کی ہولنا کی

سے نجات دلائے، پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور عرض کریں گے، آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور آپ کے جسم میں اپنی مبارک روح پھونکی۔ اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں، آپ اپنے رب سے ہمارے لیے شفاعت کریں تاکہ وہ ہمیں قیامت کی ہولناکی سے نجات دے، وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے، میرا یہ منصب نہیں، پس ان کو اپنی خطایاد آئے گی اور اپنے رب سے حیا محسوس کریں گے، پھر کہیں گے، تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، اسی طرح مخلوق نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہوں سے ہوتی ہوئی بارگاہ مصطفےٰ میں حاضر ہوگی، (فرمایا) لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے پروردگار سے شفاعت کا اذن طلب کروں گا، پھر میں سجدہ ریز ہوں گا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا، اے محمد مصطفےٰ! اپنا سرانور اٹھایئے، کہیے، آپ کی سنی جائے گی، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اپنے رب کی تعریف کروں گا، جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہوگی، پھر میں لوگوں کی شفاعت کروں گا، میرے لیے ایک حد متعین کردی

جائے گی، میں اس کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا اوران کو جنت میں داخل کردوں گا، حضرت انس فرماتے ہیں، اس طرح تین یا چار مرتبہ شفاعت کر کے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔ پھر عرض کریں گے، اے پروردگار اب جہنم میں وہ ہی لوگ رہ گئے ہیں، جن کے بارے میں قرآن نے ہمیشہ کے عذاب کی وعید سنائی ہے (مسلم، کتاب الایمان)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے اور بھی اسناد کے ساتھ اس حدیث مبارک کو پوری تفصیل سے نقل فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت امام بخاری اور امت کے جلیل القدر محدثین علیھم الرحمہ نے بھی حدیث شفاعت سے اپنی اپنی کتابوں کو مزین کیا ہے۔

☆......دیدارِ کبریا اور شفاعت مصطفٰے پر تمام امت محمدیہ کا اتفاق ہے۔ جو ان دونوں عظیم الشان نعمتوں کا منکر ہوگا، اسکو ان سے محروم رکھا جائے گا، مزید احادیث مبارکہ سے ایمان تازہ کریں۔

☆......فرمایا ﴿اعطیت الشفاعة﴾ مجھے شفاعت دی گئی ہے، (صحیح بخاری شریف)

☆......فرمایا، میں وہ پہلا شخص کریم ہوں گا جو جنت میں جانے کے لیے شفاعت کروں گا، اور تمام انبیا کرام سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......فرمایا، سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ (ایضاً)

☆......فرمایا، قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آکر اس کو کھلواؤں گا، خازن

جنت پوچھے گا، آپ کون ہیں، میں کہوں گا، محمد ﷺ ﴿ فیقول بك امرت لا افتح لاحد قبلك ﴾ وہ کہے گا، مجھے آپ کے متعلق ہی حکم ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے بھی جنت کا دروازہ نہ کھولوں، (ایضا)

☆......فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کا حق دیا ہے۔ میں نے اپنی اس دعا کو خرچ نہیں کیا، بلکہ قیامت کے دن اپنی امت کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔ (ایضا)

☆......فرمایا ﴿ فهی نا ئلة ان شاء الله من مات من امتی لا یشرك بالله شیأ ﴾ میری وہ دعا اللہ نے چاہا تو ہر اس فرد امت کے لیے ہوگی، جس نے شرک نہ کیا ہوگا، (ایضا)

☆......حضور شفیع امت ﷺ پر گریہ طاری تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ ان سے معلوم کرو، وہ کیوں اتنا رو رہے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور ان سے پوچھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ﴿یاجبریل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك و لا نسوك ﴾ اے جبریل، محمد مصطفےٰ ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کو امت کے بارے میں راضی کر لیں گے اور آپ کو غمناک نہ رکھیں گے۔

☆......فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شفاعت لے لو یا آدھی امت بخشالو، میں نے شفاعت لے لی، اور وہ زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ لوگوں کے لیے ہوگی نہیں وہ تو سخت گناہگاروں کے لیے ہوگی (سنن ابن ماجہ ص ۳۲۹)

☆......فرمایا، قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا، پھر جو ان کے قریب ہوں گے، پھر اپنے انصار کی شفاعت کروں گا (طبرانی، دار قطنی، رسائل

ابن عابدین جلد ۱ ص ۵)

☆......فرمایا﴿ شفاعتی للھالکین من امتی ﴾ میری شفاعت ان امتیوں کیلئے ہے جن کو گناہوں نے ہلاک کردیا ہوگا، (مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۷۸)

☆......فرمایا، میری شفاعت میری امت میں گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے ہے، (سنن ابن ماجہ ص ۳۳۹)

☆......فرمایا، میری شفاعت میرے اہل ذنوب امتیوں کے لیے ہے (المستدرک جلد ۱ ص ۶۹)

☆......فرمایا، روئے زمین پر جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہیں، میں قیامت کے دن ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کروں گا، (طبرانی معجم اوسط)

☆......فرمایا، میں جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا، (مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۷۹)

☆......فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، تیسرا سوال میں نے قیامت کے لیے اٹھا رکھا ہے، جس میں تمام مخلوق میری طرف نیازمند ہوگی، یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام (مسند احمد جلد ۵ ص ۱۲۷)

☆......فرمایا، میں قیامت کے دن انبیاء کا امام اور خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا، اس پر فخر نہیں کرتا، (سنن ابن ماجہ ص ۳۳۰)

اللہ العظیم! کیا شان کرامت ہے محبوب خدا، تاجدار ہر دوسرا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی بارگاہ محبت کو اپنی تمام مخلوقات ارضی وسماوی کی امیدگاہ بنادیا ہے، دنیا میں بھی انہی کی چارہ سازی نے مشکل آسان کی اور آخرت میں بھی وہی غمگسار امت بنے۔

محمد مصطفٰے ﷺ ثانی ندارد
ندارد شان جسمانی ندارد
میان خالق و مخلوق سریست
عجب شانے کہ پایانی ندارد

☆......وہ رحمۃ للعالمین ہیں......وہ سید الشافعین ہیں......وہ مرکز صدق و یقین ہیں......انبیاء کرام بھی ان کا رخ والضحیٰ دیکھ رہے ہوں گے......اولیاء بھی انکے سایہ دامان رحمت کے طلبگار نظر آئیں گے......وہ سب صفوف محشر کو عبور کر کے گنہگاران عالم کے درمیان جلوہ فرما ہوں گے......یہ کیا شان کریمی ہے......

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ وا
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ وا
مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری ساز گاری واہ وا

☆......اے مسلمان! تو ہزاروں سال بھی سجدہ ریز رہے تو اس بلند بختی کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اللہ کریم نے تجھے اپنے محبوب کریم کی امت وملت میں پیدا فرمایا ہے۔ وہ محبوب کریم اتنا مہربان ہے......اتنا بندہ نواز ہے......تو بے وفائی پر مائل ہے تو وہ کرم فرمائی پر مائل ہے۔ تجھے سب کی رضا کا خیال ہے، ماں باپ کی رضا کا خیال ہے......عزیز و اقارب کی رضا کا خیال ہے......اپنی اولاد کی رضا کا خیال ہے......صرف خیال نہیں تو اس محبوب کریم کی رضا کا خیال نہیں، جس نے دنیا میں آتے ہی تیرے لیے بخشش کی دعا مانگی......غاروں، ریگزاروں میں تیرے لئے سربسجود رہا......تیری بقا کے لئے طعن و تشنیع

کی سنگ باریوں میں مسکراتا رہا۔ جس نے جو کچھ مانگا، صرف تیرے لئے مانگا...... افسوس! تجھے اسکا خیال تک نہیں ...... تو امریکی تہذیب کا دلدادہ ہے ...... تو فرنگی تمدن پر فریفتہ ہے...... تو ہندی کلچر پر جان چھڑکتا ہے...... اس محبوب کریم کا پیارا اسلام تیرے گھر میں آنے کے لئے بے قرار ہے ...... تو اس کی صورت سے بیزار ہے ...... کیا یہی انداز وفا ہے...... کیا یہی ذوق مسلمانی ہے......

ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
اس کا دامن تھام لے، جسکا محمد نام ہے

☆...... قیامت کی محشر سامانیوں میں تیری ماں تجھ سے روٹھ جائے گی ...... تیرا باپ تجھ سے فرار اختیار کرے گا...... تیری اولاد تجھ سے خائف ہوگی...... تیری بیوی تجھ سے دامن چھڑا لے گی...... کون کام آئے گا...... کوئی نہیں ...... کوئی نہیں...... ہاں کام آئے گا تو وہی جس سے تو روگردانی کرتا رہا......

سب نے صف محشر میں للکار دیا مجھ کو
اے بیکسوں کے والی اب تیری دہائی ہے

☆...... تیری حیات ونجات کا راز اسی میں پوشیدہ ہے کہ تو حضور نبی کریم ﷺ کا صمیم قلب سے غلام بن جائے۔ جب کوئی اُس کریم کا غلام ہو جاتا ہے تو سارے زمانے کا امام ہو جاتا ہے۔

سید و سرور محمد ﷺ نور جاں
بہتر و مہتر شفیع مجرماں

نسخہ کونین را دیباچہ اُوست
جملہ عالم بندگان و خواجہ اوست

﴿......ختم نبوت......زندہ باد......﴾

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے انبیا کرام علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے ایک خوبصورت مکان تعمیر کیا، مگر اسمیں ایک اینٹ کی جگہ رہنے دی، لوگ اس کے گرد اگرد گھوم کر مسرت کا اظہار کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ﴿ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ﴾ آخر یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی، فرمایا، وہ اینٹ میں ہی ہوں، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (مسلم، کتاب الفضائل)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے اس مضمون کی اور بھی احادیث مبارکہ باب ﴿ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین﴾ میں درج فرمائی ہیں، جن کے راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆......حضور سراپا نور ﷺ کی شان ختم نبوت کو قرآن پاک نے بھی کھل کر بیان فرمایا ہے اور فرمان شاہ لولاک میں بھی خوب ذکر ہوا ہے، ملاحظہ کیجئے

ا......محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے خاتم (یعنی آخر میں آنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے (سورۃ الاحزاب)

۲......آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ،اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا،(سورۃ المائدہ)

۳......یاد کرو جب اللہ نے انبیا سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں،اور پھر تمھارے پاس ایسا رسول آجائے جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرے ،تو تم سب اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا،(سورۃ آل عمران)

۴......اور بے شک ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے،لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(سورۃ السبا)

۵......فرما دو، اے انسانو! بے شک میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں (سورۃ الاعراف)

۶......اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا،(سورۃ الانبیاء)

۷......مبارک ہے وہ ذات،جس نے اپنے عبد پاک پر فرقان نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہانوں کے لیے (نذیر) ڈرانے والا ہو جائے (سورۃ الفرقان)

۸ اللہ وہی ہے،جس نے امی لوگوں میں انہی سے ایک بڑی شان والا رسول مبعوث فرمایا، جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے،اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے،حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے،اور ان میں سے ان دوسروں کو بھی (نوازتا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے،اور وہی ہے زبردست حکمت والا،(سورۃ الجمعہ)

۹......وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو مکمل فرماتا ہے،اگرچہ کافر برا مناتے رہیں۔

۱۰...... بے شک تمھارے پاس، اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ) تشریف لایا اور روشن کتاب، جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے سلامتی کے راستے کی، ان لوگوں کو جو اس کے راستے کی اتباع کرتے ہیں۔ (سورۃ المائدہ)

☆...... اب چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں جن میں صراحت ووضاحت کے ساتھ حضور ختم المرسلین ﷺ کی شان ختم نبوت کا بیان موجود ہے۔

۱...... فرمایا، مرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، (بخاری ومسلم، احمد، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن ابی شیبہ)

۲...... فرمایا، میرے بعد نبوت کا کوئی جزو باقی نہیں سوائے مبشرات کے، یعنی اچھے خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے (کنز العمال، مسند احمد)

۳...... فرمایا، میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (مسلم)

۴...... فرمایا، مجھے انبیاء کرام میں چھ باتوں میں فضیلت دی گئی، مجھے جوامع الکلم دیئے گئے، میری رعب سے مدد کی گئی، میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا، میرے لئے تمام زمین مسجد بنا دی گئی، اور تیمم کے لئے پاک کر دی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا، مجھ پر تمام انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا، (مسلم، کتاب الفضائل)

۵...... فرمایا، لوگو! نبوت کا کوئی حصہ، اچھے خوابوں کے سوا باقی نہیں رہا، (بخاری ومسلم)

۶...... فرمایا، میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے۔ (کنز العمال)

۷...... فرمایا، میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفّی (یعنی آخر میں آنے والا) ہوں۔ (مسلم)

۸...... فرمایا، میں اور قیامت اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں، جس طرح دو انگلیاں، (یعنی درمیان میں کوئی اور نبی، کتاب اور شریعت نہیں) (بخاری)

۹...... فرمایا، ہم دنیا میں آخری ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہوں گے (مسلم)

۱۰...... فرمایا، اے ابوذر! پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی محمد ﷺ ہیں (ابن حبان)

۱۱...... فرمایا، عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں ہی آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا (جامع ترمذی)

☆...... ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں جن میں شان ختم نبوت پوری طرح جگمگا رہی ہے، حضور پرنور ﷺ کا آخری نبی ہونا ایک بہت بڑی فضیلت ہے۔ بہت بڑی عظمت ہے، بہت بڑی مدحت ہے، امت کے جلیل القدر علماء نے آپ کے اس وصف عظیم کو کھل کر بیان کیا ہے تاکہ کسی کذاب اور دجال کو اپنا سکہ جمانے کا موقع نہ ملے

☆...... تمام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم" کا معنیٰ "آخر" ہے۔ قادیانی اس کا معنیٰ "افضل" لکھ کر عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں اور مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت کا راستہ ہموار کرتے ہیں، مسلمانوں کو اس چال بازی سے خبردار رہنا چاہیے۔

☆...... مذکورہ صدر حدیث مسلم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ کی ذات بابرکات ہی قصر بنوت کو چار چاند لگا رہی ہے۔

رنگ پیراہن ہے، خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام

...... تو زندہ ہے واللہ ......

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿مررت علیٰ موسیٰ لیلة اسریٰ بی

عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ ﴾ میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، کثیب احمر کے قریب سے گزرا تو (دیکھا) کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز ادا فرمارہے تھے (مسلم)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔اس مضمون کی اور بہت سی احادیث مبارکہ ہم بیان کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ نہ صرف موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام زندہ ہیں، بلکہ سب انبیاء کرام علیھم السلام زندہ ہیں۔

☆......فرمایا، میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا،ان کا قد مبارک قبیلہ شنوءہ کے افراد کی طرح لمبا تھا، رنگ گندم گوں تھا اور بال پیچدار تھے، اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، ان کا قد مبارک درمیانہ تھا، رنگ سرخ مائل بہ سفیدی، اور بال سیدھے تھے، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......فرمایا، میں وادی ارزق سے گزرا، گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلندی سے اترتے اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں .... گویا کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کو سرخ طاقتور اونٹ پر سوار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ بھی تلبیہ پڑھ رہے ہیں، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......فرمایا، مجھ پر انبیاء کرام پیش کیے گئے .... میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، تمھارے نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ) ان سے بہت مشابہ ہیں۔(ایضاً)

☆......فرمایا، میں نے خود کو گروہ انبیاء میں پایا، میں نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، اور

حضرت ابراہیم علیہم السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر جب نماز کا وقت آیا تو میں نے سب کی امامت کرائی۔ (مسلم کتاب الایمان)

☆......فرمایا، میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا، اس میں میرے ساتھ تمام انبیاء کرام کو اکٹھا کیا گیا تھا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ان کے آگے کھڑا کر دیا، میں نے سب انبیاء کرام کو نماز پڑھائی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۲ص ۴۰۱)

☆......معراج کی رات آپ ﷺ نے حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ادریس، حضرت ہارون علیہم السلام کو مختلف آسمانوں پر دیکھا، (بخاری شریف جلد ۱ص ۵۴۹)

☆......ان احادیث مقدسہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد زندہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں چاہیں جلوہ فرما سکتے ہیں۔ اس کائنات کا کوئی گوشہ ان سے پوشیدہ نہیں، کوئی حصہ ان سے بعید نہیں۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ حضور امام الانبیاء، محبوب کبریاء، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کے مقامات و کمالات کا کیا عالم ہوگا۔

☆......مسلم شریف میں ایک حدیث پاک ہے، میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، جو ایمان اور حکمت سے بھرپور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ سے نیچے تک چیرا گیا، پھر اس کو آب زم زم سے غسل دیا گیا، اور اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا (کتاب الایمان) یہ حدیث پاک بھی بتاتی ہے کہ آپ ﷺ کی حیات قلب وروح کی محتاج نہیں۔

☆......حدیث پاک ہے ﴿الانبیاء احیاء فی قبور ھم و یصلون﴾ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، (حیات الانبیاء للبیہقی)

☆......حدیث پاک ہے، انبیاء کرام اپنی قبروں میں چالیس روز کے بعد نہیں چھوڑے جاتے، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت تک نماز پڑھتے ہیں۔ (ایضاً)

☆......حدیث پاک ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے، (کتاب الروح ص ۴۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵۷، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۳، مستدرک جلد ۴ ص ۵۴)

☆......حدیث پاک ہے، جب بھی کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں، (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۸۶)

☆......یہاں یاد رہے کہ روح سے مراد توجہ ہے، یعنی آپ ﷺ ہر سلام پڑھنے والے کی طرف توجہ فرماتے ہیں، وہ دور ہو یا قریب ہو، حضور ﷺ کی نگاہ کرم میں ہوتا ہے۔

☆......حدیث پاک میں ہے، میرے گھر اور میرے ممبر کا درمیانی حصہ جنتی باغ ہے، اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے، (مسلم، کتاب الحج)

☆......اس حدیث پاک نے تو مسئلہ اور واضح کر دیا کہ جس مقام پر حضور ﷺ کا مزار اقدس ہے وہ جنتی باغ ہے، تو کیا جنتی باغ میں کوئی مردہ ہو سکتا ہے۔

☆......اگر عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر کھڑے ہو کر کہیں۔ 'یا محمدؐ' تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا، (مسند ابی یعلیٰ جلد ۶ ص ۱۰۸) امام ابوبکر ہیثمی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد)

☆......اب حضور سراپا نور ﷺ کی حیات برزخی پر جلیل القدر علما و محدثین کے عقائد اور افکار کا روشن آئینہ پیش کیا جاتا ہے۔

ا......حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایام حرہ میں اکیلا مسجد نبوی میں

ہوا کرتا تھا، جب نماز کا وقت ہوتا، مجھے روضۂ مصطفیٰ سے اذان کی آواز آتی، میں آگے بڑھ کر اقامت کہتا اور نماز پڑھ لیتا، (دلائل النبوۃ لابن نعیم جلد:۲،ص ۵۶۷)

۲...... حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں، اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں، ایسے ہی دیگر انبیاء کرام نماز ادا فرماتے ہیں، (کشف الغمہ جلد:۱،ص ۶۷)

۳...... حضرت امام ابراہیم بن بشار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں ایک سال مدینہ شریف گیا، روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کی تو میں نے وہاں سے ''وعلیک السلام'' کی آواز سنی، (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد:۱۲،ص ۳۵۷)

۴...... حضرت امام عبدالواحد الکبرجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میرے سامنے شیخ ابوبکر دیار بکری علیہ الرحمہ نے مواجہہ شریف پہ سلام عرض کی، تو اندر سے آواز آئی وعلیک السلام یا ابابکر اس آواز کو سب حاضرین نے سنا، (ذیل تاریخ بغداد جلد:۱۶،ص ۲۵۵)

۵...... حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت انبیا کرام علیہم السلام کی ارواح قبض کرنے کے بعد ان کے اجسام مبارکہ میں لوٹا دی گئی ہیں، اب وہ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں شہید کی طرح زندہ ہیں۔ (الاعتقاد ص ۱۹۸)

۶...... حضرت امام حکیم ترمذی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، صدیق، نبی سے کم درجہ ہے اور شہید ان دونوں سے کم درجہ ہے، لہذا صدیق سے اس کی حیات بھی کم درجہ ہے اور صدیق کی حیات، نبی کی حیات سے کم درجہ ہے۔ اور ولی کی حیات شہید کی حیات سے کم درجہ ہے، (نوادر الاصول، ص ۴۲۹)

۷...... حضرت امام حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بعض علما کرام نے آپ کی قبر انور کے پاس

آواز بلند کرنے کو ناپسند کیا ہے، کیونکہ آپ قبر انور میں زندہ ہیں۔ (تفسیر روح البیان جلد ۹، ص ۶۶)

۸...... حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کو نبوت کے ساتھ شہادت کا مرتبہ بھی دیا گیا ہے،[1] اور بے شک شہداء کے لئے حیات ثابت ہے (شفاء السقام: ص ۱۹۰)

۹...... حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، قبر انور کے پاس آواز بلند کرنا ایسے ہی ناجائز ہے، جیسے آپ کی حیات ظاہری میں ناجائز تھی، کیونکہ آپ محترم ہیں، اور قبر انور میں ہمیشہ زندہ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۰...... حضرت امام صالحی شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شک ہمارے نبی محترم ﷺ زندہ ہیں، جیسا کہ یہ امر اپنی جگہ بالکل ثابت ہے۔ اور آپ کی امت کے اعمال آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں، یہ بھی اپنی جگہ بالکل ثابت ہے (سبل الھدیٰ والرشاد ۱۲/۳۸۰)

۱۱...... حضرت امام ابو القاسم قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم اہل سنت کے نزدیک نبی اکرم ﷺ زندہ ہیں، آپ کو حس اور علم حاصل ہے۔ آپ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (شکایۃ اہل السنۃ، ص ۲۷)

۱۲...... حضرت امام صاوی مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اجل اور اعلیٰ ہے (تفسیر الصاوی علی الجلالین جلد: ۱، ص ۱۶۸)

۱۳...... حضرت امام محمد شوبری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں

---

[1] بخاری شریف میں ہے، آپ نے خیبر والے زہر کی وجہ سے وصال فرمایا، اس حدیث کو امام احمد، امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حضور ﷺ نے شہادت کا مرتبہ بھی حاصل کیا (طبقات کبریٰ ۲/۲۰۳، مسند ابو یعلیٰ ۹/۱۳۲، مسند احمد ۱/۴۰۸)

زندہ ہیں، نماز اور حج ادا کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اور ان کا امداد فرمانا ان کا معجزہ ہے، (شواہد الحق ص ۱۱۸)

۱۴...... حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ کے جسد کریم کو زمین پر حرام کر دیا گیا ہے، آپ دیگر انبیاء کرام کی طرح اپنی قبر انور میں زندہ ہیں، (نسیم الریاض جلد: ۱، ص ۳۱۲)

۱۵...... حضرت شیخ عبد القادر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ تمام انبیاء کرام کی طرح اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور مشاہدہ فرمارہے ہیں، آپ کا احترام آپ کی حیات ظاہری کی طرح ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (حسن التوسل، ص ۱۰۱)

۱۶...... حضرت امام حسن شرنبلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، محققین اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق فراہم کیا جاتا ہے، آپ عبادت کی لذت اٹھاتے ہیں (نور الایضاح، ص ۱۸۹)

۱۷...... حضرت امام بارزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور ﷺ وصال کے بعد زندہ ہیں، (الحاوی للفتاوی جلد ۲، ص ۱۳۹)

۱۸...... حضرت امام ابو عبد اللہ القرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، موت عدم محض کا نام نہیں ہے، یہ تو ایک حال سے دوسرے حال میں جانے کا نام ہے............ انبیاء کرام تو شہداء کی نسبت زیادہ حقدار ہیں کہ وہ زندہ ہوں،.......... ان کی موت صرف یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب ہیں، ہم ان کا ادراک نہیں کر سکتے، حالانکہ وہ زندہ ہیں اور موجود ہیں، جیسا کہ فرشتے بھی زندہ اور موجود ہوتے ہیں لیکن کوئی انسان ان کو نہیں دیکھتا (التذکرہ، ص ۱۶۹)

۱۹...... حضرت امام سمھودی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کی حیات بعد الوفات میں کوئی شک نہیں، اور اسی طرح دیگر انبیاء کرام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں (وفا الوفاء/۴)

۲۰...... حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حضور اکرم ﷺ قبر انور میں زندہ ہیں اور اذان واقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب جلد:۶،ص ۱۶۹)

۲۱...... حضرت امام داؤد بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، الحاصل، حیات انبیا کرام علیہم السلام تو اجماع سے ثابت ہے، (المنحۃ الوھبیۃ، ص ۶)

۲۲...... حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات ہمارے ہاں قطعی علم سے ثابت ہے۔ (الحاوی للفتاوی جلد ۲،ص ۱۴۷)

۲۳...... حضرت امام یوسف نبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں (سعادۃ الدارین، ص ۱۸۰)

۲۴...... حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿الا نبیاء احیاء فی قبورھم﴾ یہ حدیث مبارک صحیح ہے، (الجوہر المنظم، ص ۴۲)

۲۵...... حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ زندہ ہیں، ان کو بلند درجات میں رزق فراہم کیا جاتا ہے (شرح الشفا جلد ۳، ص ۳۹۶)

۲۶...... حضرت شیخ فاکھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمیشہ زندہ ہیں، (الحاوی للفتاوی، جلد:۲،ص ۱۵۱)

۲۷...... حضرت امام ابوبکر بن العربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، اور انکی ارواح کو قبض (یعنی قانون قدرت پورا) کرنے کے بعد (ان کے اجسام میں) لوٹا دیا گیا (ایضا ۲/۳۶۳)

۲۸...... حضرت امام جمیل آفندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تمام انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، (الفجر الصادق ص ۶۱)

۲۹...... حضرت علامہ سید الامین مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم سب مسلمان اس عقیدے پر متفق ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں، (کشف الارتیاب۔ص ۲۶۱)

۳۰...... حضرت شیخ غوث اعظم جیلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام اور اولیاء کرام اپنی قبروں میں اسی طرح نماز پڑھتے ہیں، جس طرح اپنے گھروں میں پڑھا کرتے تھے، (سرالاسرار، ص ۱۰۴)

۳۱...... حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ' فرماتے ہیں، انبیاء کرام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں، یہ تم نے سنا ہی ہوگا، (مکتوب ۶ او فتر ۲)

۳۲...... حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ کو ارواح صحابہ کے ساتھ عالم کا طواف کرنے اور عالم میں تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے، اور بے شمار اولیاء کرام نے آپ کو دیکھا ہے۔ (تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، ص ۹۹)

۳۳...... حضرت امام نور الدین حلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام دنیا کی سیر کرتے ہیں، اپنی ارواح کے ساتھ حج اور عمرہ کرتے ہیں، جب ان کو اللہ کا حکم ہوتا ہے، نبی اکرم ﷺ سے تو تمام علوی اور ارضی جہان سرشار ہیں، (سعادۃ الدارین، ص ۴۵۹)

۳۴...... حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ایک ہی وقت میں حضور انور ﷺ کو کئی مقامات پر دیکھا گیا ہے، حالانکہ آپ اپنی قبر انور میں نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، (روح المعانی جلد ۱۲، ص ۱۴)

۳۵...... حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کی ارواح کو جسموں کی قوت عطا فرما دیتا ہے، لہذا وہ زمین و آسمان اور جنت میں جہاں

چاہتے ہیں، تشریف لے جاتے ہیں، اپنے دوستوں کی امداد فرماتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں، (تفسیر مظہری، جلد ا، ص ۱۵۲)

۳۶...... حضرت شیخ نورالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہ طے شدہ اور مختار حقیقت ہے کہ حضرات انبیاء کرام ذائقہ موت کے بعد زندہ ہیں، (تیسر القاری جلد ۳، ص ۲۶۲)

۳۷...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جاننا چاہئے کہ حضرات انبیاء کرام کی حیات علما کرام کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ آپ ﷺ کی حیات شہدا کی حیات سے کامل تر اور قوی تر ہے (مدارج النبوۃ: ۲/ ۴۴۷)

۳۸...... حضرت بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، امام داودی علیہ الرحمہ نے فرمایا، کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے قبر انور میں دوسری موت نہیں ہے، (عمدۃ القاری، جلد ۱۸، ص ۲۷)

۳۹...... حضرت امام محمد بن الحسن بن فورک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شبہ ہمارے نبی اکرم ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں ابدالآباد تک زندہ ہیں حقیقی طور پر نا کہ مجازی طور پر (الطبقات الشافعیہ، جلد: ۳، ص ۵۴)

۴۰...... حضرت امام مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اور انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں، (فیض القدیر، جلد: ۳، ص ۲۰۰)

۴۱...... حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ ﷺ کی حیات برزخی ایسی ہے جس پر موت واقع نہیں ہوئی، بلکہ آپ ہمیشہ زندہ ہیں، (فتح الباری جلد ۷، ص ۲۱)

۴۲...... حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان موت کے بعد نہیں مرتے، اسی طرح ارشاد مصطفیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے نبی مرتے نہیں، ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں، (تفسیر کبیر، جلد ۲۱، ص ۳۱)

۴۳...... حضرت شیخ عبدالوہاب بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، سب سے افضل نعمت وجود مصطفیٰ ہے جو حیاتِ تامہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ (اخبار الاخیار۔ ص ۲۱۵)

۴۴...... حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسالت موت کے ساتھ ہی منقطع نہیں ہوتی، بلکہ اسی طرح ولایت بھی، تو نبوت کیسے منقطع ہوگی، کیونکہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، (عمدۃ الرعایہ، جلد ۲ ص ۳۰۷)

۴۵...... حضرت علامہ کرمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اور یہ احتمال ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا ہو کہ حضور اقدس ﷺ کی حیات برزخی ایسی ہے، موت جس کا تعاقب نہیں کر سکتی، اور آپ ﷺ دومرتبہ موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے (کوکب الدراری، ۱۴۰/۳۱)

۴۶...... حضرت امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شک انبیاء کرام کی حیات قبر ثابت ہے، معلوم ہے اور دائمی ہے، چونکہ ہمارے نبی ﷺ ان سب سے افضل ہیں اس لئے چاہئے کہ آپ کی حیات قبر بھی سب سے زیادہ اکمل اور اتم ہو، (مواہب لدنیہ، جلد ۴، ص ۵۸۷)

۴۷...... حضرت امام تقی الدین شہرزوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام آخرت کی طرف تشریف لے جانے کے بعد زندہ ہیں، لہذا انسان کو آپ ﷺ کی رسالت اور حیات کا انکار کرنے سے ڈرنا چاہئے، کیونکہ یہ بہت بڑی خطا ہے، (فتاوی ابن الصلاح، ۱۳۲/)

۴۸...... حضرت امام ابوالفرج بن رجب حنبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیاء کرام کی حیات شہداء کی حیات سے اکمل ہے، اس لئے بلاشبہ وہ زندہ جاوید ہیں، (احوال القبور ص ۱۳۵)

۴۹...... حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرات انبیا کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، (سیر الاولیاء، ص ۱۸۵)

۵۰..... حضرت مفتی مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ حیات ہیں اور (انکی) رحمت کا سلسلہ ہرگز منقطع نہیں ہوا، (مظہر العقائد، ص ۴۹)

۵۱..... حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول اللہ اور تمام انبیاء کرام حیاتِ حقیقی، دنیاوی، روحانی وجسمانی سے زندہ ہیں...... زمین وآسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں، (فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، ص ۱۵۲)

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

۵۲..... حضرت مولانا قطب الدین خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں ''زندہ ہیں انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں، یہ مسئلہ متفق علیہ ہے، کسی کو اس میں خلاف نہیں کہ حیات ان کی وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے، (مظاہر حق، جلد ا، ص ۴۴۵)

۵۳..... حضرت خواجہ فقیر اللہ حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شمار احادیث میں وارد ہے کہ انبیا کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہیں، نماز، روزہ اور حج ادا کرتے ہیں، ان کی حیات حسی ہے، (قطب الارشاد، ص ۳۷۶)

۵۴..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیا کرام مرتے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے اور حج کرتے ہیں، (فیوض الحرمین، ص ۸۰)

۵۵..... حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یاد رہے کہ جو انبیا کرام کو مردہ جانے، اس پر ایمان سلب ہوجانے کا خوف ہے، (عین الفقر، ص ۸۲)

۵۶..... حضرت شیخ احمد سعید دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر منور میں زندہ ہیں، اور زائر کو جانتے ہیں (تحقیق الحق المبین، ص ۴۰)

۵۷...... حضرت علامہ زاہد کوثری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرات انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں (مقالات کوثری، ص ۳۸۷)

۵۸...... حضرت علامہ احمد دحلان مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اہل سنت کے ہاں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قبر بالکل ثابت ہے، اس کے بہت سے دلائل ہیں (الدرر السنیہ / ۱۳)

۵۹...... اس گمراہ شخص کی طرف دیکھو کہ کس طرح نبی اکرم، رسول مکرم ﷺ کی حیات کا انکار کر رہا ہے، پس نبی اکرم ﷺ زندہ ہیں اور ان کو رزق فراہم کیا جاتا ہے (البصائر، ص ۹۹)

۶۰...... حضرت امام ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، انبیا کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، (رد المختار جلد ۴، ص ۱۵۱)

☆...... علاوہ ازیں اور بھی بہت سے علماء اسلام نے مسئلہ حیات النبی کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کے بعد اپنا عقیدہ رقم فرمایا ہے کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں، ہزاروں واقعات اس پر دلالت کر رہے ہیں۔ اب اتمام حجت کے لئے غیر مقلد اور دیوبندی حضرات کے مسلمہ اکابر کی کتابوں کے نام پیش کیے جاتے ہیں۔ جن میں انہوں نے کھل کر حضور اقدس ﷺ کو زندہ جاوید تسلیم کیا ہے۔

۱: المہند علی المفند مولفہ خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی، ص ۲۸

۲: مکتوبات شیخ الاسلام مولفہ حسین احمد مدنی دیوبندی، جلد: ۱، ص ۱۵۴

۳: حیات نبوی مولفہ ادریس احمد کاندھلوی دیوبندی، ص ۲

۴: فتح الملہم شرح مسلم مولفہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی، جلد ۳ ص ۴۱۹

۵: فتاویٰ دار العلوم مدلل مولفہ مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی: جلد ۵، ص ۱۷۱

۶: ملفوظات محدث کشمیری مولفہ احمد رضا بجنوری دیوبندی ص ۱۳۱

۷: جمال قاسمی مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی ص ۱۶

۸: آب حیات مولفہ مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی ص ۳۷

۹: نیل الاوطار مولفہ قاضی شوکانی، غیر مقلد، جلد ۳، ص ۲۴۸

۱۰: السراج الوہاج مولفہ نواب صدیق بھوپالی غیر مقلد، جلد ۱ ص ۵۰۴

۱۱: الشمامۃ العنبر یہ مولفہ نواب صدیق بھوپالی غیر مقلد ص ۵۲

۱۲: عون المعبود شرح ابی داؤد مولفہ شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد، جلد ۱، ص ۴۰۵

۱۳: فتاویٰ نذیریہ مولفہ شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی غیر مقلد، جلد ۱: ص ۵۲

۱۴: مجموعہ رسائل نجدیہ مولفہ احمد بن ناصر نجدی غیر مقلد، جلد: ۴، ص ۶۵۲

۱۵: کتاب الروح مولفہ علامہ ابن القیم غیر مقلد

۱۶: فتاویٰ علما اہل حدیث، جلد ۹ ص ۱۲۵

۱۷: التعلیمات السلفیہ مولفہ عطا اللہ حنیف غیر مقلد جلد ۱، ص ۲۳۷

...... تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا ......

☆ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بہترین اخلاق کے مالک تھے، آپ ﷺ نے ایک دن مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں تھا کہ حضور ﷺ نے مجھے جس کام کے لئے حکم دیا ہے، اس کو کرنے کے لئے ضرور جاؤں گا۔ پھر میں چلا گیا، جہاں تک کہ میں بازار میں کھیلنے والے

چند لڑکوں کے پاس سے گزرا، کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے رسول اللہ ﷺ نے میری گدی پکڑ رکھی ہے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ مسکرا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے انس! کیا تم وہاں گئے تھے، جہاں میں نے کہا تھا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ، وہاں جا رہا ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نو سال تک رہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام کیا ہو، اور آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ تم نے اس، اس طرح کیا ہے۔ یا کوئی کام میں نے ترک کیا ہو تو آپ نے یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام اس، اس طرح کیوں نہیں کیا، (مسلم کتاب الفضائل)

﴿......اشارات......﴾

☆......اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو حسن اخلاق کے بلند مرتبہ پر فائز کیا ہے۔ فرمایا ﴿ انک لعلیٰ خلقٍ عظیم ﴾ (القرآن)

☆......یہ دنیا کتنی وسیع و عریض ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ﴿ متاع الدنیا قلیل ﴾ دنیا کی متاع تو قلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو "قلیل" فرمائے، ہم اس کی وسعتوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے، جس کو "عظیم" فرمائے، اس کا اندازہ کیسے لگا سکیں گے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کو عظیم فرمایا ہے، یا محبوب کی مصطفائی کو عظیم فرمایا ہے۔

☆......اب اس خلق عظیم کی ایک جھلک دیکھیے۔

☆......رسول اللہ ﷺ فحش گوئی سے مکمل اجتناب فرماتے تھے، (شمائل ترمذی)

☆......رسول اللہ ﷺ بازاروں میں شور نہیں کرتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ معاف فرما دیتے تھے اور درگزر کیا کرتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ کبھی کسی خادم کو نہ مارتے اور نہ کسی عورت کو مارتے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو تھے، نرم خو تھے اور نرم مزاج تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ احسن اخلاق کے مالک تھے، آپ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے (مسلم، کتاب المساجد)

☆......رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی، حسین اور بہادر تھے (شمائل ترمذی)

☆......رسول اللہ ﷺ بد خلق، درشت مزاج اور عیب جو نہیں تھے، (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ بخل، تکبر، لڑائی اور بے مقصد کام سے دور رہتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی سوال پر نہیں، نہیں فرمایا (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور ہدیہ عطا فرماتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ نہ کسی کی مذمت کرتے اور نہ کسی پر عیب لگاتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ وہ بات کرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی تھی (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ کسی اجنبی کی بات کی سختی پر صبر فرماتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ آدمی کی بات نہ کاٹتے تھے، کوئی حد سے بڑھ جاتا تو اس کو روکتے یا وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے تھے (ایضاً)

☆......رسول اللہ ﷺ اپنی اولاد پر سب سے زیادہ شفیق تھے، اپنے لخت جگر ابراہیم کو دیکھنے کے لئے مدینہ کی بالائی بستی میں تشریف لے جاتے، وہاں وہ ایک دایہ کے پاس

دودھ پیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ بچے کو بوسہ دیتے اور واپس آ جاتے، (مسلم کتاب الفضائل)

☆...... اپنے لختِ جگر کے وصال پر فرمایا، آنکھیں رو رہی ہیں، دل غمگین ہے، ہم وہی بات کرتے ہیں جس میں ہمارا رب راضی ہے، اے ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے غمناک ہیں

☆...... رسول اللہ ﷺ اپنے نواسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو چومتے۔ ایک دیہاتی نے کہا، میرے دس بچے ہیں، میں تو ان کو نہیں چومتا، آپ ﷺ نے فرمایا، جو آدمی رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

☆...... رسول اللہ ﷺ پردہ دار کنواری لڑکی سے زیادہ حیا کرنے والے تھے، آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو لوگ چہرے سے پہچان لیتے تھے، (ایضاً)

☆...... رسول اللہ ﷺ عورتوں کے لئے سراپا شفقت تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ ازواج مطہرہ کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں، ایک نوجوان ان کے اونٹ ہنکار رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے کر چلو، (مسلم کتاب الفضائل)

☆...... مدینہ منورہ کے لوگ آپ ﷺ کا تبرک اور قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے برتن لے کر آتے، آپ ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔ بعض اوقات صبح بہت سرد ہوتی لیکن آپ پھر بھی اپنا ہاتھ ڈبو دیتے، (ایضاً)

☆...... جب بھی آپ ﷺ کو دو چیزوں کا اختیار دیا جاتا۔ آپ ﷺ آسان چیز کو اختیار فرماتے، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتی۔ اگر وہ گناہ ہوتی تو آپ ﷺ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے، آپ نے کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا، اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتا تو ضرور انتقام لیتے، (ایضاً)

﴿......تیری خُلق کو حق نے جمیل کیا......﴾

☆......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ،

رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا، دوشانوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا، بال مبارک لمبے تھے، جو کانوں کی لوتک آتے تھے، آپ ﷺ نے دوسرخ چادروں کا جوڑا پہنا ہوا تھا، ﴿ما رأیت شیأ قط احسن منه ﷺ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسا کسی کو حسین وجمیل نہ دیکھا (مسلم، کتاب الفضائل)

﴿......اشارات......﴾

☆......حضور اقدس ﷺ کے حسن وجمال کی مزید جھلک ملاحظہ کیجئے،

☆......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکا کر چھوڑتے، اور مشرکین اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے، جن چیزوں میں آپ ﷺ کو کوئی خاص حکم نہ دیا گیا تھا، آپ ﷺ ان چیزوں میں اہل کتاب سے موافقت فرماتے، پہلے تو آپ ﷺ نے پیشانی پر بال لٹکائے، بعد میں مانگ نکالنا شروع کردی (ایضا)

☆......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس وجھاً واحسنھم خلقاً﴾ آپ ﷺ کا چہرہ اور اخلاق تمام انسانوں سے زیادہ حسین تھا۔ آپ ﷺ درمیانہ قد تھے (ایضا)

☆......حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفید، ملیح اور

درمیانہ قد تھے۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فراخ دہن تھے، بڑی آنکھوں والے تھے اور آپ کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بال مبارک بہت پیچدار نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے، وہ کانوں اور کندھوں کے درمیان تک پھیلے ہوئے تھے۔ (ایضا)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بہت کم بال سفید تھے۔ داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے، کنپٹیوں اور سرانور میں چند بال سفید تھے، اگر میں چاہتا، آپ کے سفید بال گن سکتا تھا۔

☆...... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید تھا۔ آپ کے چند بال سفید تھے، حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ آپ کے ہم شکل تھے۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کی پشت مبارک پہ مہر نبوت دیکھی، جیسے کبوتر کا انڈا ہو۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سرانور پہ تیل لگاتے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے، جب تیل نہ لگاتے تو سفید بال نظر آتے تھے۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص نے کہا، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح تھا۔ انہوں نے کہا، نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا، آپ کا چہرہ اقدس گول تھا۔ میں نے آپ کے کندھے کے قریب مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے کی طرح تھی اور اس کا رنگ جسم

اطہر کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (ایضا)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور دن میں سو گئے، آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپ کا پسینہ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا، اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو، انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے، جس کو ہم خوشبو میں ڈالیں گے، ﴿وھو اطیب الطیب﴾ اور یہ سب سے اچھی خوشبو ہے۔ (ایضا)

☆...... ایک اور روایت کے الفاظ ہیں، یا رسول اللہ! ہم امید رکھتے ہیں کہ اس پسینے میں ہمارے بچوں کے لئے برکت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تمہاری امید درست ہے۔ (ایضا)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کی جبین نازنین سے پسینہ نکل آتا۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا، میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی جیسے آپ نے عطار کے ڈبے میں سے نکالا ہو۔ (ایضا)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ آپ کے جسم انور میں ایسی خوشبو تھی، کہ اس جیسی خوشبو مشک وعنبر میں بھی نہیں تھی۔ آپ کا جسم مبارک دیباج وحریر سے بھی زیادہ ملائم تھا۔ (ایضا)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ ﷺ کا رنگ سفید اور چمکدار تھا، آپ

ا: ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کی رضاعی خالہ تھیں، لہذا ان کے ہاں جا کر آرام فرمانا جائز تھا

کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ آپ آگے کو جھک کر چلتے تھے، میں نے کسی دیباج اور حریر کو آپ کے ہاتھ مبارک سے زیادہ ملائم نہیں پایا اور نہ ہی کسی مشک و عنبر کو آپ کے جسم اقدس کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار دیکھا، (ایضا)

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، سحر کے وقت میری سوئی گر پڑی، تلاش کرنے پر بھی نہ ملی، حضور انور ﷺ تشریف لائے تو آپ کے چہرۂ انور کی شعاع نور سے سوئی ظاہر ہوگئی، میں نے اس کی خبر آپ کو دی تو فرمایا، ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے نظر کو میرے چہرے کی زیارت سے محروم رکھا (شمائل الاتقیاء ص ۴۴۲، جواہر البحار جلد ۳، ص ۳۰)

☆......اللہ، اللہ! یہ ہے وہ پیکر جمال و کمال، جس کے قدموں پر فیاض ازل نے ساری رعنائیاں اور زیبائیاں نچھاور کردیں اور جس کی ایک اک ادا کو خوبصورتی کا شہکار بنایا

سوچتی تو ہوگی دنیا مصطفٰی کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا، جس کی یہ تصویر ہے

☆......حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اما وجہ شریف وے ﷺ مرأة جمال الہی است و مظہر انوار لا متناہی وے بود (مدارج النبوۃ ج:۱،ص ۱۴)

☆......آج کچھ حضرات کا عقیدہ ہے کہ وہ محبوب خدا ہماری طرح کے بشر تھے، کاش وہ جانتے کہ ان جیسا تو انبیاء کرام کی صفوں میں کوئی نہیں، قدسیان نور کی محفلوں میں کوئی نہیں، وہ یکتا ہیں......... وہ بے مثال ہیں......... وہ بے نظیر ہیں......... وہ عالم خلق میں ''لاشریک'' ہیں......... وہ والضحیٰ کے چہرے والے ہیں......... وہ واللیل کی زلفوں والے ہیں......... وہ والنجم کی اداؤں والے ہیں......... وہ والقمر کی پیشانی

والے ہیں............ وہ والفجر کے رخساروں والے ہیں .... وہ والشمس کی روشنی والے ہیں............ وہ لعمرک کی جان والے ہیں .... وہ یٰسین کی شان والے ہیں............ وہ طٰہٰ کی اٹھان والے ہیں............ وہ مزمل کے کمبل والے ہیں............ وہ مدثر کی چادر والے ہیں............ وہ قرآن ناطق ہیں............ وہ برھان اعظم ہیں............ وہ سلطان دوعالم ہیں............

سر تا بقدم ہے تنِ سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
دندان و لب و زلف و رخ شاہ کے فدائی
ہیں درعدن، لعل یمن، مشک ختن پھول
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول

......پھولوں میں بسائے گیسو......

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ﴿لقد راءیت رسول الله صلی الله علیه وسلم والحلاق یحلقه واطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کی

حجامت بنا رہا تھا، اور آپ کے صحابہ آپ کے گرد گھوم رہے تھے، ان کا ارادہ تھا کہ آپ کا ہر بال زمین کی بجائے کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر گرے، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا، میرے بھانجے کے سر میں درد ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔

(مسلم، کتاب الفضائل)

......اشارات......

☆......اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کے تبرکات سے محبت کیا کرتے تھے، اور ان تبرکات کو زندگی کا سرمایہ سمجھتے تھے۔

☆...... بخاری شریف میں ہے، حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر میرے پاس میرے محبوب ﷺ کا ایک بال بھی ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پیارا ہوتا۔

☆...... بخاری شریف میں ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے حلق کروایا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کے بال مبارک حاصل کیے۔

☆...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سی رکھے تھے، وہ جہاد میں وہ ٹوپی پہنتے اور اس کی برکت سے امداد طلب کرتے تھے۔

☆......حضور اقدس ﷺ کے موئے مبارک آج تک عالم اسلام کے مختلف افراد کے پاس محفوظ ہیں، امت ان کی زیارت کر کے خیر و برکت کے خزانے حاصل کرتی ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی حکم نہیں دیا کہ میرے محبوب اکرم ﷺ کے بال مبارک حاصل کرلیا کرو، ان کے لعاب دہن کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیا کرو، ان کے وضو کے قطروں کے لیے ایسے آگے بڑھو کہ آپس میں تلواریں چل جانے کا خطرہ ہو، یہ صحابہ کرام کے حسن ادب کا تقاضا تھا کہ وہ سب کام سرانجام دیتے، معلوم ہوا کہ محبت کو دلیل کی ضرورت نہیں، دلیل کو محبت کی ضرورت ہے۔

☆...... یہ سرکار ابد قرار ﷺ کے موئے مبارک ہیں، صحابہ کرام تو آپ کا بول مبارک اور خون اقدس بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ نوش جان کرلیا کرتے تھے (کتاب الشفا جلد ا ص ۴۲)

......موجِ بحرِ سخاوت

☆......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان سمانے والی بکریاں طلب کیں، آپ ﷺ نے اس کو عطا فرمادیں، وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا، اے قوم! اسلام لے آؤ، خدا کی قسم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ فقر کا خدشہ نہیں رہتا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص صرف دنیا کی وجہ سے مسلمان ہوتا تھا، مگر اسلام لانے کے بعد اس کو اسلام دنیا و مافیہا

سے پیارا ہو جاتا تھا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے لیے غزوۂ فتح میں جہاد فرمایا، پھر آپ مسلمانوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ میدان حنین میں جنگ کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین اور اہل دین کو کامیاب کیا، اس دن آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے۔ ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم سے سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ صفوان کہنے لگا، ﴿واللہ لقد اعطانی رسول اللہ ﷺ ما اعطانی وانہ لا بغض الناس الی فما برح یعطینی حتیٰ لاحب الناس الی﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے اتنا مال عطا فرمایا، آپ میری نظر میں سب سے زیادہ مبغوض تھے، آپ مجھے لگاتار عطا فرماتے رہے کہ میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔ (مسلم کتاب الفضائل)

☆......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آیا تو ہم تمھیں اتنا، اتنا، اتنا مال عطا کریں گے۔ بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بحرین کا مال آیا تو آپ نے منادی کرا دی کہ جس شخص سے حضور ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا، یا جس پر آپ کا کوئی

قرض ہو، وہ آکر مال وصول کر لے۔ میں نے کہا، کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا تھا، اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آیا تو ہم تمھیں اتنا، اتنا، اتنا مال عطا کریں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار مٹھی بھری اور فرمایا، اس کو شمار کرو، میں نے شمار کیا تو پانچ سو (درہم و دینار) تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی دو مثل اور لے لو۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایسا کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے نہیں فرمایا ہو۔ (ایضاً)

......اشارات......

☆......مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا دریائے سخاوت ہمہ وقت ٹھاٹھیں مارتا رہتا تھا، ابر کرم کے چھینٹے ہر گھڑی برستے رہتے تھے۔......قرآن پاک نے بھی فرمایا ہے کہ 'ان کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی فرما دیا'......ان کو اللہ اور اس کے رسول نے عطا فرمایا......اللہ نے زید پر انعام فرمایا اور آپ نے بھی اس پر انعام فرمایا......جو کچھ بھی رسول عطا فرمائیں لے لیا کرو......اے محبوب! کسی سوالی کو جھڑکی نہ دینا (بلکہ سب کا دامن مراد مالا مال کر دینا)

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود ہی کہیں منگتے کا بھلا ہو

☆......اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ﴿انا اعطینٰک الکوثر﴾ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی، ﴿الکوثر﴾ سے مراد خیر کثیر ہے۔ چند مفسرین کرام کے ارشادات ملاحظہ کیجئے،

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ﴿الکوثر الخیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ﴾ ۔یعنی الکوثر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کو عطا فرمائی (تفسیر در منشور جلد ۶ ص ۴۰۲ تفسیر ابن کثیر ۴/ ۵۵۷)

☆......حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ﴿الکوثر خیر الدنیا و الاخرۃ﴾ یعنی الکوثر دنیا و آخرت کی خیر ہے۔ (در منشور جلد ۶ ص ۴۰۳)

☆......حضرت راغب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿ھو الخیر العظیم الذی اعطاہ النبی ﷺ﴾ یعنی وہ خیر عظیم جو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمائی (مفردات ص ۴۳۹)

حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿الخیر الکثیر فی الدنیا و الدین﴾ یعنی دین و دنیا کی خیر کثیر،، (تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۷۰۳) مزید فرماتے ہیں، ﴿الکوثر شئی عظیم﴾ یعنی کوثر عظیم شے کا نام ہے (ایضاً جلد ۸ ص ۷۰۴) مزید فرماتے ہیں، ﴿الکوثر الفضائل الکثیرہ التی فیہ﴾ یعنی آپ کے فضائل کثیرہ کا نام کوثر ہے (ایضاً جلد ۸ ص ۷۰۹) مزید فرماتے ہیں، ﴿الکوثر جمیع نعم اللہ علی محمد ﷺ﴾ الکوثر سے مراد وہ انعامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر فرمائے ہیں (ایضاً)

☆......حضرت امام جمل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿الکوثر فی کلام العرب الخیر

الکثیر ﴾ الکوثر، کلام عرب میں خیر کثیر کو کہتے ہیں، (تفسیر جمل جلد۴، ص۵۹۴)

☆......حضرت امام بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علم وعمل اور دارین کے شرف کی کثرت کا نام الکوثر ہے، (تفسیر بیضاوی جلد۱۲، ص۶۰۸)

☆......حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿ ان جمیع نعم الله داخلة فی الکوثر ﴾ بے شک تمام نعمتیں الکوثر کے زمرہ میں داخل ہیں۔ (روح البیان جلد۶، ص۶۷۷)

☆......حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، لغت میں چیز بسیار کو کوثر کہا جاتا ہے، پس اس میں علم بسیار، عمل بسیار، خزائن اور مملکت بسیار شامل ہے (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰، ص۲۸۶)

☆......اور بھی مفسرین کرام کا فیصلہ ہے، ﴿ انہٗ الخیر الکثیر ﴾ وہ خیر کثیر ہے،

(تفسیر ابن عباس ص ۳۹۷، تفسیر ابو سعود ج:۸ ص ۷۰۴، تفسیر مدارک جلد۴، ص ۴۱۳، تفسیر جلالین ص ۵۰۷، تفسیر مظہری جلد۱۰، ص ۳۵۲، تفسیر حقانی جلد ۸، ص ۲۵۸، زرقانی جلد ۶، ص ۱۵۸، تفسیر صاوی جلد۴ ص ۳۰۶)

انا اعطینك الکوثر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

☆......اللہ، اللہ! جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر عطا فرمائی اور کائنات کا وارث وسلطان بنایا، اس کی سخاوت وعنایت کی جولانیوں کا کیا عالم ہوگا، حاتم طائی مشہور سخی ہے، لیکن اس کے گدا بھی دوسری خیرات کے محتاج رہے، ایک یہ خدا کا محبوب ہے جس سے مالا مال ہونے والے دنیا سے بھی بے نیاز ہوگئے............اور............آخرت سے بھی بے نیاز ہوگئے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں، درّ بے بہا دیئے ہیں

☆......حضور اقدس ﷺ قیامت تک عطا کرتے رہیں گے، آپ کی سخاوت پر آج تک ہزاروں واقعات شاہد ہیں۔

﴿......اتباع رسول کا وجوب......﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان حرۂ مدینہ کے پانی کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، جہاں سے وہ کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو تا کہ وہ بہتا رہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے مقدمہ پیش کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا، اے زبیر! تم زمین کو پانی دو، پھر اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو، انصاری نے غصے میں آ کر کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں، رسول اللہ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، اے زبیر! تم پانی دو، پھر پانی کو روک لو، جہاں تک کہ وہ منڈیر سے واپس ہو جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، خدا کی قسم، میرا یہ خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ کے متعلق نازل ہوئی، ﴿فلا وربك لا يو منون......﴾ تیرے رب کی قسم، یہ لوگ ہرگز

مومن نہیں ہو سکتے جب تک تجھے اپنے تنازعوں میں حاکم نہ مان لیں، پھر تیرے فیصلے کے خلاف اپنے دلوں میں کوئی میل محسوس نہ کریں اور اس فیصلے کو اس طرح تسلیم کرلیں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہوتا ہے۔(مسلم، کتاب الفضائل)

......اشارات......

☆......اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور ﷺ کی اتباع ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسلام، آپ کی اطاعت کا نام ہے اور ایمان آپ کی محبت کا نام ہے۔

☆......حکم مصطفیٰ کو زبان سے بھی تسلیم کیا جائے اور دل سے بھی تسلیم کیا جائے۔

☆......حکم مصطفیٰ پر اعتراض کرنے والا شخص نسباً انصاری تھا، دین کے اعتبار سے انصاری نہیں تھا، بلکہ منافق تھا، یہی بات قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے لکھی ہے۔

☆......اتباع مصطفیٰ کے بارے میں قرآن پاک نے بھی بہت ہی زیادہ زور دیا ہے۔ چند احکامات ملاحظہ کیجئے

☆......فرمایا، اے محبوب تم فرمادو، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اللہ بہت گناہ معاف کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے(القرآن)

☆......فرمایا، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، وہی عظیم کامیابی سے ہمکنار رہوا(القرآن)

☆......فرمایا، اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو(القرآن)

☆......فرمایا، جس نے رسول کی اطاعت کی، تحقیق اسی نے اللہ کی اطاعت کی (القرآن)

☆......حدیث مبارک ہے، میں جس کام سے تمہیں روک دوں، اس سے رک جاؤ اور جس کام کا میں تمہیں حکم دوں، اپنی استطاعت کے مطابق اسے سرانجام دو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے اور اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......ان آیات اور احادیث سے فرمان مصطفےٰ کی حجیت بھی معلوم ہوئی۔ ہاں، ہاں......... رسول اللہ کا قول و فعل ہی دین اسلام کی روح رواں ہے۔ اگر وہ مقصود نہ ہوں، تو اسلام کی کوئی چیز بھی معتبر نہ رہے۔

مومن ان کا کیا ہوا ، اللہ اس کا ہو گیا
کافر ان سے کیا پھرا ، اللہ ہی سے پھر گیا
وہ کہ اس در کا ہوا، خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا ، اللہ اس سے پھر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا، آخر گیا

......محبوب کی زیارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے ﴿لیاء تین علیٰ احدکم یوم ولا یرانی ثم لان

یرانی احب الیه من اهله و ماله معهم﴾ تم لوگوں پر ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ تم لوگ مجھے نہیں دیکھ سکو گے، اور میری زیارت کرنا، تم لوگوں کے نزدیک اپنے اہل و مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

﴿......اشارات﴾

☆......اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ کائنات کی سب سے بڑی دولت، محبوب اکرم ﷺ کی زیارت ہے۔ جس سے اہل ایمان اپنے اہل وعیال اور مال و منال سے بھی بڑھ کر محبت کرتے ہیں۔

☆......مومن ہو سکتے ہیں......ولی ہو سکتے ہیں......شہید ہو سکتے ہیں......قطب ہو سکتے ہیں......غوث ہو سکتے ہیں......قاری، حافظ، عالم، محدث، مفسر، مجدد ہو سکتے ہیں......صحابی نہیں ہو سکتے......کیوں؟......اس لیے کہ صحابی کو زیارت محبوب ﷺ کا شرف حاصل ہے۔

☆......اللہ اکبر! کیا مقام ہے زیارت مصطفےٰ کا، فرمایا، جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق تعالیٰ کو دیکھ لیا۔ (بخاری شریف)

☆......فرمایا، میں جمال حق کا آئینہ ہوں، گویا حضور اقدس ﷺ کے رخ پرنور میں حسن مطلق کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔

☆......جن خوش نصیب لوگوں نے حضور جان انوار ﷺ کی زیارت کی، پھر اُنہوں نے کسی اور طرف دیکھنا گوارا نہ کیا

کسے بحسن و ملاحت بیار ما نرسد

ترا دریں سخن انکار کار ما نرسد

ہزار نقش برآیدز کلک منع ولے

یکے بخوبی و نقشِ نگار ما نرسد

☆......آج کسی مسلمان کو چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت نہیں ہوتی تو بھی مایوس نہ ہو جائے۔ وہ مزار مصطفےٰ کی زیارت کرلے، اس کا درجہ بھی بہت بلند ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی

☆......زیارت مصطفےٰ کی ایک اور بھی خصوصیت ہے، جس نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، اس نے آپ ہی کو دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی مثل اختیار نہیں کرسکتا۔

......بارگاہ رسول ﷺ کے آداب......

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو لوگوں کو بلا کر کھانا کھلایا، لوگ کھانے کے بعد بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ اٹھنے کے لئے تیار ہوئے مگر وہ پھر بھی بیٹھے رہے۔ آپ نے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے، جن لوگوں نے اٹھنا تھا وہ کھڑے ہو گئے، ایک روایت ہے کہ تین آدمی بیٹھے رہے۔ رسول اللہ ﷺ اندر جانے کے لیے تشریف لائے لیکن وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ لوگ چلے گئے

ہیں۔ آپ گھر تشریف لائے اور میں بھی داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو اور نہ کھانے کا وقت دیکھتے رہو، ہاں اگر تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے تو ضرور آؤ اور کھانا کھانے کے بعد اٹھ جایا کرو، باتیں نہ کرتے رہا کرو، تمھاری اس عادت سے نبی کو اذیت ہوتی ہے مگر وہ شرم کی وجہ سے تمھیں کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

......تری مثل نہیں ہے خدا کی قسم......

☆......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخر میں صوم وصال رکھے، بعض صحابہ کرام نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا، اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اتنے صوم وصال رکھتا کہ لوگ اپنی ضد چھوڑ دیتے۔ بے شک تم لوگ میری مثل نہیں ہو، یا فرمایا میں تمھاری مثل نہیں ہوں، میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (مسلم، کتاب الصیام)

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، ایک

شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آکر ایک مسئلہ دریافت کیا، اس وقت میں بھی دروازے کی اوٹ سے سن رہی تھی۔ اس نے کہا، یارسول اللہ ﷺ میں نماز کے وقت اٹھتا ہوں، حالانکہ جنبی ہوتا ہوں، کیا میں اس وقت روزہ رکھ سکتا ہوں، آپ نے فرمایا، (بعض دفعہ) میں بھی نماز کیلئے اٹھتا ہوں، حالانکہ میں جنبی ہوتا ہوں، لیکن میں تو روزہ رکھ لیتا ہوں، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہماری مثل نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگنے والے اگلے پچھلے الزام دور کر دیئے، آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم، مجھے اللہ سے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خوف اللہ کا رکھتا ہوں، اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے، میں ان چیزوں کا تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، (مسلم شریف)

﴿......خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ......﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، مجھے ان عورتوں پر غصہ آتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کیلئے اپنا وجود ہبہ کر دیتی تھیں، میں کہتی تھی کہ کیا عورت بھی اپنا وجود ہبہ کر سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿ ترجی من تشاء منهن...... ﴾ اے محبوب! آپ اپنی بیویوں میں سے جسے چاہیں الگ کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھ لیں، اور جسے آپ نے

الگ کر دیا تھا، اگر آپ اسے بلانا چاہیں تو بھی آپ پر کوئی حرج نہیں، میں نے کہا ﴿ واللہ ما اری ربک الا یسارع لک فی ھواک ﴾ اللہ کی قسم، آپ کا رب آپ کی رضا پوری کرنے میں بہت جلدی کرتا ہے،(مسلم کتاب الرضاع)

☆...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول مبارک کی تلاوت فرمائی، اے پروردگار! ان بتوں نے ان لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، جو شخص میرا پیروکار ہوگا، وہ میرے راستے پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی، تُو تو اسے معاف کرنے والا مہربان ہے، پھر وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول مبارک ہے، اے مولا! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تُو غالب ہے اور حکمت والا ہے، پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا لئے اور کہا، اے اللہ، میری امت، میری امت، آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے جبریل! محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ وہ کیوں اتنا رو رہے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے جبریل! محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو، ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو خوب

راضی کریں گے، اور آپ کو غمناک نہ رہنے دیں گے ۔
(مسلم، کتاب الایمان)

......دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم......

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس آدمی میں تین خصائل ہوں گے، وہ ایمان کی حلاوت سے مالا مال ہوگا، (اول) اس کو اللہ اور اس کا رسول سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں، (دوم) وہ جس سے بھی محبت کرے، اللہ ہی کے لئے کرے، (سوم) وہ کفر سے رہائی حاصل کرنے کے بعد اس میں واپس جانے کو اس طرح بُرا سمجھے جیسے آگ میں کودنے کو برا سمجھتا ہے، (مسلم، کتاب الایمان)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے پوچھا، قیامت کب آئے گی، آپ نے فرمایا، تم نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے، اس نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کے ساتھ رہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں اس فرمان سے بڑھ کر اور کسی چیز سے خوشی نہ ہوئی، (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک

میں اس کے نزدیک اس کے اہل وعیال سے، مال ومنال اور تمام کائنات کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

(مسلم، کتاب الایمان)

☆...... فرمایا، کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام کائنات کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، (مسلم، کتاب الایمان)

☆...... حضرت ابن شماسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہم ان کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوئے، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا، ابا جان! آپ کیوں روتے ہیں، کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں بشارت نہیں دی، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا، ہمارے ہاں سب سے افضل یہ ہے کہ آدمی گواہی دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، بے شک مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک دور وہ تھا، جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی سے عداوت نہیں تھی، اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی فکر میں رہتا تھا، اگر میں اس دور میں مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا، دوسرا دور یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرمائی، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا

رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا، آپ ﷺ نے فرمایا عمرو کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا، میں نے کچھ شرطیں طے کرنی ہیں، فرمایا جو چاہو، شرط طے کرلو، میں نے عرض کیا، میری شرط یہ ہے کہ میرے پچھلے گناہ ختم ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ ہجرت اور حج بھی پچھلے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔ اس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں تھا۔ اگر مجھے کوئی کہے کہ حضور اقدس ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں بیان نہیں کرسکتا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا (کہ کہیں بے ادبی نہ ہو) اگر میں اس دور میں فوت ہو جاتا تو یقیناً جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے کچھ ذمہ داری دی گئی، میں نہیں جانتا، اس کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا، اب میرے مرنے کے بعد کوئی نوحہ کرنے والی میرے جنازے کے ساتھ نہ ہو اور نہ آگ لے جائی جائے۔ مجھے دفن کرنے کے بعد مٹی ڈال کر میری قبر پر اتنی دیر ضرور ٹھہرنا، جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے، تاکہ تمہاری قربت سے مجھے انس حاصل ہوتا رہے۔ اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں،

(مسلم، کتاب الایمان)

اشارات

☆......ان احادیث منورہ میں کتنے عظیم نکات واشارات پوشیدہ ہیں،

☆......ایمان کا اولین تقاضا ہے کہ سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی جائے۔

☆......اس محبت کا تقاضا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کی جائے۔

☆......اللہ اور رسول کا کثرت سے ذکر کیا جائے

☆......اللہ اور رسول کی نسبت کا احترام کیا جائے۔

☆......اللہ اور رسول کی رضا حاصل کی جائے۔

☆......صحابہ کرام کو سب سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ تھی اور وہ اس محبت پر اپنی ہر چیز قربان کر دیتے تھے۔

☆......صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کی از حد تعظیم کیا کرتے تھے۔ ان کے نزدیک آپ کے چہرہ اقدس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنا بے ادبی کی علامت تھی۔

☆......جنازے پر نوحہ کرنا حرام ہے۔

☆......مومن کی قبر پر کچھ دیر ٹھہرنا چاہئے، اس سے وہ قبر میں سکون حاصل کرتا ہے۔

☆......یہ حدیث مبارک حیات برزخی کی کتنی عمدہ دلیل ہے۔

☆......قبر والا، اپنے عزیز واقارب کو پہچانتا بھی ہے اور ان کی باتوں کو سن کر تسکین بھی حاصل کرتا ہے۔

☆......تمام اہل اسلام کے رشتے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ومودت کی وجہ

سے استوار ہیں، وہ مقصود نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆...... رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرنے سے سابقہ گناہوں سے نجات مل جاتی ہے اور جنت میں جانے کا راستہ کھل جاتا ہے۔

☆......رسول اللہ ﷺ اتنے مہربان ہیں کہ لوگوں کو ایمان کی دولت عطا کرنے کیلئے انہی کی شرائط قبول کرتے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہو جائیں۔

صفِ ماتم اٹھے، خالی ہو زنداں، ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو، چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

......نسبت مصطفےٰ سے گناہ معاف......

☆...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا ساتھی بیمار ہو گیا۔ جب بیماری اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تو اس نے ایک لمبے تیر کے پھل سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے، جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا، اور اسی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں ہے لیکن اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو لپیٹ رکھا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس

نے کہا، ﴿غفرلی بھجرتی، الی نبیه ﷺ﴾ اس نے مجھے اپنے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کے سبب معاف کردیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا اپنے ہاتھوں کو کیوں لپیٹ رکھا ہے، اس نے کہا، مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ جس چیز کو تم نے خود بگاڑا ہے، ہم اسے ٹھیک نہیں کریں گے، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ، اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کردے۔ (مسلم، کتاب الایمان)

﴿......حدیثِ نفس سے درگزر......﴾

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ اس سب کا حساب لے گا۔ صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا خوف پیدا ہوا جو اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسے کہو، ہم نے سنا اور اطاعت کی، اور تسلیم کرلیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان راسخ کردیا اور یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ﴿لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا......﴾ یعنی اللہ کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اس کے لئے وہی کچھ ہے جس کا اس نے کسب کیا، اے ہمارے پروردگار، اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کر بیٹھیں

تو ہم سے مواخذہ نہ فرما، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے ایسا ہی کر دیا)، اے ہمارے پروردگار، ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال دینا جو تو نے پہلی امتوں پر ڈال دیئے تھے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے ایسا ہی کر دیا) ہمیں معاف کر دے، ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما دے، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے ایسا ہی کر دیا)

(مسلم، کتاب الایمان)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ ان اللہ تجاوز لا متی ما حدثت بہ انفسھا ما لم یتکلموا او یعملوا بہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے خیالات کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک وہ اس کے مطابق نہ بولے یا اس پر عمل نہ کرے، (مسلم، کتاب الایمان)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فرشتو! میرا بندہ جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو مت لکھو، اگر وہ اس ارادے پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھو اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھو، اگر وہ اس کے مطابق عمل کرے تو دس نیکیاں لکھو (ایضا)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ سات سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

☆...... ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی مٹا دے گا، وہی شخص ہلاک ہوگا جو "ہالک" یعنی گناہ پر دلیر ہوگا۔ (ایضا)

☆...... ایک روایت ہے، بعض صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو بیان کرنا گناہ ہے، آپ نے فرمایا واقعی ایسے خیالات آتے ہیں، انہوں نے عرض کی، ہاں، آپ نے فرمایا ﴿ ذاك صريح الايمان ﴾ یہ تو بالکل ایمان ہے۔ (ایضا)

نوٹ: یادرہے کہ پہلی امتوں کو حدیث نفس پر بھی باز پرس ہوتی تھی، یہ رسول اللہ ﷺ کا فیضان کرم ہے کہ آپ کی امت اس سے مامون ہے۔

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے، خدا بندوں کا والی ہے

...... برکات مصطفےٰ کا نظارا......

☆...... حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاجبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو، تین بار یا پانچ بار، پانچویں بار کافور رکھ دینا، اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا، ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنی چادر عطا فرمائی اور فرمایا اس کو سب کپڑوں کے نیچے پہنا دو۔ (مسلم کتاب الجنائز)

☆...... حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے پاس حضور

اقدس ﷺ کا ایک جبہ مبارک تھا، وہ فرماتی ہیں، ہم اس کے دھون سے بیماروں کے لئے شفا حاصل کرتے تھے۔ (مسلم شریف)

☆ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، گھر میں صرف میں، میری والدہ اور خالہ ام حرام تھیں، آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہم سب گھر والوں کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ میری والدہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے لئے دعا فرمایئے، آپ نے میرے لئے ہر خیر کی دعا فرمائی اور آخر میں کہا، اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں کثرت و برکت عطا فرما۔ (مسلم کتاب المساجد)

اشارات

☆ ...... ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سراپا نور ﷺ سراپا خیر و برکت بن کر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ منسوب اشیاء میں بھی خیر و برکت کے خزانے پیدا فرمادیئے۔ شیخ ابن تیمیہ حرانی نے لکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے رسالت مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ہمیں دنیا و آخرت کی خیر عطا فرمائی، (الصارم المسلول ص ۲)

☆ ...... حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو چادر عطا فرمائی تاکہ وہ اس کی برکات سے بہرہ یاب ہو جائیں، قرآن پاک میں واقعہ موجود ہے کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی قمیص نبوت کی برکات سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آ گئی، پھر سید المرسلین ﷺ

کے لباس کی برکات وتجلیات کا کیا عالم ہوگا۔

☆..... قرآن پاک میں تابوت سکینہ کا ذکر بھی موجود ہے، جس میں انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کے تبرکات موجود تھے، اس تابوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانی قرار دیا، بنی اسرائیل ہر مشکل کے وقت اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعا کرتے تو اس کی برکت سے مشکل آسان ہو جاتی، پھر حضور جان کائنات، فخر موجودات ﷺ کے تبرکات سے کیوں نہ مشکل آسان ہوگی۔

☆..... محدثین وشارحین حدیث نے صراحت سے لکھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو اسلئے چادر عطا فرمائی تھی کہ قبر میں انکو برکات مصطفیٰ کا نظارا نصیب ہو جائے۔

☆..... حضرت امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ ﷺ کے آثار شریفہ سے تبرک حاصل کیا جائے۔ (عمدۃ القاری جلد: ۸ ص ۴۱)

☆..... حضرت امام یحییٰ نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس میں صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کی دلیل موجود ہے۔ (شرح مسلم جلد: ۱ ص ۳۰۵)

☆..... مولوی شبیر احمد عثمانی نے بھی لکھا ہے، اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ ﷺ کے آثار شریفہ سے تبرک حاصل ہو جائے۔ اور یہ حدیث صالحین کے آثار کا تبرک حاصل کرنے کے لئے اصل ہے، (فتح الملہم جلد: ۲ ص ۴۸۴)

☆..... اسی طرح حضرت اسما بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا عقیدہ دیکھئے، وہ سرکار برکت آثار ﷺ کے جبہ مبارک سے لگنے والے پانی کو آب شفا سمجھتی تھیں اور اس سے ہر قسم کے مریض کا علاج کرتی تھیں۔

☆..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کا عقیدہ بھی واضح ہے، وہ لوگ حضور پر نور

ﷺ سے برکات حاصل کرنے کے لئے اپنے گھروں میں دعوت دیتے، دعائیں کرواتے اور رحمتوں کے خزانے حاصل کرتے۔

☆......اب چند احادیث مبارکہ اور بھی بیان کی جاتی ہیں، نتیجہ آپ خود اخذ فرمالیں،

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ بیمار تھا، آپ نے اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ وہ اونٹ سب اونٹوں سے آگے نکل گیا، آپ ﷺ نے پوچھا، اب تیرا اونٹ کیسا ہے، انہوں نے عرض کیا ﴿ بخیر قد اصا بته بر کتك ﴾ اچھا ہے، اسے آپ کی برکت حاصل ہوگئی ہے، (مسلم، کتاب المساقاۃ)

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ایک اوقیہ اور کچھ زائد سونا عطا فرمایا، وہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے، مجھ سے کبھی جدا نہ ہوگا، وہ سونا ہمیشہ میرے پاس رہا جہاں تک کہ یزید کے فوجی چھین کر لے گئے (ایضا)

☆......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تیمارداری کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت میں بے ہوش تھا، آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر انڈیل دیا، اس سے مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی، حضور! میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں، آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوگئی، (مسلم، کتاب الفرائض)

☆......حضرت امام یحییٰ نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارک میں صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت موجود ہے۔ (شرح مسلم، جلد ۲ ص ۳۴)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے، یا اللہ، ہمارے مدینے میں، ہمارے پھلوں

میں، ہمارے مد اور صاع میں برکت ہی برکت نازل فرما، پھر وہ پھل موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرما دیتے۔(مسلم، کتاب الحج)

☆...... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو چوما اور اس سے چمٹ گئے اور فرمایا، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے بہت پسند کرتے تھے۔(مسلم، کتاب الحج)

☆...... یاد رہے کہ حجر اسود اور بیت اللہ شریف کی تعظیم سے علماء کرام نے یہ عقیدہ حاصل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کی امت کے صالحین کے آثار کو چومنا اور ان کو باعث برکات سمجھنا بالکل جائز ہے۔

☆...... مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں، حجر اسود کو بوسہ دینا، پاک لوگوں کے تبرکات کو بوسہ دینے کی اصل ہے۔ (فیض الباری، جلد:۳، ص۹۶)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حبشی عورت یا حبشی جوان مسجد کی صفائی کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اسے نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ وہ فوت ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا، پھر آپ نے فرمایا، مجھے اس کی قبر دکھاؤ، آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا، بے شک قبریں تاریک ہی ہیں اور اللہ میری نماز کی برکت سے ان کو منور کر دیتا ہے(مسلم کتاب الجنائز)

☆...... اللہ، اللہ! جس قبر پر اللہ کا محبوب اکرم ﷺ چند ساعتوں کے لئے کھڑا ہو جائے، اس کی برکت وطلعت کا یہ عالم ہے تو جس قبر انور میں وہ صدیوں سے جلوہ فرما ہے، اس کی برکتوں اور طلعتوں کا کیا عالم ہو گا۔

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بچے پیش کیے جاتے تو آپ ان کو برکت کی دعا دیتے اور گھٹی عطا فرماتے۔ (مسلم کتاب الادب)

☆......حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے لخت جگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے کھجوریں منگوائیں، ان کو چبایا اور بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن شریف ڈال دیا۔ جو چیز بچے کے منہ میں پہلے داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن شریف تھا، پھر آپ نے ان کو کھجور کی گھٹی دی اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ (ایضا)

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ وصال مبارک کی علالت سے دوچار تھے، تو میں آپ پر دم کرتی اور آپ کے ہاتھ کو آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔ (مسلم، کتاب السلام)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی، اے میرے پروردگار، ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر میری روح قبض کرنا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......اس حدیث مبارک کی تشریح میں تمام شارحین کا فیصلہ ہے کہ فضیلت و برکت والے مقامات کے قریب دفن ہونا مستحب ہے۔ قرآن پاک نے بیت المقدس کی جو خصوصیت بیان فرمائی ہے ﴿الذی بارکنا حولہ﴾ اس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھیں ہیں؛

☆......حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کو مرار کی گھاٹی پر چڑھنے کا حکم دیا، اور فرمایا جو اس پر چڑھے گا تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے، جیسے بنی اسرائیل کے جھڑ گئے

تھے (مسلم، کتاب صفات المنافقین)

☆...... مرار کی گھاٹی میں کیا خصوصیت تھی، یہی کہ وہاں بنی اسرائیل کے چند صالحین کے قدم لگے تھے اور ان کی برکات وحسنات کا خزانہ وہاں موجود تھا۔ جہاں بنی اسرائیل کے چند صالحین بیٹھ جائیں، وہاں برکتوں کا نزول جاری رہتا ہے تو جہاں امت محمدیہ کے اولیاء کرام کے مزارات ہیں، خانقاہیں ہیں، دار العلوم ہیں، وہاں برکتوں کا کیا عالم ہوگا۔ اللہ اکبر، کسی ولی کو بہشتی دروازہ الاٹ ہوگیا، کسی ولی کو کوچہ جنت نصیب ہوگیا، کسی ولی کے مدرسے کی گھاس بھی طاعون کا علاج کرنے لگی۔

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی سرزمین پر گئے، وہاں کنوؤں سے پینے کے لیے پانی حاصل کیا اور اس پانی سے آٹا گوندھا، آپ نے اس پانی کو پھینکنے کا حکم دے دیا اور فرمایا آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے۔ وامرهم ان يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة، اور ان کو اس کنویں سے پانی لینے کا حکم دیا، جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی حاصل کرتی تھی (مسلم، کتاب الزہد)

☆...... ساری وادی ثمود پر عذاب کے آثار تھے اور کنوؤں پر عذاب کے اثرات تھے، صرف ناقۃ اللہ کی برکت سے ایک کنواں محفوظ تھا۔ جہاں سے ناقۃ اللہ پانی پیئے، وہاں برکات کا نزول ہو، اور جہاں سے رسول اللہ ﷺ اور کوئی ولی اللہ پانی پیئے، وہاں برکات کا کیا عالم ہوگا، معلوم ہوا، اہل اللہ کی خانقاہوں میں جو پانی کے سرچشمے ہیں، سراسر آب شفا ہیں۔

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال

ہو گیا اور میرے برتن میں تھوڑے سے جو تھے، میں کافی دنوں تک ان کو کھاتی رہی، ایک دن میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

جشن میلاد النبی ﷺ

☆...... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر شریف کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ذاك یوم ولدت فیه و یوم بعثت فیه او انزل علی فیه﴾ اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن میں مبعوث ہوا یا اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا، (مسلم، کتاب الصیام)

اشارات

☆......اس حدیث مبارک میں حضور پرنور ﷺ نے اپنے یوم ولادت کا ذکر فرمایا، آپ کی جلوہ فرمائی کائنات کی سب سے بڑی دولت ونعمت ہے، اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس دولت ونعمت کے حصول پر مسرت وتشکر کے طور پر روزہ رکھے۔

☆......خود قرآن عظیم نے بھی فرمایا، اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو...... ......اور فرمایا، اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت پر خوشی منایا کرو............اور فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کیا کرو، اہل ایمان انہی احکامات پر عمل کر کے اپنے محبوب ذیشان ﷺ کے میلاد کا جشن مناتے ہیں............ تبرک تقسیم کرتے ہیں............ محافل کا انعقاد کرتے ہیں...... مبارک باد پیش کرتے ہیں............ جلوس نکالتے ہیں............ یہ تمام امور فلیفرحوا کے حکم مطلق میں شامل ہیں۔

☆...... پیر شریف کی یہی خصوصیت ہے کہ اس دن حضور سراپا نور ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اس حساب سے بارہ ربیع الاول کی بھی تعظیم و توقیر کرنی چاہیے۔ ایام اللہ کی تعظیم و توقیر کا حکم قرآن پاک نے دیا ہے، ذرا انصاف سے بتایئے، کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دن نہیں، جس دن اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا پیغمبر ﷺ عرصہ آب وگل میں رونق افروز ہوا۔

☆...... یوم عاشور کی عزت وعظمت کا لحاظ رکھنا چاہیے، کیونکہ اس میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی موافقت ہے.......... یوم الجمعہ کا احترام کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں حضرت آدم صفی اللہ کی تخلیق ہوئی.......... یوم الاضحیٰ کو عید منانی چاہیے، کیونکہ اس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہما السلام کی یادگار ہے......

......تو کیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے یوم ولادت کی کوئی اہمیت نہیں۔

☆...... آج جشن نزول قرآن تو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے......

......کیا یہ بدعت نہیں؟.......... اگر قرآن کا جشن جائز ہے تو صاحب قرآن کا جشن بھی جائز ہے۔

☆...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، سنن بیہقی شریف میں روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ فرمایا، حالانکہ آپ کا عقیقہ آپ کی ولادت کے ساتویں روز ہو چکا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی ولادت، اپنی بعثت اور شان رحمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ کام سرانجام دیا، لہٰذا ہمارے لئے بھی مستحب امر یہی ہے کہ ہم بھی آپ کے میلاد پاک کے دنوں میں محفلیں سجایا کریں، لوگوں کو کھانا کھلایا کریں اور دیگر عبادات کر کے مسرت کا اظہار کریں۔ (حسن المقصد، الحاوی للفتاوی جلد ا ص ۱۹۶)

☆...... حضرت علامہ ابن الحاج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کیا یہ امر واقعی نہیں کہ پیر شریف کے روز، روزہ رکھنے کی صرف اس وجہ سے فضیلت ہے کہ اس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے۔ اس سبب سے یہ بالکل درست ہے کہ جب یہ مہینہ (ربیع الاول شریف) شروع ہو تو اس کی از حد تعظیم کی جائے (المدخل جلد:۱،ص ۲۶۱)

☆...... حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ذکر میلاد کو سننے کے لئے اکٹھے ہونا، عظیم عبادت ہے، کیونکہ ذکر میلاد میں صلوٰۃ وسلام کی کثرت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کے ذکر سے محبت کرنا آپ کے قرب کا وسیلہ ہے، امت کے عظیم علماء نے فرمایا ہے کہ جس سال آپ کا میلاد پاک منعقد کیا جائے، اس سال امان رہتی ہے............ جو شخص آپ کا محبّ صادق ہے، اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ آپ کے میلاد کی خوشی منائے............ امید واثق ہے کہ ایسے شخص کو شفاعت مصطفےٰ نصیب ہوگی اور صالحین کی صف میں شامل ہوگا، (شرح المولد بحوالہ جواہر البحار جلد: ۳،ص ۳۴۰)

☆...... حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میلاد مصطفیٰ کے جواز پر پہلی دلیل یہ ہے کہ ابولہب نے حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منائی اور ثوبیہ کو آزاد کردیا، اس کی جزا میں ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔ یہ واقعہ صحیح بخاری شریف میں موجود ہے، دوسری دلیل یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے روز ولادت کی تعظیم فرمائی۔ اور اس نعمت عظمیٰ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ آپ ﷺ اس دن کی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے تھے، یہ واقعہ صحیح مسلم شریف میں موجود ہے۔ اس طرح حضرت علامہ علی القاری علیہ الرحمہ نے بیس دلائل سے میلاد مصطفیٰ کا جواز ثابت کیا

ہے۔ (المورد الروی فی المولد النبوی ص ۹)

☆......بخاری شریف میں ابولہب کے بارے میں جو روایت موجود ہے، اس سے عظیم القدر علما کرام اور فقہا اسلام نے میلاد مصطفیٰ کا شرعی جواز پیش کیا ہے۔ ان میں حضرت امام محدث ابن جوزی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت امام قسطلانی، حضرت امام بدرالدین عینی، حضرت علامہ حسین دیار بکری۔ حضرت امام زرقانی، حضرت امام علی حلبی اور حضرت علامہ ابن یوسف شامی علیہم الرحمہ کے اسما گرامی بھی شامل ہیں،

☆......محافل میلاد کا انعقاد آج کل کی بدعت نہیں، حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ کی تحقیق کے مطابق اہل اسلام ہمیشہ سے ان محافل کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں نے انعقاد میلاد کو مستحسن قرار دیا ہے، علماء کرام نے اس مسئلہ پر عظیم الشان کتابیں تحریر فرمائی ہیں، خود بھی یہ کار خیر سرانجام دیا ہے اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

☆......شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے صاحبزادہ شیخ عبداللہ نجدی صاحب نے بھی لکھا ہے، جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور ﷺ کے میلاد کی رات خوشی کرنے پر جزا دی جاتی ہے تو اس توحید کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا حال ہوگا، جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی منائے (سیرۃ الرسول)

☆......یوم میلاد النبی، کائنات کا سب سے بڑا دن ہے، لہذا اس دن کو شرعی ضابطوں کے مطابق منانا ہر مسلمان کا ایمانی اور عرفانی تقاضا ہے، اسی میں حضور اقدس ﷺ کے فضل و رحمت کا اعتراف ہے۔

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس، نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو، جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

......ذکر معراج النبی ﷺ......

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس براق لایا گیا، وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، اس کا قدم، نظر کی انتہا پر پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا، اور جس جگہ انبیاء کرام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اس کو باندھ دیا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا، اور اس میں دو رکعت پڑھ کر باہر آ گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن میں شراب اور دوسرے برتن میں دودھ لے آئے۔ میں نے دودھ قبول کر لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا، آپ نے فطرت کو اختیار کر لیا، پھر مجھے، آسمان پر لے جایا گیا، اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا

گیا، تم کون ہو؟ کہا، جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔ آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور میری حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی۔

پھر ہمیں دوسرے آسمان پر لے جایا گیا، اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم کون ہو؟ کہا جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔ آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی۔ پھر ہمیں تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم کون ہو؟ کہا جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔ ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا، اور میری حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام حسن کا آدھا حصہ عطا فرمایا ہے، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی۔ پھر ہم کو چوتھے آسمان پر لے جایا گیا، حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم کون ہو؟ کہا،

جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ ﷺ،
پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔
پھر ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا، اور حضرت ادریس
علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا
دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے، ہم نے ادریس کو
بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ پھر ہم کو پانچویں آسمان پر لے جایا گیا،
حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم
کون ہو؟ کہا، جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا،
محمد مصطفیٰ ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں
بلایا گیا ہے۔ ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا، اور
حضرت ہارون علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے
مرحبا کہا اور دعا دی۔ پھر ہم کو چھٹے آسمان پر لے جایا گیا۔ حضرت
جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم کون ہو؟
کہا، جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ
ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا
ہے۔ ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا، اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا
دی۔ پھر ہم کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، حضرت جبریل علیہ السلام
نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا، تم کون ہو؟ کہا، جبریل،

پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟، کہا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا، ہاں، انہیں بلایا گیا ہے۔ ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ بیت المعمور سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے ہر روز حاضر ہوتے ہیں، جو فرشتہ ایک بار حاضری دے لے، اسے دوبارہ کبھی موقع نہیں ملتا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے۔ جس کے پتے ہاتھی کے کان اور پھل مٹکوں کے برابر تھے۔ وہ درخت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتنا خوبصورت ہے کہ کوئی شخص اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو چاہا مجھ پر وحی نازل فرمائی۔ اور مجھ پر ایک دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کر دیں۔ جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس (چھٹے آسمان پر) پہنچا تو انہوں نے کہا، آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے۔ میں نے کہا، ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اپنے رب کے پاس جا کر کم کرنے کا سوال کریں، کیونکہ آپ کی امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں بنی اسرائیل کا امتحان کر چکا ہوں۔ میں اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی، اے پروردگار، میری امت پر کچھ تخفیف فرما، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ

نے پانچ نمازیں کم کردی ہیں۔ انہوں نے کہا، آپ کی امت اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے گی، پھر جاکر کم کرنے کا سوال کریں، اس طرح میں اللہ کے حضور جاتا رہا، وہ پانچ نمازیں کم کردیتا اور موسیٰ علیہ السلام مجھے اور کم کروانے کے لئے بھیجتے رہے۔ جہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! یہ دن اور رات کی پانچ نمازیں رہ گئیں ہیں، اور ہر نماز کے لئے دس گنا اجر ہے۔ اس طرح یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی۔ اور جو آدمی نیک کام کا ارادہ کرے مگر وہ نیک کام نہ کر سکے تو اس کے نامہ میں ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ اگر وہ نیکی کر لے تو دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور جو آدمی برے کام کا ارادہ کرے تو اس کے نامہ میں کچھ نہیں لکھا جائیگا۔ اگر وہ برا کام کرلے تو ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو خبر دی۔ انہوں نے پھر کہا کہ جا کر مزید کم کروالیں۔ میں نے کہا، میں نے بار بار اپنے رب سے عرض کی ہے، اب مجھے مزید عرض کرتے ہوئے حیا آتی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆......ایک اور روایت کے آغاز میں ہے، فرشتے مجھے زمزم پر لے گئے، میرا سینہ چاک کیا اور آب زمزم سے غسل دیا، پھر مجھے چھوڑ دیا۔ (ایضاً)

☆......ایک اور روایت میں ہے، معراج کی رات وحی آنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کعبہ مشرفہ میں سو رہے تھے۔ اس وقت تین

فرشتے آئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، (ایضا)

☆...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ میں تھا، میرے مکان کی چھت کھولی گئی، جبریل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اس کو زمزم کے پانی سے غسل دیا، پھر ایک سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کر لائے، پھر ایمان اور حکمت کو میرے سینے میں رکھ کر جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں پر لے گئے۔ آسمان دنیا پر ایک شخص دیکھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت ہی زیادہ مخلوق تھی۔ وہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستا اور بائیں طرف دیکھ کر روتا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا، مرحبا، اے نیک فرزند صالح نبی، میں نے جبریل سے کہا، یہ شخص کون ہے۔ انہوں نے کہا، یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کا ہجوم ہے۔ دائیں جانب جنتی ہیں اور بائیں جانب جہنمی ہیں۔ (ایضا)

☆...... ایک اور سند کے ساتھ روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے معراج کرائی گئی تو میں مقام استواء تک پہنچا، وہاں میں نے اقلام قدرت کی آواز سنی، .... پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی، (ایضا)

☆...... ایک اور روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے چار نہریں دیکھیں جن کی اصل سے چار نہریں نکلتی ہیں،

(دو ظاہری اور دو باطنی ہیں)۔ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں، ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں، پھر میرے لئے بیت المعمور کو بلند کیا گیا (ایضاً)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں معراج کی رات حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے قریب سے گزرا ان کا قد، قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح لمبا تھا۔ رنگ گندم کی طرح تھا۔ اور بال پیچدار تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قد درمیانہ تھا، اور رنگ سفیدی مائل سرخ تھا اور بال سیدھے تھے۔ مجھے جو نشانیاں دکھائی گئیں، ان میں جہنم کا داروغہ مالک اور دجال تھا، پس تم اس سے ملاقات کرنے میں شک نہ کرنا، (ایضاً)

☆...... ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو مشاہدہ فرمایا، (ایضاً)

☆...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے میری شان معراج کو جھٹلایا تو اس وقت میں حطیم کعبہ میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو مجھ پر منکشف کردیا، اور میں دیکھ دیکھ کر نشانیاں بیان کرتا رہا، (ایضاً)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سیر کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا

گیا۔ وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ زمین سے آسمان پر جانے والی اشیاء سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔ اوپر سے نیچے آنے والی اشیاء بھی یہاں آ کر رک جاتی ہیں، پھر انہیں وصول کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، سدرہ کو ڈھانپ لیا، جس نے بھی ڈھانپ لیا، یعنی سونے کے پروانوں نے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو تین اہم چیزیں دی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کا آخری حصہ، امت کے لئے شرک کے سوا تمام گناہوں کی معافی، (ایضاً)

......اشارات......

☆......مذکورہ صدر احادیث مبارکہ میں معراج مصطفیٰ کا دلکش بیان ہے۔ اس سے کتنے ایمان افروز نکات واشارات اخذ ہوتے ہیں۔

☆......حضور اقدس ﷺ کے لئے براق لایا گیا، یہاں براق کی معراج ہے کہ اسے امام الانبیاء، محبوب کبریا ﷺ کی سواری بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ آپ نے معراج کا سفر جسم مبارک کے ساتھ حالت بیداری میں فرمایا، یہی تمام سلف صالحین کا عقیدہ ہے اور امت مسلمہ کی غالب اکثریت کا فیصلہ ہے۔ یہی قول حق ہے۔ نیز علما متاخرین، محدثین و متکلمین اور مفسرین کی کثیر تعداد کا نظریہ ہے (کتاب الشفا)

☆......ایک روایت میں ہے کہ براق نے حضور اقدس ﷺ کے سامنے مسرت کا مظاہرہ کیا اور خوب اُچھلا، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا، تم حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ

ایسا کر رہے ہو، ان سے زیادہ کوئی معزز ذات تمہارے اوپر سوار نہیں ہوئی، یہ سن کر براق ٹھہر گیا اور اس کا پسینہ نکلنے لگا، (جامع ترمذی ص ۴۴۸)

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام سید الملائکہ ہو کر حضور اکرم ﷺ کے خدمتگار ہیں۔

☆...... براق کی وسعت نظر اور تصرف قدم کا عالم دیدنی ہے۔ جہاں اس کی نظر پڑتی تھی، وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ اندازہ کیجئے، شہسوار لامکاں کی نظر اور قدم کی وسعتوں اور قدرتوں کا کیا عالم ہوگا۔

☆...... حضور انور ﷺ کی فراست نظر معلوم ہوئی، آپ نے دودھ کا انتخاب فرما کر فطرت سلیم کی لاج رکھ لی۔ امت کو بھی آپ کی پسند کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆...... فرمایا، میں کثیب احمر کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، (مسلم)

☆...... آسمانی مخلوق بھی حضور افضل الخلق ﷺ کی منتظر تھی، یہ معلوم ہوا کہ جیسے زمین پر آپ کا اقتدار جاری ہے، ویسے ہی آسمان پر جاری ہے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا، عرش پہ اڑتا ہے پھریرا، تیرا

☆...... انبیاء کرام مزارات میں بھی موجود تھے، بیت المقدس میں بھی موجود تھے، آسمانوں پر بھی موجود تھے، لاتعداد، فرشتوں کی جماعتوں کے ساتھ آپ کا استقبال کر رہے تھے، یہاں یہ بھی نکتہ حاصل ہوا کہ جسم واحد ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر حاضر ہو سکتا، اگر انبیاء سابقین کا یہ مقام ہے تو تاجدار انبیاء ﷺ کا کیا مقام ہوگا۔

☆...... ایک روایت کے مطابق بیت المقدس میں انبیاء کرام نے خطبے ارشاد فرمائے،

آخر میں حضور آخر الانبیا ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، جس نے مجھے تمام جہانوں کی رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا اور مجھے کتاب فرقان عطا فرمائی۔ (دلائل النبوۃ جلد:۲ص ۴۰۱)

☆...... حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، دنیا سے جا چکے ہیں، لیکن انہوں نے امداد فرمائی اور پچاس نمازوں سے پانچ کروادیں۔ معلوم ہوا، محبوبان خدا وصال کے بعد بھی امداد فرماتے ہیں، جو آدمی تسلیم نہیں کرتا، اسے چاہئے کہ پچاس نمازیں پڑھا کرے۔ پھر کیا خدا تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ نمازیں، پانچ رہ جائیں گی، اس نے بار بار کیوں محبوب کو آنے کا موقع فراہم کیا، اصل وجہ یہ ہے کہ کریم بتانا چاہتا ہے کہ یہ سارا کرم اس محبوب کریم کے صدقے ہے۔ اگر اس کا وسیلہ نہ ہوتا تو تم پر بہت بڑا بوجھ ڈال دیا جاتا۔ پھر یہ بھی بتایا کہ محبوب جتنی بار سوال کرے گا، رب اتنی بار عطا فرمائے گا۔

☆...... حضور اقدس ﷺ کی وجاہت ومنزلت کا منظر دیکھئے، بار بار جارہے ہیں اور اہم ترین عبادت میں تخفیف کروارہے ہیں، معلوم ہوا، عبادت خدا کی ہوتی ہے تو چاہت مصطفیٰ کی ہوتی ہے۔ آپ کا لامکاں کی تنہائیوں میں بار بار جانا اس بات کی دلیل ہے کہ جہاں قدم رکھنا دوسروں کے لئے محال ہے، وہاں آپ کیلئے عادت ہے ۔

قصر دنیٰ تک کس کی رسائی

آتے یہ ہیں، جاتے یہ ہیں

☆......آپ کے سینہ الم نشرح کو چاک کیا گیا اور آب زمزم سے غسل دیا گیا، ایک تو یہ معلوم ہوا کہ آپ کی حیات مبارکہ دل کی محتاج نہیں، دوسرا آب زمزم کو آپ کے وجود اقدس سے نسبت ہو جائے، اس طرح وہ پانی ایک طرف سیدنا ذبیح اللہ علیہ السلام کے

قدموں کی بدولت متبرک تھا تو دوسری طرف سیدنا حبیب اللہ ﷺ کے وجود کی بدولت معزز ہوگیا، اسی لئے تو وہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

☆...... حضور اقدس ﷺ کے قلب منیر کو ایمان وحکمت کے لافانی خزانے ودیعت کیے گئے اب جس کو بھی ایمان نصیب ہوگا اور حکمت میسر ہوگی، وہ اسی جان ایمان اور سراپا حکمت محبوب ﷺ کی نسبت سے میسر ہوگی۔

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام مکان نبوت کی چھت کھول کر حاضر ہوئے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا بہت بڑا وجود تھا، لیکن بارگاہ نبوت میں اس کو مٹا کر آئے، جو بھی اس بارگاہ میں مٹ جاتا ہے، وہی سرفراز ہوجاتا ہے۔

☆...... ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کے قدمین شریفین کو چوما، ان کے کافوری ہونٹوں کی برودت سے آپ کی چشم نبوت کھلی تو مدعا بیان کیا کہ آپ کا رب آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

☆...... مذکورہ بالا ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی اولاد کے انجام سے باخبر ہیں، آپ جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے، حضرت صفی اللہ علیہ السلام کی وسعت علم کا یہ عالم ہے تو حضرت حبیب اللہ علیہ السلام کی وسعت علم کا کیا عالم ہوگا۔

☆...... حضور اقدس ﷺ فیضان الٰہی کی ظاہری اور باطنی نہروں کو مشاہدہ فرماتے ہیں۔

☆...... حضور اقدس ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نکل گئے، ایک روایت میں ہے کہ مقام استواء پر جلوہ فرما ہوئے، جہاں آپ نے اقلام قدرت کی آوازوں کو سنا، جو کان اقلام قدرت کی غیبی آوازوں کو سن سکتے ہیں، کیا وہ غلامان در کے صلوٰۃ وسلام کو نہیں سن سکتے؟

☆...... ایک روایت میں ہے کہ جب آپ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے روانہ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی ﴿لو دنوت انملة لا حترقت﴾ اگر میں ایک پور کے برابر بھی آگے گیا تو میں جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ (روح البیان جلد ۹ ص ۲۲۴)

عرش کی عقل دنگ ہے، چرخ میں آسمان ہے

جان مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

☆......سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عالم نور کے نجانے کتنے جہانوں کو آپ نے عبور فرمایا، حریم قدس میں حاضر ہوئے اور اذن اجازت مانگا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی، اے محمد مصطفیٰ، ٹھہریئے آپ کا رب درود بھیج رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی، اور آپ کی چشم ما زاغ البصر نے وہ نظارا دیکھا، جس کو آپ کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا، (الیواقیت والجواہر جلد: ۲ ص ۳۹)

☆...... بخاری شریف میں روایت ہے کہ آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر جلوہ گر ہوئے تو جبار رب العزت آپ کے قریب ہوا، پھر اور قریب ہوا، جہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر ہو گیا، یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اس نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی جو نازل فرمائی، (اس کو خدا جانتا ہے یا مصطفیٰ جانتا ہے)

☆...... بخاری شریف کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ معراج کی رات حضور اقدس ﷺ رب العزت کے اتنا قریب ہوئے کہ ﴿قوسین او ادنی﴾ کا قرب خاص نصیب ہو گیا، ان آیات میں قرب جبریل کی حکایت نہیں، قرب خدائے جلیل کی حکایت ہے، ویسے بھی دیکھا جائے کہ حضور تاجدار انبیا ﷺ کا حضرت جبریل کے قریب ہونا شرف کی بات نہیں، خدائے جلیل کے قریب ہونا شرف کی بات ہے۔

☆......سفر معراج کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنے رب کریم جل شانہ کے دیدار سے مشرف ہوئے، یہ امت محمدیہ کے کثیر علما کرام کا عقیدہ ہے۔

☆......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ، کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے، فرمایا ﴿رایت نورا﴾ میں نے نور ہی نور دیکھا ہے۔(مسلم شریف)

☆......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا ہے، (مسلم شریف)

☆......حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا، (جامع ترمذی ص ۱۷۴)

☆......یاد رہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور کچھ مفسرین کرام کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے رب تعالیٰ کو نہ دیکھا، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت انس، حضرت ابوذر غفاری، حضرت حسن بصری اور امت کے کثیر علما کرام، محدثین عظام اور مفسرین فخام کا نظریہ ہے کہ ضرور دیکھا ہے، اکثر صوفیاء کا نظریہ ہے کہ ضرور دیکھا ہے

☆......حضرت امام عینی رحمہ اللہ نے ان دونوں نظریوں میں موافقت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رویت بصری کی نفی کی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رویت قلبی کا اثبات کرتے ہیں۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۹، ص ۱۹۹) گویا چشم دل کے مشاہدے کے دونوں فریق قائل ہیں، قرآن پاک اعلان فرما رہا ہے ﴿ما کذب الفواد ما رای ما زاغ البصر وما طغیٰ﴾ یعنی آنکھ نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس کو نہیں جھٹلایا اور وہ نظر نہ کسی طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، (سورۃ النجم) یہ اعلان بتا رہا

ہے کہ آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے۔

☆...... حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مذہب صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ (روح البیان جلد: ۹، ص ۲۲۲)

☆...... حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اکثر صوفیہ کا مذہب مختار یہ ہے کہ آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا۔ اور آپ کو وہ کمال حاصل ہوا جو انسانی عقلوں سے بالا ہی بالا ہے (اشعۃ اللمعات جلد: ۴، ص ۴۳۱)

☆...... حضرت علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا، آپ اپنی شان کے لائق رب تعالیٰ کے قریب ہوئے (روح المعانی۔ جلد: ۲۷، ص ۵۴)

☆...... حضرت ملا علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جمہور مفسرین کرام کا یہی نظریہ ہے کہ آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ (مرقات جلد ۱۰، ص ۳۴۹)

☆...... حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اکثر علما کرام کا یہ فیصلہ ہے کہ معراج کی رات آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے (الدیباج علی صحیح مسلم بن حجاج جلد: ۱، ص ۲۲۷)

☆...... حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مروزی علیہ الرحمہ نے کہا کہ میں نے حضرت امام بن حنبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں، ام المومنین رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، جس نے یہ کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا بہتان باندھا، ان کے اس قول کا کیا جواب دیا جائے۔ آپ نے فرمایا اس حدیث مبارک کے ساتھ جواب دیا جائے، جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ﴿رایت ربی﴾ میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کا قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے بڑا ہے۔ (فتح الباری جلد: ۸، ص ۴۹۴)

☆ ...... حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح روایات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں، لہذا اب ہم یہ خیال نہیں کر سکتے کہ انہوں نے اتنی بڑی بات محض اپنے قیاس سے کی ہوگی، نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک چیز کو ثابت کر رہے ہیں، جبکہ دوسرے حضرات نفی کر رہے ہیں۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ ﴿المثبت مقدم علی النافی﴾ یعنی مثبت کا قول نافی پر مقدم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ علماء کرام کے نزدیک یہی مختار ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ (شرح مسلم نووی)

☆ ...... حضرت امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت شیخ ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپ کو ہر نبی کے معجزے کی مثل عطا کی گئی ہے، جبکہ رویت باری کی دولت سے نواز کر تمام انبیاء کرام پر فضیلت عطا کر دی گئی (کتاب الشفاء جلد ا ص ۱۲۱)

☆ ...... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں، سید البشر ﷺ جب معراج کی رات رویت باری تعالیٰ سے مشرف ہوئے جو ظلال کے پردوں سے دور تھی، بلکہ بہت دور تھی کہ وہ ظلیت کے شائبہ اور آمیزش سے بھی پاک ہے، تو ان کے حق میں غیب رویت سے کامل کب رہ گیا۔ غیب پر اکتفا تو صرف ظلیت کو رفع کرنے کے لئے تھا اور جب ظلیت پوری طرح رفع ہوگئی اور عین حضور کی میسر آگئی تو غیب کی کیا ضرورت رہ گئی۔ یہ وہ متاع عزیز ہے جو صرف سید الکونین ﷺ کے لئے مخصوص ہے اور آپ کے کامل تابعداروں کو تبعیت اور وراثت کے طور پر اس دولت میں سے کچھ حصہ مل جاتا ہے،

(دفتر ۳ مکتوب ۸)

☆...... مولوی سید انور شاہ کشمیری نے بھی لکھا ہے، حضور ﷺ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دولت سے آپ کو نوازا اور اپنے فضل و احسان سے یہ عزت عطا فرمائی، پس آپ نے رب تعالیٰ کو دیکھا، جس طرح کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ یہ دیدار ایسا تھا جیسے حبیب اپنے حبیب کو دیکھتا ہے اور بندہ اپنے مولا کو دیکھتا ہے، نہ آنکھیں بند کرتا ہے اور نہ اس میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی تاب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیت کا یہی معنٰی ہے ﴿ مازاغ البصر و ما طغیٰ ﴾

(فیض الباری شرح صحیح بخاری)

☆...... حضرت امام سنوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ان میں زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ دنیٰ فتدلیٰ کا مرحلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے درمیان طے ہوا ہے اور اس قرب سے مراد قرب مجازی ہے

(اکمال المعلم جلد ا ص ۳۲۷)

☆...... حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت امام ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا، ہاں دیکھا ہے۔ حضرت امام نووی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ یہی اکثر علماء کرام کا قول ہے۔ امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے رب کریم کو دیکھا ہے۔ امام نسائی اور امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ کیا تم حیران ہو کہ خلت حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لئے ہو، کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہو اور رویت حضور سرور انبیا علیہ

السلام کے لئے ہو، حضرت امام طبرانی علیہ الرحمہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور انور ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب کریم کو دیکھا، ایک مرتبہ سر کی آنکھ سے دیکھا اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے دیکھا...... حضرت امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے مضبوط سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کریم کی زیارت فرمائی ہے...... حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ بار بار فرماتے رہے کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، جہاں تک کہ آپ کا سانس پھول گیا۔ (زرقانی علی المواہب جلد ۲ ص ۱۲۰)

☆...... حضرت امام نورالدین ہیثمی علیہ الرحمہ نے صحیح حدیث نقل فرمائی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿رایت ربی﴾ میں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۷۸)

قوسین کی منزل سے گزرے، قصر اوادنیٰ تک پہنچے
مازاغ کی آنکھ نے دیکھ لیا خود رب علیٰ سبحان اللہ

☆...... حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ صبح کو حضور اقدس ﷺ نے مشرکین مکہ کے سامنے واقعہ معراج بیان فرمایا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا، اگر میرے نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو سچ ہے۔ میں تو اس سے بھی بعید باتوں کی تصدیق کرتا ہوں، اس دن سے آپ کا لقب صدیق پڑ گیا۔
(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۲۲۸)

☆...... معلوم ہوا، رسول کریم ﷺ کی عظمتوں کا اعتراف کرنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ، کی سنت ہے اور انکار کرنا مشرکین مکہ کا طریقہ ہے۔

حسن جس کا اللہ کو بھی بھا گیا

ایسے پیارے سے محبت کیجئے

﴿......رسول کائنات......﴾

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ ارسلت الی الخلق کافۃ ﴾ مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا، (مسلم شریف)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے، اس امت میں کوئی آدمی ایسا نہیں جو میری نبوت کی خبر رکھے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، پھر وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا، (مسلم، کتاب الایمان)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ کی عالمگیر رسالت کا ذکر موجود ہے، سابقہ انبیاء کرام ایک قوم، ایک قبیلے یا ایک علاقے کے لئے رسول بن کر آئے، جبکہ آپ کی رسالت و نبوت کا فیضان عرش علا سے لے کر تحت الثریٰ تک جاری و ساری ہے۔

☆......خدا رب العالمین ہے، حضور رحمۃ للعالمین ہیں، رسول العالمین ہیں، جہاں جہاں اس کی کبریائی ہے وہاں وہاں ان کی مصطفائی ہے۔

☆......قرآن پاک میں ہے، ﴿وما ارسلنك الا كافة للناس بشيراً ونذيراً ولكن اكثر الناس لا يعلمون﴾ اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے کافی بنا کر بھیجا، خوشخبری دیتا ہوا، ڈر سناتا ہوا، لیکن بہت سے لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ (سورۃ سبا)

☆......اور فرمایا، ﴿قل يا ايها الناس انى رسول الله اليكم جميعاً﴾، تم فرمادو، اے لوگو، میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، (سورۃ الاعراف)

☆......اور فرمایا، بڑی برکت والا ہے، وہ جس نے اتارا فرقان اپنے عبد خاص پر تا کہ وہ سارے جہانوں کے لئے ڈر سنانے والا ہو جائے۔ (سورۃ الفرقان)

☆......اور فرمایا، ﴿ان هو الا ذكر للعالمين﴾ وہ قرآن تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ (سورۃ التکویر)

☆......اب مفسرین کرام اور مفکرین اسلام کے ارشادات سے حضور اقدس ﷺ کی یہ منفرد شان وعظمت بیان کی جاتی ہے۔ پڑھ کر اپنا ایمان و وجدان تازہ کریں۔

☆......حضرت امام احمد طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿هو المبعوث الى عامة الجن و كافة الورىٰ بالحق و الهدىٰ و بالنور و الضياء﴾ حضور اقدس ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کی طرف حق و ہدایت اور نور و ضیا کے ساتھ مبعوث ہوئے، (عقیدہ طحاویہ)

☆......حضرت امام جمال الدین البارزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ تمام مخلوقات حتی کہ جمادات وحیوانات کی طرف بھی رسول بن کر آئے (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۳۳)

☆......حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿انه ﷺ مبعوث الىٰ كل العالمين﴾، حضور اکرم ﷺ تمام جہانوں کی طرف مبعوث ہوئے (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۳۰)

☆...... حضرت امام فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ اولین و آخرین کی تمام مخلوق کے لئے رسول مطلق ہیں، آپ کی رسالت عام ہے اور دعوت تام ہے۔ آپ رحمت شاملہ اور امداد عاملہ کے مالک ہیں، سابقہ تمام انبیا کرام اور مرسلین عظام اپنی اپنی شان کے مطابق آپ کے نائب ہیں جبکہ آپ رسول علی الاطلاق ہیں، (مطالع المسرات ص ۹۲)

☆...... حضرت امام ابن ہمام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کو جمیع مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے (مسائیرہ مع شرح مسامرہ ص ۲۳۶)

☆...... حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ ان تمام کی طرف مبعوث ہوئے، حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ آپ تمام نبیوں اور سابقہ امتوں کے بھی رسول ہیں، جیسا کہ آپ کا فرمان ہے، ﴿بعثت الی الناس کافة﴾ میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ یہ فرمان حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک محیط ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۸۱)

☆...... حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، میں ساری مخلوق کا رسول ہوں، تو اس کا معنی ہے کہ آپ تمام موجودات کے لئے رسول بن کر آئے۔ وہ جن ہوں یا انسان، فرشتے ہوں یا حیوانات و جمادات، آپ سب کے لئے رسول ہیں، (مرقات جلد ۵ ص ۳۶۱)

☆...... حضرت امام صاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿انہ رسول اللہ حقاً و صدقاً لکافة الخلق﴾، آپ ﷺ بالیقین تمام مخلوق کے لئے اللہ کے رسول ہیں۔ (تفسیر صاوی جلد ۴ ص ۸۲)

☆......حضرت شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ تمام انبیا کرام کے معجزات اور فضائل و کمالات کے جامع ہیں، (کشف الغمہ جلد ۲ص ۴۳)۔

چوں طفیل نور او آمد امم

سوئے کل مبعوث زاں شد لاجرم

......من فضائل القرآن......

حضور رسول اعظم، نبی آخر ﷺ کے لامحدود فضائل و کمالات میں قرآن حکیم کا نصیب ہونا بہت عظیم فضل و کمال ہے، یہ جلالت مآب کلام ایسا ہے کہ پہاڑوں پر نازل ہوتا تو وہ اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے، اگر سمندروں پر طاری ہوتا تو وہ قطرہ قطرہ بن جاتے، اگر آسمانوں کو ودیعت کیا جاتا تو وہ اپنا وجود کھو دیتے۔ یہ رب ذوالجلال کی سب سے عظیم امانت ہے، جو اس کے نائب کامل، مظہر اتم اور خلیفہ اعظم کے قلب منیر پر نازل ہوئی اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے تمام مخلوقات ارضی و سماوی کیلئے ہدایت و عنایت کا سامان بنی۔ قرآن حکیم آپ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ارقام فرماتے ہیں

"قرآن حکیم اس وجہ سے بھی معجزہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے فصیح و بلیغ لوگوں کو بلند بانگ چیلنج کیا اور دعوت دی کہ وہ قرآن حکیم جیسی کوئی سورت پیش کریں، اس قسم کے لوگ بکثرت تھے اور وہ انتہائی درجے کے متعصب تھے اور ان کی جاہلیت والی حمیت وغیرت بہت مشہور تھی مگر وہ قرآن حکیم کی کسی

چھوٹی سی سورت کے برابر بھی کوئی چیز پیش نہ کر سکے، یہاں تک کہ انہوں نے قلمی مقابلے پر جنگ کو ترجیح دی۔ اگر وہ قلمی مقابلہ کر سکتے تو ضرور کرتے اور ہمیں متواتر روایات سے اس کا علم ہوتا، اس لئے کہ نقل و روایات کے بکثرت ذرائع ہوتے ہیں'' (رسالہ جہلیہ ص ۳۹)

خود نبی اکرم، رسول معظم، شاہ لولاک، سرور افلاک ﷺ نے اس لافانی دولت کے حصول کو اپنی افضلیت و اکملیت کی برہان کامل قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے

''ہر نبی کو اس قدر معجزے دیئے گئے کہ ان کو دیکھ کر انسان ایمان لاسکیں، اور یہ میری شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا کلام پاک (بطور معجزہ) عطا فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب (انبیا کرام کے پیروکاروں) سے زیادہ ہوں گے، (مسلم، کتاب الایمان)

حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، قرآن حکیم ایسا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اس کے اندر ساٹھ ہزار معجزات کا جہان آباد ہے۔ (زرقانی علی المواہب جلد ۵ ص ۲۶۵)

اس کے علاوہ کتنے معجزات ہیں، اس کو خدا جانتا ہے یا مصطفےٰ جانتا ہے، آیئے قرآن حکیم کے فضائل و کمالات کا مطالعہ کیجئے، جو درحقیقت حضور صاحب قرآن سید انس و جان ﷺ کے فضائل و کمالات کے آئینہ دار ہیں۔

قرآن کو یاد رکھنا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن کریم حفظ کرنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے۔ اس کا

ایک پاؤں بندھا ہوا ہو، اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو وہ رہے گا، ورنہ چلا جائے گا، (مسلم، فضائل القرآن)

☆...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن کو یاد رکھو، خدا کی قسم یہ رسیاں تڑانے والے اونٹ سے زیادہ نکل جانے والا ہے۔ (ایضا)

خوش الحانی کا استحباب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کسی عمل پر اتنا اجر و ثواب نہیں دیتا، جتنا نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن پڑھنے پر عطا کرتا ہے۔ (مسلم، فضائل القرآن)

☆...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو موسیٰ! اگر کل رات تم مجھے دیکھتے، جب میں تمہارا قرآن سن رہا تھا، بیشک تمہیں آل داود کی خوش الحانی سے ایک حصہ نصیب ہوا ہے، (ایضا)

قرآن، باعث سکینت: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایک گھوڑا دو لمبی رسیوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اچانک اس گھوڑے کو ایک ابر رحمت نے ڈھانپ لیا، وہ ابر رحمت اس کا طواف کرنے لگا اور آہستہ آہستہ اس کے قریب ہونے لگا، اس کا گھوڑا بدکنے لگا، صبح ہوئی تو وہ شخص حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کر دیا، آپ نے فرمایا ﴿ تلك السكينة نزلت با لقرآن ﴾ یہ سکینت ہے جو قرآن پاک کی برکت سے نازل ہوئی ہے، (مسلم، فضائل القرآن)

☆...... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ

اچانک ان کی گھوڑی کودنے لگی۔ ایسا تین مرتبہ ہوا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خطرہ پیدا ہوگیا کہ کہیں وہ میرے بچے یحییٰ کو کچل نہ دے، میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہوگیا، پھر کیا دیکھا کہ ایک سائبان میرے سر پر ہے اور اسمیں چراغ کی طرح کچھ چیزیں چمک رہی ہیں، پھر وہ سائبان اوپر چڑھ گیا اور میری نظروں سے چھپ گیا۔ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ساری داستان سنا دی۔ آپ نے فرمایا، اے ابن حضیر، پڑھتے رہا کرو...... وہ فرشتے تھے جو تمھارا قرآن سن رہے تھے، اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے۔ (ایضا)

☆...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی طرح ہے، جسکی خوشبو اور ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے، جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور ذائقہ میٹھا ہوتا ہے، قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے، جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی طرح ہے، جسکی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ (ایضا)

حفظ قرآن کا مرتبہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن کا ماہر (یعنی حافظ) معزز اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے، جو (اس کا قرآن) لکھتے رہتے ہیں، اٹک اٹک کر پڑھنے والے کو دو اجر نصیب ہوتے ہیں، (مسلم، فضائل القرآن)

اہل فضل کی تلاوت: حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کروں، انھوں نے عرض کی، کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا تھا، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ تعالیٰ نے تمھارا نام لیا تھا، یہ سن کر وہ رونے لگے۔ (مسلم، فضائل القرآن)

قرآن سننا اور رونا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، قرآن مجید پڑھو، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں، آپ کے سامنے کیسے پڑھوں، حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے، آپ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن سنوں، میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کردی، جب میں اس آیت پر پہنچا، ﴿فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید و جئنا بك علی ھٰؤلآءِ شهیدا﴾ وہ کیسا سماں ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے، اور آپ کو ان تمام پر گواہ بنا کر لائیں گے، میں نے خود سر اٹھا کر دیکھا، یا کسی نے مجھے ہلایا، تب میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (مسلم، فضائل القرآن)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ کی شان شہادت کا ذکر ہوا جو کہ قرآن حکیم میں مذکور ہے۔

☆......یاد رہے کہ گواہی وہی قبول ہوتی ہے جو آنکھوں سے دیکھی گئی ہو، اس لیے تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اعمال امت پر حاضر وناظر ہیں۔

☆......اس موضوع پر چند احادیث منورہ کا مطالعہ ایمان وعرفان کی تازگی کا باعث ہوگا

☆......فرمایا، میں دنیا اور آخرت میں ہر مومن کے سب سے زیادہ قریب ہوں، اگر تم چاہو تو آیت ﴿النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم﴾ یہ نبی تمام مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی قریب ہے، کی تلاوت کرلو۔ (بخاری)

☆......فرمایا، پرہیزگار لوگ میرے سب سے قریب ہیں ﴿من کانوا و حیث کانوا﴾ وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ (مشکوٰۃ، کتاب الرقاق)

☆......ایک شخص کا بچہ فوت ہوگیا۔ فرمایا، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی داخل ہوگے، تمہارا بیٹا اس دروازے پر موجود تمہارا انتظار کررہا ہوگا، یہ بشارت تم تمام کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ، کتاب الجنائز)

☆......حضرت علی القاری علیہ الرحمہ اس حدیث مبارک کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں، خرق عادت کے طور پر اجسام مثالیہ متعدد ہوسکتے ہیں، کیونکہ وہ بچہ ایک ہی وقت میں جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا، (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۱۰۹)

☆......اگر ایک بچہ خرق عادت کی وجہ سے آن واحد میں کثیر مقامات پر حاضر و ناظر ہوسکتا ہے، خود جان کائنات ﷺ معجزے کے طور پر کیوں حاضر و ناظر نہیں ہوسکتے؟۔

☆......آپ بھی قیامت کے دن پل صراط، میزان اور حوض کوثر پر بیک وقت موجود ہوں گے اور افراد امت کی چارہ سازی فرمائیں گے، اسی طرح اس عالم شہادت میں ہر غلام کے حالات اور ہر محتاج کی حاجات کا خیال رکھتے ہیں۔

لامکاں تک اجالا ہے جسکا وہ ہے

ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

☆......فرمایا، مسجد خیف میں ستر انبیا کرام نے نماز ادا کی میں دیکھ رہا ہوں، ان میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں (طبرانی فی الاوسط، ترغیب جلد۲ص ۱۱۷)

☆...... حضور اقدس ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر کربلا میں موجود تھے، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا۔ (ترمذی، کتاب المناقب)

☆...... فرمایا، ہر قبر والے سے فرشتے پوچھتے ہیں، بتا، اس شخص محمد مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا، (بخاری، مسلم، مشکوۃ کتاب الایمان)

☆...... معلوم ہوا لاکھوں قبور میں حضور جان نور ﷺ کی ذات جلوہ گر ہوتی ہے، جیسے سورج ایک مقام پر رہ کر لاکھوں مقامات کو منور کرتا ہے، کیا آفتاب رسالت لاکھوں قبروں میں جلوہ گر نہیں ہوسکتا،

☆...... فرمایا، ﴿عرضت علی اعمال امتی﴾، مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، (مسلم، کتاب المساجد)

☆...... فرمایا، مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کیے گئے، (ترمذی، فضائل القرآن)

☆...... فرمایا، مجھ پر تمھارے اعمال پیش کیے جائیں گے، تمھارا نیک عمل دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کروں گا اور تمھارا برا عمل دیکھ کر تمھارے لیے استغفار کروں گا، (مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۴)

☆...... لوگوں کے اعمال (ان کے) پیغمبروں، باپوں اور ماؤں پر جمعۃ المبارک کے دن پیش کئے جاتے ہیں، وہ ان کے اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، ان کے چہروں پر چمک بڑھ جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اپنے فوت شدگان کو تکلیف نہ دو، (جامع صغیر)

☆...... حضرت سعید ابن میسّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر روز امت کے اعمال حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں، آپ امت کو چہروں سے اور عملوں سے پہچانتے ہیں، اس لئے تو اپنی امت کی گواہی دیں گے، ارشاد باری ہے، کیسا

سماں ہوگا، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اےمحبوب تمھیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ا ص ۵۱۱)

☆......فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام تاریک رات کو تیس میل کے فاصلہ سے پتھر پر چلتی ہوئی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے، (کتاب الشفاء جلد ا ص ۴۹، تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۵۶)

☆......اگر حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی قوت مشاہدہ کا یہ عالم ہے تو حضرت حبیب اللہ علیہ السلام کی قوت مشاہدہ کا کیا عالم ہوگا، کلیم اللہ علیہ السلام نے صفات کا جلوہ دیکھ کر اتنی وسعت نگاہ حاصل کی تھی، حبیب اللہ علیہ السلام نے تو ذات کا جلوہ دیکھا تھا، اس لئے تو غیب و شہادت کا ہر ذرہ آپ پر پوری طرح منکشف ہے۔

☆......فرمایا، مومن کی فراست سے ڈرو، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی،)

☆......اسی طرح صحیح بخاری میں حدیث قدسی ہے، میں اپنے بندے کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اندازہ کیجئے نبی کا کیا مقام ہوگا، پھر ہر نبی کے نبی کا کیا مقام ہوگا،

☆......حضور اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ میں رہ کر جنگ موتہ کی ایک ایک خبر ارشاد فرمائی، حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت رواحہ رضی اللہ عنھم کی شہادت کے واقعات سنا دیئے، (بخاری، کتاب المناقب)

☆......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے سویرے میں دیکھتے تھے، (خصائص کبریٰ جلد ا ص ۱۰۴)

☆......حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ دراز کر کے کربلا کی مٹی اٹھائی اور حضور

اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردی تو آپ رونے لگے، (مسند احمد)ہ

☆......حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ تصرف ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں رہ کر کربلا میں حاضر ہیں، علما کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ وہ جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے تھے تو سدرۃ المنتھیٰ سے جُدا نہیں ہوتے تھے گویا وہاں ہو کر یہاں ہوتے تھے۔

یہ شان ہے خدمتگاروں کی، سرکار کا عالم کیا ہوگا

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تم نے کس حال میں صبح کی، انہوں نے کہا، میں نے مومن کامل کی حالت میں صبح کی، میں دنیا سے بے رغبت ہوں، رات کو بیدار رہا اور دن کو روزہ دار رہا، ﴿کا نی انظر الی عر ش ربی بار زا و کا نی انظر الی اھل الجنۃ یتزاورون فیھا و کا نی انظر الی اھل النار یتضا عون فیھا ،فقال یا حا رث عر فت فالزم﴾، گویا کہ میں عرش خدا کو دیکھتا ہوں، اہل جنت کو ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہوئے اور اہل نار کو بھوک سے بلکتے ہوئے دیکھتا ہوں، آپ نے فرمایا، اے حارث، تم نے پہچان حاصل کرلی۔ اب اسکو سلامت رکھنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۱ص ۴۳، مجمع الزوائد جلد ۱ص ۵۷)

☆......حضرت حارث کی یہ نظر ہے، تو امت کے وارث کی کیا نظر ہوگی۔

☆......فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا، (بخاری و مسلم)

☆......امت کے لاکھوں افراد نے مختلف مقامات پر آپ کی زیارت کی ہے اور لاکھوں افراد کرتے رہیں گے۔ حضرت امام آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس امت کاملین نے آپ کی زیارت کی ہے اور بیداری کی حالت میں فیضان کرم حاصل کیا ہے۔

(روح المعانی جلد۲۲ ص ۳۵)

☆......حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اسمیں کوئی چیز مانع نہیں کہ بہت سے افراد انہیں بیک وقت دیکھ لیں کیونکہ آپ ﷺ سورج کی طرح ہیں، (فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۱۳)

☆......مولوی انور شاہ کشمیری نے بھی لکھا ہے کہ میرے نزدیک حالت بیداری میں حضور کا دیدار ممکن ہے، منقول ہے کہ امام سیوطی نے آپ کو بائیس مرتبہ دیکھا، اور چند احادیث کی صحت کے بارے میں سوال کیا، آپ کے صحیح فرمانے پر ان کو صحیح لکھا، آپ سے امام شعرانی نے بھی آٹھ ساتھیوں کے ساتھ بخاری شریف حالت بیداری میں پڑھی، ان ساتھیوں میں ایک حنفی تھا۔ (فیض الباری شرح بخاری جلد ا ص ۲۰۴)

☆......ان دلائل سے معلوم ہوا کہ آپ شہید کل ہیں، یعنی امت کے نگہبان ہیں، امت کی خبر رکھتے ہیں، اہل تسلیم و رضا کے لئے تو ایک نکتہ بھی کافی ہے، کم نظر اور بے ادب لوگوں کے لئے دفتروں کے دفتر بھی بیکار ہیں، کیونکہ ان کی نگاہوں کے سامنے پردہ آچکا ہے اور وہ لا شعرو ن کے مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں ﴿اللھم ار زقنا محبة حبیبك الکریم بجاہ حبیبك العظیم﴾

نماز میں قرآن پڑھنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا تم میں سے کسی آدمی کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں موجود ہوں، جو نہایت بڑی اور فربہ ہوں، ہم نے عرض کیا، ہاں، آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی آدمی تین آیات قرآنی نماز میں پڑھے تو یہ عمل تین بڑی اور فربہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مسلم، فضائل القرآن)

☆......فرمایا، جو کوئی صبح مسجد میں جائے اور دو آیتیں خود سیکھے یا کسی کو سکھائے تو یہ عمل دو اونٹنیوں سے بہتر ہے، تین آیتیں، تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں، چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، (ایضا، فضائل القرآن)

قرآن شفاعت کرے گا: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قرآن پاک پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے قاریوں کی شفاعت کرے گا۔ دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو، سورۃ بقرہ اور سورۃ آلِ عمران، کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں، یا اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔ (مسلم، فضائل القرآن)

سورۃ الکہف اور آیت الکرسی: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو آدمی سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات کو یاد کر لے گا، وہ دجال سے محفوظ رہے گا، (ایضا، فضائل القرآن)

☆......فرمایا، اے ابو المنذر، تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے، ابو المنذر (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا، ﴿اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم﴾ (یعنی آیت الکرسی) وہ کہتے ہیں کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا، اے ابو المنذر، تمہیں یہ علم مبارک ہو۔ (ایضا)

سورۃ الفاتحہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ایک فرشتے نے آ کر بشارت پیش کی کہ آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو، جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں

دیئے گئے۔ ایک نور سورۃ الفاتحہ اور دوسرا نور سورہ البقرۃ کا آخری حصہ، آپ ان میں سے کوئی حرف بھی پڑھیں گے تو آپ کو اس کا مصداق مل جائے گا، (مسلم، فضائل القرآن)

سورۃ الاخلاص: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی آدمی ہر رات کو تہائی قرآن کی تلاوت نہیں کرتا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، وہ کیسے پڑھ سکے گا، آپ نے فرمایا ﴿قل هو الله احد﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم، فضائل القرآن)

بیمثال سورتیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھ پر بیمثال آیات نازل ہوئی ہیں، ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾، (مسلم، فضائل القرآن)

معلم قرآن کا درجہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو آدمیوں کے سوا کسی اور پر رشک نہیں کرنا چاہیے، ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کریم عطا کیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو، ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور دن رات اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہو، (مسلم، فضائل القرآن)

☆...... ایک اور روایت ہے، وہ شخص جس کو اللہ نے علم عطا کیا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہو، (ایضا)

...... من فضائل المدینہ ......

☆...... حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اور کہا کہ اب میں اس شہر کی مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے فرمایا، میں تمہیں یہ مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ کی مشکلات پر صبر کر کے مرے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، بشرطیکہ اسے مسلمان ہونا چاہئے۔ (ایضاً)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو آگے وبائی بخار آیا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی بیماری دیکھی تو دعا فرمائی، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے نزدیک مکہ مکرمہ کو محبوب بنایا تھا، اس طرح مدینہ منورہ کو بھی محبوب بنا دے، بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے، مدینہ منورہ کو صحت افزا بنا دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت ڈال دے اور اس کا بخار مقام جحفہ کی طرف بھیج دے۔ (ایضاً)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا، جہاں تک کہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا۔ فرشتے وہیں سے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے اور وہ شام میں ہلاک ہو جائے گا۔ (ایضاً)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا، ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ اپنے عم زادوں اور رشتہ داروں کو بلا کر کہیں گے کہ جہاں آسانی ہو، اس جگہ چلو، عیش کی جگہ چلو، کاش کہ وہ جان لیتے کہ مدینہ منورہ ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو شخص بھی مدینہ منورہ سے اعراض کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو مدینہ منورہ میں لا کر آباد کر دے گا۔ سنو مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو نکال کر باہر پھینکتا ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک مدینہ منورہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہ پھینک دے۔ (ایضا)

☆...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (ایضا)

مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ (ایضا)

☆...... حضرت سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یمن فتح ہوگا، تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا، پھر شام فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام

کو لے کر شام چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ پھر عراق فتح ہو گا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر عراق چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے،(ایضا)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مدینہ منورہ کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود لوگ اس کو درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے،(ایضا)

☆......انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک (بہترین) باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے،(ایضا)

☆......حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آئے اور وادی قریٰ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا، مجھے جلدی ہے، جو شخص میرے ساتھ چلنا چاہے چلے اور جو ٹھہرنا چاہے، ٹھہر جائے۔ ہم آپ کے ساتھ چل دیئے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا، یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں،(ایضا)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے،(ایضا)

☆......فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھنا، مسجد حرام کے سوا باقی

مسجدوں کی نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، (ایضا)

☆......ایک روایت کے مطابق "لاکھ نمازوں سے افضل ہے" کے الفاظ بھی وارد ہیں، (ابن ماجہ)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین مسجدوں کے علاوہ (اور کسی مسجد کے لئے) کجاوے نہ کسے جائیں، میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ، (ایضا)

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کی زیارت کے لئے کبھی پیدل جاتے اور کبھی سواری پر۔

☆......وہاں دو رکعت نماز پڑھتے اور ہر ہفتہ کے دن جاتے (ایضا)

☆......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے، (ایضا)

﴿......اشارات......﴾

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو تشریعی اختیارات سے سرفراز فرمایا ہے، اس لئے آپ نے مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین کو حرم بنایا۔

☆......حضور اقدس ﷺ نے برکات مدینہ کے لئے دعا فرمائی۔ آپ کی ہر دعا مقبول ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا ﴿کل نبی یحاب ای مستجاب الدعوات﴾ ہر نبی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ بیہقی) حضرت شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں، ہر پیغمبر قبول کردہ شدہ است دعائے او، یعنی ہر پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہے (اشعۃ اللمعات ۱/ ۱۰۵) پھر حضور ﷺ تو امام الانبیاء ہیں، حضرت

امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی تمام دعائیں قبول ہیں، (مواہب لدنیہ زرقانی جلد: ۸ص ۲۳۷)

اجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ کو

☆...... حضرت ابو طالب نے عرض کی، حضور! بیشک آپ کا رب تعالیٰ تو آپ کی (اطاعت کرتا ہے یعنی) ہر بات مانتا ہے، آپ نے فرمایا چچا، اگر تو اس کی بات مانے گا تو وہ تیری بھی بات مانے گا۔ (مدارج النبوۃ جلد ا، ص ۲۳۸)

☆...... اللہ اکبر، جب اس محبوب اعظم ﷺ نے اپنے شہر وفا کے لئے التجائیں کی ہوں گی تو کیوں نہ رحمت خدا جھوم اٹھی ہوگی، امام یوسف نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ منقول ہی نہیں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کوئی چیز مانگی ہو اور اللہ تعالیٰ نے عطا نہ فرمائی ہو۔ (جواہر البحار جلد ۲ ص ۳۳)

مقبول ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں
کب تیر کماندار نبوت کا خطا ہو

☆...... حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ دینی برکت کا گہوارہ بھی ہے اور دنیاوی برکت کا سرچشمہ بھی ہے۔

☆...... ان احادیث مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ کے عطائی علم غیب کا ثبوت ہے۔

☆...... احد پہاڑ کتنا بلند مرتبہ ہے، جس کو محبوب خدا ﷺ کی محبت نصیب ہوئی۔ ایک حدیث پاک ہے، حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری پر وہ وجد میں آگیا، آپ نے فرمایا، اے احد ٹھہر جا، تیرے سینے پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

معلوم ہوا کہ حیات کی دو قسمیں ہیں، ایک حیات ظاہری اور ایک حیات حقیقی، حیات ظاہری تو روح کی محتاج ہے اور حیات حقیقی عشق مصطفٰے کی محتاج ہے۔

☆...... عشق مصطفٰے پتھر کو مل جائے تو زندہ ہے۔ وجد کرتا ہے، درود پڑھتا ہے، جذبہ محبت سے مالا مال ہوتا ہے۔ تو اولیاء کرام اپنے مزارات میں کیوں نہ زندہ ہوں گے جن کی ساری زندگی عشق مصطفٰے میں بسر ہوئی ہے،

☆...... استن حنانہ کی فریاد کو کون نہیں جانتا۔ یہ عشق مصطفٰے کا کمال ہے کہ کھجور کے تنے بھی یاد مصطفٰے میں گریہ کناں ہوگئے۔

شاد باد اے عشق خوش سودائے ما

اے طبیب جملہ علت ہائے ما

☆...... مدینہ منورہ کا گستاخ لعنت کا مستحق ہے تو تاجدار مدینہ کا گستاخ کیوں نہ لعنت کا مستحق ہوگا۔ قرآن پاک میں ہے، جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالٰی کی لعنت ہو، (سورۃ الاحزاب)

☆...... اللہ اکبر، مدینہ منورہ کے باشندے کس قدر خوش نصیب ہیں، حضور شفیع اعظم ﷺ کی شفاعتوں اور عنایتوں کے سزاوار ہیں۔ اسی لیے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ دعا کیا کرتے تھے، مولا! مجھے مدینہ منورہ میں شہادت کی موت عطا فرما، اور امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ساری عمر مدینہ منورہ سے باہر نہ نکلے کہ کہیں اور جگہ پر موت نہ آجائے اور اس دیار مقدس کی مٹی سے محروم ہو جاؤں

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر

سوئے جنت کون جائے در تمھارا چھوڑ کر

☆......یہی تو وہ شہر نگار حسن ہے، جو اہل دل کا قبلہ آرزو ہے، جہاں عشق و مستی کے کارواں ٹھہرتے ہیں، جو فرشتوں کی زیارت گاہ ہے۔ جہاں جبریل امین کی معراج ہوتی ہے، جہاں میکائیل کی تمنا پلتی ہے، جہاں کی موت، غیرت صد حیات ہے، جو دار الشفا ہے، دار البقا ہے، دار الخیر ہے، رشک فردوس ہے، ہاں ہاں! جو زمین نہیں، زمین پر اترا ہوا عرش بریں ہے۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ صد جنتیں ہیں نثار مدینہ

☆......اسی دلنشین انداز کو سامنے رکھ کر راقم نے عرض کیا ہے۔

عجب دلنشیں ہے بہار مدینہ
کہ صد غیرت گل ہے خار مدینہ
مجھے پوچھتے ہو کہ خورشید کیا ہے
فقط ذرہ رہگزار مدینہ
نگاہ محبت میں گلزار جنت
شبیہ در و بام و دار مدینہ
میں کیوں دیکھوں رنگینی نرگس و گل
تصور میں جب ہے دیار مدینہ
ضیا آفریں کیوں ہیں حوروں کے عارض
کہ غازہ ہے گرد و غبار مدینہ
کوئی طور پر ، کوئی چوتھے فلک پر

گیا عرش پر تاجدار مدینہ

مرا دل طلبگار شاہ دو عالم
مری آنکھ امیدوار مدینہ

ارے مال ، اولاد کی بات چھوڑو
مری روح تک ہے نثار مدینہ

فلک پر نہ کیوں کر دماغ زمیں ہو
کہ اس پر ہے نقش و نگار مدینہ

سر سدرۃ المنتہیٰ سے بھی برتر
عروج مدینہ ، وقار مدینہ

غلام آپکا ہوں ، گدا آپکا ہوں
نگاہ کرم ، شہریار مدینہ

☆......مدینہ منورہ دجال اور طاعون سے محفوظ ہے، قدم محبوب کی برکتوں نے اسے یثرب سے طابہ بنادیا ہے، پہلے یہ خطہ بخاروں کا مرکز تھا، حضور سراپا نور ﷺ جلوہ گر ہوئے تو نظاروں کا مرکز بن گیا۔

☆......مدینہ منورہ کسی کا محتاج نہیں، سب مدینہ منورہ کے محتاج ہیں......اگر کوئی اس میں نہ رہنا چاہے، تو اس کی عظمت و منزلت کا چراغ گل نہ ہوگا، وہ خود زمانے کی تاریکیوں کا شکار ہو جائے گا۔

☆......رسول غالب کی بدولت یہ شہر بھی تمام شہروں پر غالب ہے۔ اس کی رفعت شان نے دنیا کے بڑے بڑے شہروں کو سرنگوں کر دیا ہے۔ گویا کہ یہ تمام بستیوں کو کھا جانے

والی بستی ہے...... قریہ عشق ومستی ہے...... قلعہ حق پرستی ہے......

☆...... لوگ یمن، شام اور عراق کی فتوحات پر مدینہ منورہ کو چھوڑ جائیں گے، اس میں خبر غیب ہے، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو مستقبل کے اسرار اور غیوب سے آگاہ فرمادیا ہے۔ کوئی واقعہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔

☆...... کاشانہ نبوت اور منبر نبوت کا درمیانی علاقہ جنت کا حسین گوشہ ہے، اسی گوشے میں مزار مصطفیٰ کے نورانی جلوے دیدہ ودل کو نورانیت کی خیرات بانٹ رہے ہیں۔ یہ حدیث مبارک ظاہر پر محمول ہے، یعنی یہ گوشہ واقعی جنت ہے، حضرت ابوعبداللہ دشتانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ فرماتے ہیں، اسمیں کوئی بعید نہیں کہ یہ ٹکرا بنفسہ جنت کا ٹکرا ہو، یہ امر ممکن ہے اور حضور اقدس ﷺ نے اس کے وقوع کی خبر عطا فرمائی ہے (اکمال المعلم جلد ۳ ص ۴۷۶)

☆...... حضور اقدس ﷺ جنت کے اعلیٰ مقام میں جلوہ افروز ہیں، ادنیٰ جنت کی یہ خاصیت ہے کہ وہاں کے رہنے والے زندہ بھی ہیں اور مختار بھی ہیں، اعلیٰ جنت کی سب سے اعلیٰ ہستی کی حیات اور اختیار کا کیا عالم ہوگا، یہی وجہ ہے کہ آپ ہر فقیر بارگاہ پر نظر رکھتے ہیں، اس کی حاجات کو پورا کرتے ہیں،

اس گلی کا گدا ہوں میں جسمیں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

☆...... مزارِ مصطفیٰ کی جگہ عرش وفرش کی ہر جگہ سے افضل ہے۔ اس پر تمام متقدمین اور متاخرین کا اتفاق ہے۔ علما امت کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ جس

مبارک جگہ مدفون ہیں، وہ جگہ کعبہ مشرفہ اور عرش خدا سے بھی افضل ہے (کشف الغمہ ۲/۴۴)

☆...... حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس عقیدے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ مزار مصطفیٰ کی جگہ تمام روئے زمین سے افضل ہے، (کتاب الشفا جلد ۲ ص ۷۵)

☆...... حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، تمام روئے زمین سے ہی نہیں، تمام آسمانوں سے، عرش بریں سے اور کعبہ مکرمہ سے بھی افضل ہے، جیسا کہ امام سبکی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا ہے اور اس کا سبب آپ ﷺ کا عالی شرف اور عالی قدر مرتبہ ہے۔

(نسیم الریاض ۳/۵۳۱)

☆...... حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس پر اجماع امت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا مزار مقدس تمام روئے زمین سے افضل ہے، یہ جو کہا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ سے افضل ہے تو اس قول سے مزار مصطفیٰ مستثنیٰ ہے (ایضا)

☆...... حضرت امام عبد السلام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی قبر مقدس تمام مقامات سے افضل ہے، کیونکہ اس پر اللہ کی رحمت و رضوان اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

☆...... حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، زمین کے جس حصے سے حضور اقدس ﷺ کا جسم مبارک متصل ہے، وہ حصہ تمام روئے زمین حتیٰ کہ کعبہ مکرمہ سے بھی افضل ہے، جیسا کہ علامہ ابن عساکر، امام باجی اور قاضی عیاض نے بھی فرمایا ہے۔

(مواہب لدینہ ۲/۳۹۵)

☆...... حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آنحضور ﷺ کے دونوں شہر (مکہ و مدینہ) تمام شہروں سے افضل ہیں، دجال اور طاعون سے محفوظ ہیں، آپ کی مبارک مسجد تمام مساجد سے افضل ہے اور آپ کی قبر انور کی زمین کعبہ اور عرش سے بھی

افضل ہے۔(خصائص کبریٰ جلد۲ ص۳۰۳)

☆......حضرت امام محمد صالحی شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ ﷺ کی قبر مبارک کیوں نہ افضل ہوگی جبکہ وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک اعلیٰ کیاری ہے اور حدیث پاک ہے جنت میں ایک کمان جتنی جگہ بھی مل جائے تو دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔
(سبل الھدیٰ جلد۳ ص۴۵۱)

☆...... حضرت امام علی القاری، حضرت امام نووی اور حضرت امام ابن عابدین شامی [1] جیسے اکابر ملت کا بھی یہی عقیدہ ہے، ذرا نغمہ رضا بھی ملاحظہ کیجئے

من زار قربتی وجبت لہ شفاعتی
ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے
کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائر و
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک در کی ہے

☆......جب حضور اکرم ﷺ کا مزار مقدس کائنات کی امید گاہ ہے تو ہر صاحب ایمان

---

[1]: مرقات جلد۲ ص۱۹۰، رد المحتار جلد۲ ص۳۵۲)

کو اس کی طرف منہ کر کے دعا کرنی چاہئے۔ والی مزار کی بارگاہ سے دین و دنیا کی ہر نعمت طلب کرنی چاہیے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ اور تابعین کا یہی معمول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے۔ (مسند امام اعظم ص ۱۰۳) یہ تمام فقہا امت کا مذہب ہے کہ زائر کا چہرہ مزار اقدس کی جانب ہونا چاہیے۔

☆...... فرمایا کہ میرا منبر شریف میرے حوض پر ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ حوض کہاں ہے، ظاہر ہے جنت میں ہے، معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے زمان و مکان کی وسعتیں سمٹ کر رہ گئی ہیں، آپ زمین پر رہ کر جنت میں جلوہ ریز ہوتے ہیں، جنت میں ہوں تو زمین پر تصرف جاری رہتا ہے۔

☆...... حضور اقدس ﷺ سفر سے لوٹتے تو مدینہ منورہ کی محبت میں تیز تیز چلا کرتے۔

☆...... آخر المساجد کا مطلب یہ ہے کہ آخر مساجد الانبیاء یعنی انبیاء کرام کی مسجدوں میں آخری مسجد، لہذا قادیانی حضرات کا یہ اعتراض درست نہیں کہ جب مسجد نبوی کے بعد اور مساجد بن جائیں تو اس کے آخری مسجد ہونے میں کوئی فرق نہیں، اسی طرح آخر الانبیا کے بعد کوئی نبی آجائے تو ان کے آخری نبی ہونے میں کیا فرق آئے گا، (معاذ اللہ) مذکورہ حدیث کی مزید تشریح کے لئے ایک اور حدیث پاک بیان کی جاتی ہے۔ جس سے سارا اشکال دور ہو جاتا ہے، فرمایا، میں انبیا کا خاتم ہوں اور میری مسجد انبیا کی مساجد کی خاتم ہے۔ (کشف الاستار عن زوائد البزار جلد ۲/ ۵۶)

☆...... مدینہ منورہ کے غبار میں برص، جذام بلکہ ہر قسم کی بیماری کا علاج ہے۔ اسکی کھجور میں زہر کا علاج ہے۔ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا، جبکہ مدینہ منورہ قرآن سے فتح ہوا۔ یہ اسلام کا گنبد اور ایمان کا گھر ہے، اس کے گرد و غبار، کوچہ و بازار، ماحولات و مکانات میں

رسول اقدس ﷺ کی برکت موجزن ہے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۲ ص ۳۹۶)

......طوبیٰ لمن زار خیر الانام......

مبارک ہو اس کے لیے جس نے حضور خیر الانام ﷺ کے چہرہ اقدس اور روضہ انور کی زیارت کی ہے، بعض حضرات علامہ ابن تیمیہ حرانی کے عقائد کے پیروکار ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے سفر مبارک کو حرام قرار دیتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اس خیال باطل پر ایک حدیث مصطفیٰ سے استدلال پیش کرتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث مصطفیٰ کی سمجھ علامہ ابن تیمیہ حرانی کو بھی نہیں آئی اور نہ ہی ان کے پیروکاروں کو آئی ہے۔ حدیث پاک ہے ﴿لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد ......﴾ یعنی تین مسجدوں کے علاوہ کجاوے نہ کسے جائیں، میری مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ (مسلم، کتاب الحج)

☆......شارحین حدیث نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہ حرانی اور ان کے متبعین کی خوب خبر لی ہے۔ حضرت امام ابوالحسن علی تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمہ نے کتاب ''شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام'' میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت متعدد احادیث سے ثابت ہے، آپ کی علمی و فکری تسکین کے لئے وہ احادیث نبویہ رقم کی جاتی ہیں۔

مزید ایمان افروز واقعات سے بھی یہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبرا......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿من زار قبری وجبت لهٗ شفاعتی﴾ جس نے میری قبر انور کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ اس کو دار قطنی[ا] اور بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں (شفاء السقام باب ا)

حدیث نمبر۲......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ﴿من زار قبری حلت له شفاعتی﴾ جس نے میری قبر انور کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اس کو امام ابو بکر احمد البزار نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے، اس حدیث کے جن راویوں پر کچھ کلام کیا گیا ہے، وہ بہر حال فسق اور کذب سے بری ہیں، اور بعض دوسری سندوں میں ان راویوں کی موجودگی کے باوجود بعض محدثین نے حدیث کی تصحیح کی، پھر اس حدیث کے ذریعہ پہلی حدیث کی تقویت کی جا سکتی ہے۔ (ایضا)

حدیث نمبر۳......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿من جاءنی زائرا لا یعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامه﴾ جو شخص زیارت کے لئے میرے پاس آیا، اور اس کو اس عمل میں زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہیں تو

ا۔ سنن دار قطنی جلد ۲ ص ۲۷۸)

میرے اوپر حق ہوگا کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں، اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں، دار قطنی نے امالی میں، ابو بکر بن المقری نے معجم میں نقل کیا ہے۔ سعید بن السکن نے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو ﴿ السنن الصحاح المانورہ ﴾ میں کتاب الحج باب ﴿ ثواب من زار قبر النبی ﷺ ﴾ کے تحت نقل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیارت سے قبر شریف پر حاضری مراد ہے، زیارت میں تعمیم ہے، خواہ حیات النبی ہو یا بعد الموت ہو۔ (ایضا)

﴿...... حدیث نمبر ۴ ......﴾

☆...... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿...... من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی ﴾ جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر مبارک کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، اس کو دار قطنی[1] نے اپنی سنن میں اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ایک حدیث میں ﴿ کان کمن زارنی فی حیاتی ﴾ کے الفاظ ہیں، اس متن کو ابو احمد ابن عدی نے کامل میں نقل کیا ہے۔ (ایضا)

﴿...... حدیث نمبر ۵ ......﴾

☆...... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی ﴾ جس شخص نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اس نے مجھ پر ظلم کیا، اس کو ابن عدی نے کامل میں نقل کیا ہے[2] اس روایت میں ایک راوی النعمان ابن شبل

---

[1]: سنن دار قطنی ۲/ ۲۷۸، السنن الکبریٰ بیہقی ۵/ ۲۴۶)
[2]: فردوس الاخبار ۴/ ۱۷، کنز العمال ۵/ ۱۳۵

ہے، اس کو عمران بن موسیٰ نے ثقہ قرار دیا ہے اور موسیٰ بن ہارون نے متہم قرار دیا ہے۔ چونکہ یہ جرح مجمل ہے لہذا اس پر توثیق کو ترجیح دی جائے گی۔ (ایضا)

......حدیث نمبر ۶......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ﴿من زار قبری او من زارنی کنت له، شفیعاً او شهیداً﴾ جس شخص نے میری قبر انور کی زیارت کی یا میری زیارت کی تو میں اس کے لئے شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا، اسکو ابوداود طیالسی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (ایضا)

......حدیث نمبر ۷......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ﴿من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامة﴾ جس شخص نے میری قصداً زیارت کی، وہ قیامت کے دن میرے جوار رحمت میں ہوگا، اس کو عقیلی نے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے ایک راوی ہارون کو ازدی نے نا قابل حجت قرار دیا ہے، جبکہ ابن حبان نے ثقات میں شامل کیا ہے، اور ابن حبان کا رتبہ ازدی سے بہت زیادہ ہے، (ایضا)

......حدیث نمبر ۸......

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ﴿من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیالی﴾ جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی، اسکو دار قطنی وغیرہ نے نقل کیا ہے، بعض سندوں میں

ان الفاظ کا اضافہ ہے، یعنی جو حرم مکہ یا حرم مدینہ میں مرے گا، قیامت کے روز امن کی حالت میں اٹھے گا۔ (ایضاً، کنز العمال ۵/۱۳۵)

﴿......حدیث نمبر ۹......﴾

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ﴿من لم یزر قبری فقد جفانی﴾ جس شخص نے میری قبر انور کی زیارت نہ کی، اس نے مجھ پر ظلم کیا، اسکو ابو الحسین نے "اخبار المدینہ" میں اور ابن نجار نے "الدرۃ الثمینہ" میں ذکر کیا ہے (ایضاً)

﴿......حدیث ۱۰......﴾

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے میری زیارت کی، ﴿حتیٰ ینتھیٰ الیٰ قبری﴾ جہاں تک کہ میری قبر انور پر پہنچا، میں قیامت کے دن اسکا گواہ یا شفیع بنوں گا، (ایضاً)

تلک عشرۃ کاملۃ

حضرت امام ابو الحسن سبکی علیہ الرحمہ نے کل پندرہ احادیث مبارکہ نقل فرمائی ہیں، ان کی اسناد پر ہونے والی جرح کو خوب رد کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی احادیث مبارکہ نقل کی ہیں، جن میں لفظ زیارت تو نہیں لیکن زیارت کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں، پھر مزار مصطفیٰ کا سفر کس طرح حرام ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کا التزام تو صحابہ کرام اور تابعین عظام فرماتے رہے۔ حضرت امام ابن عساکر اور امام عبد الغنی مقدسی نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔ آپ کے خواب میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے بلال، یہ کیا ظلم ہے، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم میری زیارت کے لئے آؤ۔ آپ

ملک شام سے چل کر سیدھے مزار مصطفیٰ پر آئے اور قبر انور پر پہنچ کر رونا اور چہرے کو اس پر رگڑنا شروع کردیا، پھر انہوں نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے کہنے پر اذان پڑھی تو گویا مدینہ منورہ میں بھونچال آگیا، بچے اور عورتیں روتی ہوئی گھروں سے نکل آئیں۔ وصال مصطفیٰ کے بعد اس دن سے زیادہ آہ وبکا کا منظر کبھی نہیں دیکھا گیا، آنحضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کا سفر ایک خواب سے نہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جیسے محبوب صحابی کے عمل سے ثابت ہے۔ پھر اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی موجود تھے۔ انہوں نے بھی اس عمل پر حرمت کا فتویٰ صادر نہیں کیا۔ حضرت ابن ابی عاصم نے فرمایا ہے کہ صحابہ کے زمانے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سفر اور تابعین کے زمانے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے قاصد کا سفر محض زیارت قبر مصطفیٰ اور سلام نیاز کے لئے تھا، اس کے علاوہ اور کوئی مقصد کارفرما نہیں تھا، (شفاء السقام باب ۳)

☆......فتوح الشام میں ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے قاصد میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ جب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے پیغام لے کر آئے تو رات کا وقت تھا، وہ فوراً مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کی قبر انور پر سلام عرض کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر بھی سلام عرض کیا۔

☆......اسی کتاب میں مذکور ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس والوں سے صلح فرمائی تو کعب الاحبار ان کی خدمت میں پہنچے اور اسلام لے آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، کیا تمھاری خواہش ہے کہ میرے ساتھ مدینہ منورہ چلو اور حضور اقدس ﷺ کی قبر انور پر حاضری دو، انہوں نے جواب دیا، میں ضرور ایسا کروں گا، پھر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کو سلام عرض کیا۔ (شفاء السقام باب ۳)

☆...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وصال مصطفیٰ کے بعد ایک اعرابی قبر مصطفیٰ پر حاضر ہوا اور روتے ہوئے کہنے لگا، میں آیت کریمہ ﴿ و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وك [1] ﴾ اور اگر وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں تو تیرے پاس آجائیں، کے تحت حاضر ہوا ہوں، آپ میرے لئے استغفار کریں۔ اسی وقت روضہ مبارکہ سے آواز آئی، اے آنے والے تیرے گناہ بخش دیے گئے (تفسیر قرطبی جلد ۵ ص ۲۶۵، تفسیر مدارک)

☆...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں زبردست قحط نمودار ہوا، حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ روضہ رسول پر حاضر ہوئے اور عرض کی، ﴿ یا رسول الله استسق لا متك فانهم قد هلكوا ﴾ حضور! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کیجئے لوگ تو ہلاک ہوگئے ہیں، آپ ان کی خواب میں جلوہ گر ہوئے اور فرمایا، عمر کے پاس جاؤ، ہمارا سلام دو اور کہو کہ عنقریب بارش نازل ہوگی، جس سے ساری سختی ختم ہوجائے گی، (فتح الباری شرح بخاری ۲/ ۳۹۷)

☆...... خلافت عثمانی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عامل تھے، انہوں نے ایک بات پر حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کے کوڑے مارے تو انہوں نے دربار مصطفیٰ میں حاضر ہوکر فریاد کی،

فیا قبر النبی و صاحبیه
الا یا غوثنا لو تسمعونا

---

[1] جاءوك حکم مطلق ہے، معلوم ہوا وصال مصطفیٰ کے بعد بھی آپ کے دربار میں جانا حکم قرآنی سے ثابت ہے، اس پر ایک اعرابی نے عمل کیا اور حضرت علی المرتضیٰ نے تصدیق فرمائی، ساری امت کا اس پر اجماع ہے۔

الا صلی الھکم علیکم

ولا صلی علی الامراء فینا

یعنی اے نبی اکرم ﷺ اور ان کے صاحبان کرام کی قبر انور، اے ہمارے غوث، کاش آپ ہماری بات سنیں، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے لیکن ہمارے اُمرا پر نہ فرمائے، (استیعاب ۳/ ۵۵۷)

☆..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روضہ مصطفیٰ پر حاضر ہوتے تو ایسے مودب ہوتے کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہوتا، شاید آپ نماز پڑھ رہے ہیں، (کتاب الشفاء جلد ۲)

☆..... حضرت امام ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ روضہ رسول پر حاضر ہوئے تو رسول اکرم ﷺ کی طرف چہرہ کر کے بہت زیادہ روئے، (وفاء الوفا جز ۲ ص ۴۴۰)

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری قبر انور پر کھڑے ہو کر کہیں "یا محمد" تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا، (المطلب العالیہ ۴/ ۳۴۹)

☆..... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کو چھوڑتے وقت اپنے نانا جان ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوئے اور صلوۃ وسلام عرض کر کے رخصت کی اجازت طلب کی..... صاحب روضۃ الشھداء لکھتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت امام رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا اور اپنے برادر معظم سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے جنت البقیع میں حاضری دی۔ (تاریخ کربلا ص ۲۳۳)

☆..... حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب قافلہ اہل بیت کو لے کر واپس تشریف لائے تو کیا ہوا، "قیامت سے پہلے قیامت آگئی، وفور غم اور جذبہ بے خودی میں اہل

مدینہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت محمد بن حنفیہ گھروں سے روتے ہوئے نکل پڑے، قافلہ سیدھا حضور ﷺ کے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا، حضرت امام زین العابدین کی نظر جیسے ہی روضہ مطہرہ پر پڑی تو بے اختیار رو پڑے اور صرف اتنا ہی کہہ سکے، نانا جان! اپنے نواسے کا سلام قبول فرمائیے'' (تاریخ کربلا ص ۳۳۶)

☆......ارے یہ روضہ مقدسہ تو فرشتگان نور کا قبلہ مراد ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیتے ہیں، یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، حتیٰ کہ آپ روضہ انور سے باہر تشریف لے آئیں گے تو ستر ہزار فرشتے بازو پھیلائے ہوئے آپ کے ہمراہ ہوں گے، (مشکوٰۃ باب الکرامات)۔

ستر ہزار صبح ہیں ، ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اسقدر کی ہے

☆......عباسی خلیفہ منصور جب روضہ اقدس پر حاضر ہوا تو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ، بھی وہاں موجود تھے، اس نے کہا، کیا میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف، آپ نے فرمایا، تم اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کیوں پھیرتے ہو حالانکہ آپ بارگاہ الٰہی میں تمھارا وسیلہ ہیں اور تمھارے والد آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں، تم آپ کی طرف ہی منہ کر کے شفاعت کی استدعا کرو، اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرماتا ہے، (کتاب الشفاء جلد ۲ ص ۳۳)

☆......حضرت ابوالجوزا رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط سالی کا دور تھا، لوگوں

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، سے درخواست کی تو انہوں نے فرمایا، روضہ مصطفیٰ ﷺ کی چھت میں سوراخ کر دو تا کہ روضہ اقدس اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے، لوگوں نے ایسا ہی کیا تو زبردست بارش ہوئی، اس سال کا نام "عام الفتق" یعنی خوشحالی کا سال پڑ گیا، (سنن دارمی جلد ا ص ۴۳)

☆...... ایک مرتبہ مروان اموی روضہ مصطفیٰ پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک صاحب قبر انور پر منہ رکھ کر بیٹھے ہیں، اس نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو، وہ صاحب مڑے تو اس نے پہچان لیا، وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، تھے۔ آپ نے فرمایا، میں اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، کسی پتھر کے پاس تو نہیں آیا (مسند احمد ۵/۴۲۲)

☆......امت محمدیہ کے جلیل القدر صوفیا، علما اور فقہا ہر دور میں حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کو اپنی امیدوں اور حسرتوں کی پناہ گاہ سمجھتے رہے، چند ایک کے احوال اور واقعات سے ایمان تازہ کریں۔

☆......حضرت خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ نے اپنے شیخ کریم حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے ساتھ روضہ مصطفیٰ پر حاضری دی اور سلام عرض کیا، روضہ مصطفیٰ سے آواز آئی و علیکم السلام یاقطب مشائخ البر والبحر۔ (انیس الارواح، ص ۶)

☆......حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، نے روضہ مصطفیٰ پر حاضری دی تو آپ کو بھی جواب موصول ہوا۔

☆......حضرت شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ روضہ مصطفیٰ پر حاضر ہوئے تو دست مصطفیٰ باہر آیا، جس کی نوے ہزار افراد نے زیارت کی (فضائل حج از زکریا سہارنپوری، بحوالہ الحاوی للفتاوی از سیوطی)

☆......حضرت شیخ نورالدین ایجی علیہ الرحمہ روضہ مصطفیٰ پر حاضر ہوئے تو انہیں بھی سلام کا

جواب موصول ہوا، اے میرے بیٹے، تم پر بھی سلام ہو، اس جواب کو تمام حاضرین نے سنا، (الحاوی للفتاوی ۲ص ۲۶۱)

☆...... حضرت امام ابوبکر دیار بکری علیہ الرحمہ روضہ مصطفیٰ پر حاضر ہوئے تو سلام عرض کی، اندر سے جواب آیا، اے ابوبکر، تم پر بھی سلام ہو، اس آواز کو تمام حاضرین نے سنا، (ایضا)

زیارت قبور کا حکم: تمام اہل فکر علامہ ابن تیمیہ حرانی اور ان کے متبعین کے اس فتویٰ پر حیرت زدہ ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو زیارت روضہ مصطفیٰ کے سفر سے کیوں روکا ہے، جبکہ صریح احادیث نبویہ میں زیارت قبور کا حکم موجود ہے۔

☆...... مشہور حدیث پاک ہے، پہلے میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، اب حکم دیتا ہوں کہ زیارت کیا کرو، (مسلم، کتاب الجنائز)

☆...... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو نہ ملی، اپنی والدہ کی قبر انور کی زیارت کے لئے عرض کیا تو اجازت مل گئی [1]، (ایضا)

☆...... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں، (مسلم، کتاب الجنائز)

☆...... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جو آدمی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کیا کرے تو اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے میں لکھا جائے گا، (رواہ البیہقی شعب الایمان، مشکوۃ)

---

[1]: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ مومنہ تھیں، کیونکہ مشرکین و کافرین کی قبروں پر کھڑے ہونے کا حکم نہیں ہے، رہا یہ کہ استغفار سے کیوں روکا گیا تو یہ اس لئے کہ آپ کا والدہ کے بارے میں استغفار کرنا ان کے گنہگار ہونے کا وہم پیدا کر دیتا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو استغفار سے روک دیا کہ کوئی شخص آپ کی والدہ کے بارے میں اس قسم کا وہم نہ پیدا کرے۔

اللہ اکبر، حضور سرور موجودات ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عام قبور کی طرف سفر کرنا ثابت ہورہا ہے، والدین کی قبور پر جانے کی رغبت دلائی جارہی ہے۔ بلکہ خود سرور عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے کہ آپ ہر سال احد کے شہداء کرام کی قبروں پر تشریف لے جاتے، یہی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا معمول تھا۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی وہاں جا کر دعا فرماتیں، حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بھی یہی طریقہ مبارکہ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بھائی عاصم بن عمر کی قبر پر گئے اور دردناک اشعار پڑھے، حضرت عائشہ صدیقہ اپنے بھائی حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر کی قبر پر مکہ گئیں اور خنساء کے اشعار پڑھے (شفاء السقام)

☆...... جب ان قبور صالحین کی طرف سفر کرنا جائز ہے تو روضہ مصطفیٰ کی طرف کیوں جائز نہیں، جس میں اولین وآخرین کے سردار جلوہ فرما ہیں۔

علمائے کرام کے فیصلے: علما کرام اور صلحا عظام نے قرآن وحدیث کے اسرار کو جس طرح حاصل کیا ہے، وہ عام لوگوں کے بس کی بات نہیں، امت کے جلیل القدر علماو صلحا کے مبارک فیصلے بھی مزار مصطفیٰ کی حاضری کو دوجہان کی سعادت عظمیٰ قرار دے رہے ہیں، ملاحظہ کیجئے۔

☆...... حضرت امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علماء حجاز علماء عراق، علماء شام، علماء خراسان، علماء اہل یمن خواہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین میں سے، جس نے بھی کتاب المناسک لکھی ہے، وہ ہر شخص کو جو مدینہ میں آتا ہے، خواہ حج و

عمرہ کیلئے گھر سے نکلا ہو یا صرف مدینہ کے لئے چلا ہو، اسکو بتایا ہے کہ کس طرح آنحضور ﷺ پر سلام بھیجے اور کس طرح حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجے، اس سے معلوم ہوا کہ زیارت قبر النبی ﷺ بھی ایک عبادت ہے (شفاء السقام ص ۴۴ بحوالہ کتاب الشریعۃ)

☆...... حضرت امام ابن بطہ العکبری علیہ الرحمہ نے بھی "کتاب الابانہ" میں یہی تحریر فرمایا (شفاء السقام ص ۴۴)

☆...... حضرت امام عبدی مالکی علیہ الرحمہ نے شرح الرسالہ میں یہاں تک تصریح فرمائی ہے کہ زیارت قبر النبی ﷺ کے لئے مدینہ کا سفر کعبہ اور بیت المقدس کی زیارت کے سفر سے افضل ہے (ایضا)

☆...... حضرت امام اسحاق بن ابراہیم علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ہمیشہ سے حاجیوں کا یہ دستور رہا ہے کہ حج سے فراغت کے بعد مدینہ جاتے ہیں، مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرتے ہیں، منبر رسول اور قبر رسول اور آثار رسول سے تبرک حاصل کرتے ہیں (ایضا)

☆...... حضرت امام ابوالحسن سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مدینہ جانے کا اہم مقصد زیارت قبر النبی ہے، محض مسجد نبوی کی نماز کی فضیلت مدینہ جانے کا سبب نہیں نماز کی فضیلت تو بیت المقدس میں بھی ہے، وہاں پہنچنے کا ایسا جذبہ نہیں جیسا کہ مدینہ پہنچنے کا ہے (ایضا)

☆...... حضرت امام مالک قاضی ابوالطیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حج و عمرہ کے بعد قبر النبی کی زیارت کرنا مستحب ہے، (ایضا)

☆...... حضرت امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، قبر النبی کی زیارت مسلمانوں میں مجمع علیہ سنت ہے، اور اس کی فضیلت پسندیدہ چیز ہے۔ (ایضا باب ۴ ص ۳۸)

☆...... علاوہ ازیں، امام ابوعبداللہ حسین الحلیمی، امام ماوردی، امام رویانی، امام محمد بن

مکرم کرمانی، امام عبداللہ بن محمود، امام ابوالعباس السروجی، امام ابوالخطاب محفوظ حنبلی، امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ السامری حنبلی، امام ابن جوزی حنبلی علیہم الرحمہ جیسے علماء اور ائمہ امت نے زیارت روضہ مصطفیٰ کی نیت سے سفر کو مستحب قرار دیا ہے (شفاء السقام باب ۴)

☆......تہذیب المطالب میں حضرت شیخ ابو عمران مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ زیارت قبر النبی واجب ہے، (ایضا)

☆......احناف کے نزدیک تو قبر النبی کی زیارت مستحبات میں سے افضل بلکہ درجہ وجوب سے قریب تر ہے، (ایضا)...... حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا، حاجی کے لئے مناسب ہے کہ وہ مدینہ منورہ جائے اور حضور اقدس ﷺ کی قبر انور پر حاضری دے، وہ قبلہ اور قبر انور کے درمیان اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا رخ قبر انور کی طرف ہو، پھر وہ حضور اقدس ﷺ کو سلام عرض کرے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی سلام عرض کرے۔ (ایضا)

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت اور مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنا اعظم عبادات اور اعلیٰ درجات سے ہے، اور بعض کا مذہب یہ کہ ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے، علماء کرام فرماتے ہیں کہ واجب سے ان کی مراد سنت موکدہ ہے (مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۷۵۶)

☆......حضرت امام سید شریف سمہودی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زرکشی نے الرسالہ کے شارح عبدی مالکی سے نقل کیا ہے، زیارت روضہ مصطفیٰ کے لئے سفر کرنا کعبہ معظمہ اور بیت المقدس جانے سے افضل ہے، (وفاء الوفا ص ۵۸)

☆......حضرت امام ابن الہمام حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مدینہ منورہ کو سفر کرتے ہوئے

صرف رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی نیت کرے، (فتح القدیر)

☆...... حضرت میر احد الدین کرمانی علیہ الرحمہ کیا خوب کہتے ہیں ۔

خوش آنکہ بندم در رہت بر ناقہ محمل از وطن

خیزم چو گردا فتم چو اشک آیم بہ سر غلطم بہ تن

آیم بریں دار الشفا ، گویم بہ زاری دمبدم

کاے شمع دیں، ختم الرسل، مطلوب حق، فخر زمن

☆...... حضرت امام ابن الحاج علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مشرق و مغرب کے علما اور اکابر صلحا، نسل در نسل محبوبان خدا کے مزارات سے فیضان معرفت اور حسی و معنوی طور پر برکت حاصل کرتے رہے ہیں۔ (المدخل)

☆...... حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت ابو عبداللہ قریشی علیہ الرحمہ نے بتایا ہے کہ مصر میں، بہت زبردست قحط پڑا تو لوگ بھوک سے مرنے لگے، میں نے شام کا سفر کیا اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے مزار مبارک کے قریب پہنچا، آپ مجھے آگے سے ملے تو میں نے ان سے دعا کرائی، چنانچہ ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے قحط دور کر دیا، (فتاوی حدیثیہ ص ۲۵۶)

☆...... حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، اور حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ، کے مزارات پر حاضر ہوئے اور ان سے کلام کیا (قلائد الجواہر ص ۱۴۱)

☆...... حضرت شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں امام اعظم رضی اللہ عنہ، کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے آتا ہوں، دو رکعت نماز پڑھ کر جو دعا مانگتا ہوں، قبول ہو جاتی ہے (رد المختار جلد ۱ ص ۴۱)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور روضہ اقدس پر حاضری دی تو حجابات اٹھ گئے، (فیوض الحرمین)

☆...... حضرت امام عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں شیخ ارسلان دمشقی علیہ الرحمہ کے مزار کی زیارت کیلئے جا رہا تھا، ایک شخص نے کہا، تم مٹی کی زیارت کیوں کرتے ہو، یہ تو بیوقوفی ہے، مجھے حیرت ہوئی اور افسوس ہوا، میں نے سوچا کہ یہ کسی مسلمان کی بات نہیں ہو سکتی، (کشف النور عن اصحاب القبور ص ۱۹)

☆...... حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اولیا کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں، (بہار شریعت ۴/۱۳۲)

☆...... اس موضوع پر بہت سے واقعات و مشاہدات پیش کیے جا سکتے ہیں، جن کو علما وصلحا نے بڑے اہتمام کے ساتھ نقل فرمایا ہے، گویا حضور سید دو عالم ﷺ کے روضہ اقدس اور آپ کی امت کے اولیا کرام کے مزارات پر سفر کا ارادہ کر کے جانا آپ کی امت کا معمول ہے، اس معمول امت کو سب سے پہلے علامہ ابن تیمیہ حرانی اور ان کے چند متبعین نے حرام کہا ہے، جن کی پوری امت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں،

حدیث کا مفہوم: اب یہ سوال اپنی جگہ برقرار ہے کہ حدیث لا تشد الرحال یعنی کجاوے نہ کسو، کا کیا مفہوم ہوگا، آیئے شارحین حدیث کا دامن تھام کر اس حدیث کے اسرار اور افکار سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆...... حضرت امام ابوالحسن سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "یاد رکھو سفر میں دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک تو وہ چیز جو سفر کرنے پر برانگیختہ کرتی ہے۔ جیسے حج یا جہاد یا طلب علم یا والدین

کی زیارت یا ہجرت وغیرہ۔ دوسری چیز وہ مکان ہوتا ہے جو سفر کا منتہیٰ (منزل) ہوتا ہے، جیسے مکہ یا مدینہ یا بیت المقدس یا کوئی اور جگہ خواہ کوئی غرض ہو، اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ عرفات کے میدان کے لئے کجاوے کسنا حج کے افعال کے لئے واجب ہے۔ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ حالانکہ وہ تین مساجد میں داخل نہیں ہے۔ جداگانہ مقام ہے۔ اسی طرح طلب علم کیلئے سفر کرنا۔ اور کجاوہ کسنا بالاجماع جائز ہے، خواہ کوئی مکان ہو، ان مساجد ثلاثہ کے علاوہ کسی مکان کا سفر کبھی مستحب، کبھی واجب علی الکفایہ اور کبھی فرض عین ہوتا ہے، اس طرح جہاد کے لئے سفر کرنا اور خاص حالات میں بلاد کفر سے بلاد اسلام کی طرف ہجرت کرنا، اسی طرح والدین کی زیارت کے لئے سفر اور بھائیوں کی ملاقات کے لیے، تجارت کے لیے سفر بالاتفاق جائز ہے، حالانکہ یہ مساجد ثلاثہ کے لئے سفر نہیں ہے۔ پھر اصل معنی اس حدیث کا یہی ہے کہ مساجد میں سے صرف ان تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہیے، (شفاء السقام باب ٦)

☆......ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، اگر یہی کہا جائے کہ قبر نبی بھی کلام کے مدلول میں داخل ہے تو پھر قبر نبی کی تخصیص کر لی جائے گی، اور اس کلام کو قبر نبی کے ماسوا پر محمول کیا جائے گا، اور اس تخصیص کی دلیل وہ دلائل ہیں جو خصوصا قبر نبی کی زیارت کے بارے میں ہیں اور اس کے سفر پر امت کا اتفاق ہے (ایضا)

☆......حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مساجد ثلاثہ کے علاوہ کجاوے کسنے اور سفر کرنے کے بارے میں علما کا اختلاف ہے۔ مثلا نیک لوگوں کی قبروں پر جانے اور فضیلت والی جگہوں کے بارے میں ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ سفر حرام ہے اور قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اس کے مختار ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے

اور ہمارے اصحاب کا صحیح مذہب جو کہ امام الحرمین علیہ الرحمہ اور محققین نے اختیار کیا ہے کہ یہ سفر نہ حرام ہے اور نہ مکروہ ہے، بلکہ مراد یہ ہے کہ پوری فضیلت تین مسجدوں کے سفر میں ہے، (شرح مسلم نووی)

☆......حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے امام الحرمین کے حوالے سے اس کے متعدد جوابات نقل فرمائے ہیں۔

۱...... مکمل فضیلت ان مساجد کی طرف سفر کرنے میں ہے۔ ان مساجد کے علاوہ سفر کرنا جائز ہے، مگر اسمیں وہ فضیلت نہیں ہے۔

۲...... ان مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے نذر نہ مانی جائے، اگر کسی نے نذر مان لی تو اس کو پورا کرنا واجب نہیں،

۳...... اس میں تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد کے لئے سفر کرنے سے روکا گیا ہے، مطلق سفر کرنے سے نہیں روکا گیا۔ (ورنہ بہت سے ضروری سفر حرام ہو جائیں گے جن پر علامہ ابن تیمیہ اور ان کے متبعین بھی روانہ ہوتے رہے)

۴...... ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد میں اعتکاف کرنے کیلئے سفر اختیار نہ کرے، پھر آگے چل کر علامہ عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ علما کرام نے ابن تیمیہ کو کہا ہے کہ وہ جو "حدیث شد رحال" کی وجہ سے روضہ رسول کی جانب سفر کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں، تو ہمارے نزدیک یہ بہت برا قول ہے...... ابن تیمیہ سے جو نہایت مکروہ مسئلے منقول ہیں، یہ مسئلہ بھی ان ہی میں سے ایک ہے (فتح الباری شرح بخاری جلد۳ ص ۶۵)

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، شیخ ابن تیمیہ حنبلی نے زیارت قبر مصطفیٰ کے لیے سفر کرنے کو حرام قرار دیکر بہت تفریط سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ بعض

لوگوں نے اس زیارت کو ضروریات دین کی عبادت قرار دے کر افراط سے کام لیا ہے۔

لہذا ابن تیمیہ کی تکفیر کا قول صحت وصواب کے زیادہ قریب ہے، کیونکہ جس چیز کی اباحت پر علما کا اتفاق ہو، اسکو نہ ماننا کفر ہے تو جس چیز کے استحباب پر علما کا اتفاق ہو اس کو حرام قرار دینا اس سے بھی بڑا کفر ہے۔ (شرح الشفاء جلد ۳ ص ۵۱۴)

☆...... یہاں حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ گویا یہ فرما رہے ہیں کہ زیارت روضہ مصطفیٰ کا سفر تمام علما امت کے نزدیک عمل مستحب ہے۔ اس کو حرام قرار دینا زیادہ کفر ہے۔ اس بنا پر علامہ ابن تیمیہ کی تکفیر کرنا درست ہے۔ یاد رہے "حدیث لاتشد الرحال" کی زد میں روضہ مصطفیٰ کا سفر آتا ہی نہیں، کیونکہ کسی عارض کے بغیر مساجد ثلاثہ کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار کرنا غیر ضروری ہے، اسکی طرف کجاوے نہ کسے جائیں۔ اگر کوئی عارض ہو، جیسا کہ کسی عزیز کی تیمارداری، حصول علم وفضل، زیارت والدین، سفر تجارت، سفر ہجرت سفر جہاد وغیرہ تو کسی جگہ کا سفر بھی جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں فرض عین ہے، تو اب ایمان سے سوال کریں، اسلام سے پوچھیں، محبت مصطفیٰ کے حسین جذبوں کو آواز دیں کہ جب کسی عارض کی وجہ سے کسی بھی جگہ کا سفر جائز ہے، اس کا اہتمام منکرین بھی کرتے ہیں تو ایک روضہ مصطفیٰ ہی ایسی جگہ ہے جس کا سفر حرام قرار دے کر امت مصطفیٰ کو دولت وصل محبوب سے محروم کر دیا جائے، واقعی یہ ابن تیمیہ حرانی کے "ابشع الاقوال" (بد ترین باتوں) میں سے بھی سب سے بدترین قول ہے۔ اس بدترین قول کے رد میں رسالے لکھے گئے، حضرت قاضی اخنائی مالکی علیہ الرحمہ نے سلطان ناصر کو درخواست ارسال کی کہ ابن تیمیہ حرانی کو اس بے ادبی کی وجہ سے قتل کر دیا جائے۔ اس محضر نامہ پر جید علما کرام کے دستخط ثبت تھے، سلطان ناصر نے ابن تیمیہ حرانی کو قلعہ دمشق میں نظر بند کر

دیا اور اس کی ہر قسم کی فتویٰ نویسی پر پابندی عائد کر دی گئی۔ پھر ساڑھے سات سو سال سے علماء امت پوری امت کو آگاہ کر رہے ہیں کہ اپنے ایمان و وجدان کو ابن تیمیہ حرانی کے بدترین اقوال سے محفوظ کر لو، حضرت علامہ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ کا انداز ملاحظہ کیجئے

"اللہ تعالیٰ نے ابن تیمیہ کو نامراد کیا، اسکو گمراہ، اندھا، بہرا اور ذلیل و رسوا کیا، جو شخص اسکے احوال اور اقوال کا کذب جاننا چاہے وہ حضرت امام ابوالحسن سبکی علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کرے، ان کے علم و فضل پر سب کا اتفاق ہے۔ اسی طرح علامہ تاج الدین سبکی، امام عز بن جماعہ اور دیگر شافعی، مالکی اور حنفی علما کرام نے ابن تیمیہ کی خرافات کو بیان کیا ہے...... ابن تیمیہ، ابن قیم اور ان جیسے لوگوں کی کتابوں سے اپنے آپ کو بچانا، یہ وہ لوگ ہیں، جنھوں نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا...... غضب خدا اور آخرت کی ذلت انکا مقدر ہے" (فتاویٰ حدیثیہ ص ۹۹، ص ۱۷۳)

☆...... شان مصطفیٰ کے منکرین بھی عجیب سوچ کے مالک ہیں، مسجد نبوی شریف کی عزت و عظمت کو مانتے ہیں مگر جس کے وجود مقدس کی بدولت یہ عزت و عظمت قائم ہے، اس کو تسلیم نہیں کرتے، یہ لوگ روضہ رسول کو مسجد پر قیاس کر کے طرح طرح کے فتوؤں سے اہل ایمان کے دل زخمی کرتے رہتے ہیں، مذکورہ "حدیث لاتشد الرحال" کا مفہوم صرف اتنا تھا کہ تین مساجد کے علاوہ دنیا بھر کی مسجدیں اجر و ثواب کے معاملہ میں برابر ہیں۔ لہذا ان کی طرف دور دور سے چل کر سفر کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں، لیکن برا ہو برے انداز فکر کا، ان لوگوں نے اس حدیث کا تعلق مشاہد اولیا اور مقابر انبیا کے ساتھ قائم کر کے مسلمانوں کی عقیدت مجروح کرنا شروع کر دی۔ ان کے پاس تھوڑا سا علم بھی ہوتا تو غور کرتے کہ الاالی ثلاثۃ مساجد مستثنیٰ مفرغ ہے اور مستثنیٰ مفرغ

میں مستثنیٰ منہ ہمیشہ وہی مقدر مانا جائے گا جو مستثنیٰ کی نوع ہو، مثلاً ﴿ ماجاء نی الا زید ﴾ میں لفظ جسم یا حیوان کو مستثنیٰ منہ مقدر نہیں مانا جائے گا۔ اور اس عبارت کا مطلب ﴿ ماجاء نی جسم الا زید ﴾ یا پھر ﴿ ما جاء نی حیوان الا زید ﴾ نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہی مانا جائے گا کہ ﴿ ما جاء نی رجل الا زید ﴾ تو اس حدیث میں بھی مستثنیٰ منہ بجز لفظ "مسجد" اور کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا، لہذا حدیث کی اصل عبارت یہ ہوئی کہ ﴿ لا تشد الرحال الی مسجد الا الی ثلاثۃ مساجد ﴾ یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی دوسری مسجد کی طرف کجاوے نے باندھے جائیں، چنانچہ اس حدیث کی بعض روایات میں یہ لفظ بھی آیا ہے۔ مثلاً ایک روایت ہے ﴿ لا ینبغی للمصلی ان تشد رحاله الی مسجد تبتغی فیه الصلوٰۃ غیرالمسجد الحرام و المسجد الاقصیٰ و مسجدی هذا ﴾ یعنی سواریوں پر کجاوے کسی مسجد (نبوی) کی طرف بقصد نماز نہ باندھے جائیں سوائے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے، (قسطلانی وعمدۃ القاری) ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ ذکر کر دیا گیا اور وہ الی مسجد ہے، بہر حال ان لوگوں نے عداوت رسول میں اس حدیث کا مطلب بیان کرے میں اتنی بڑی جہالت کا ثبوت دیا ہے کہ قیامت تک تمام اہل علم ان کی اس جہالت پر ماتم کرتے رہیں گے (سیرت مصطفیٰ ص ۶۶۱)

☆ ...... یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ محدثین کرام نے یہ حدیث "لاتشد الرحال"، جن ابواب کے تحت نقل کی ہے، ان کی مناسبت و مطابقت بتا رہی ہے کہ "مستثنیٰ منہ" مسجد ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے باب باندھا ہے، "فضل المساجد الثلاثۃ"، امام بخاری علیہ الرحمہ نے جو باب مکہ و مدینہ میں نماز کی فضیلت کے بارے میں باندھا ہے۔ اس کی پہلی

حدیث ''لاتشد الرحال'' ہے، جسکا مقصود مساجد ثلاثہ میں نماز کی فضیلت بہ نسبت دیگر مساجد کے ہے تاکہ باب کے مطابق ہو، زیارت روضہ مصطفیٰ کی طرف سفر کا تو یہاں ذکر تک نہیں، اسے تو خواہ مخواہ موضوع بحث بنالیا گیا ہے۔

☆......الحمدللہ یہ نکات تمام امت محمدیہ کے خمیر ایمانی میں رچ ہوئے تھے، اس لئے کسی منکر زیارت کے فکر گستاخ کو پروان چڑھنے کا موقع نہیں ملا، ابن تیمیہ حرانی کے علمی وارث جناب ابن عبدالوہاب نجدی نے بھی سرتوڑ کوشش کرکے دیکھ لی۔ ظاہری اسباب کا بھرپور استعمال کیا، انگریزی افواج سے امداد کی اہل اسلام کو ڈرایا ان کے خون سے ہاتھ رنگے، انکے اموال کو پامال کیا، لیکن شمع نبوت کے پروانے روضۂ نبوت پر حاضری دیتے رہے۔

ان کے طفیل مولا نے حج بھی کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

ابن تیمیہ کی قلابازی: علامہ ابن تیمیہ حرانی کے نزدیک زیارت کی دو قسمیں ہیں، شرعی زیارت اور بدعی زیارت، شرعی زیارت کا مقصد اگر مومن کی قبر ہے تو اس کے لئے دعا وسلام کرنا ہے، اور موت کی یاددہانی ہے، خواہ وہ مومن مردے کی قبر ہو یا کافر کی، مومن کی قبر کی زیارت خواہ وہ نبی کی ہو یا غیر نبی کی، ایسی ہی ہے جیسے کہ اسکے جنازے کی نماز، دونوں صورتوں میں اس کے لئے دعا کی جاتی ہے، بدعی زیارت وہ ہے کہ جو

نصاریٰ کی زیارت کی طرح ہے، جس کا مقصود شرک ہے۔

تو گویا قبر مومن پر دعا وسلام کی نیت سے جانا شرعی زیارت کہلاتا ہے، جو علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک بھی جائز ہے، یہاں انکے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ شرعی زیارت کے سفر کو بھی جائز قرار دیں، اب ہم پوچھتے ہیں کہ ''لاتشد الرحال'' والے حکم مطلق سے آپ کے اس شرعی زیارت والے سفر کو کس دلیل نے باہر نکالا ہے؟ آپ کی اس علمی قلابازی کا کونسا ثبوت ہے؟ حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے، ابن تیمیہ مطلق زیارت کے معترف ہیں، تو اس سے لازمی طور پر زیارت کے سفر کا ثبوت حاصل ہو جاتا ہے۔ (شفاء السقام)

چند اشکال کا جواب: روضہ رسول پاک کی زیارت ملت مسلمہ کے افراد کیلئے عزت وعظمت، شوکت وحشمت اور محبت وعقیدت کا باعث ہے، پھر اس پر تمام علماء امت کا اجماع ہے کہ یہ عزت وعظمت مسنون بھی ہے۔ اس کی دلیل احادیث نبویہ میں پائی جاتی ہے، کچھ حضرات اس حقیقت ثابتہ سے اعراض کرتے ہوئے کہتے ہیں، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کی ہے۔ حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ اس کا جواب دیتے ہیں، ''زیارت قبر کے مسئلہ پر علماء نے اس حدیث کے مدنظر جس میں زیارت قبور سے منع فرمایا گیا ہے، اور زیارت قبر کرنے والوں پر لعنت فرمائی گئی ہے، فرمایا کہ یہ حکم ابتدا میں تھا، اور خود یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان سے منسوخ ہو گیا جس میں خود حضور نے فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا

تھا، لیکن اب تم زیارت کیا کرو، اور اس کی مزید توثیق اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قبر مبارک کی زیارت کا حکم دیا ہے۔ اس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے قبور کی حاضری کا اطلاق فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے کراہت کی توجیہہ اس طرح کی ہے کہ زائر، مزور سے افضل ہوتا ہے۔ اس لئے کراہت پیدا ہوتی ہے، یہ بات قرین قیاس نہیں، کیونکہ ہر زائر اس صفت کا اہل نہیں ہوتا۔ اور نہ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کیونکہ اہل جنت کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ رب تعالیٰ کی زیارت کریں گے، کیونکہ لفظ زیارت کا اطلاق ذات باری کے لئے ممنوع نہیں ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ''زیارت مقدسہ'' کے بارے میں جو کراہت کا فتویٰ دیا ہے، اس کی ظاہری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ طواف اور زیارت اور زیارت نبی کریم ﷺ، یہ الفاظ باہمی طور پر بھی مستعمل ہیں، اور ایسے الفاظ جن سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات مقدسہ سے برابری کا تصور بھی ہوتا ہو، ان کا استعمال مکروہ ہے۔ لہذا پاس ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اس مفہوم کو ان الفاظ میں ادا کیا جائے کہ ہم بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے حاضر ہوئے، علاوہ ازیں عامۃ المسلمین کی قبور کی زیارت مباح اور روضہ نبی علیہ السلام کی زیارت کیلئے سفر اگرچہ سواری کے ساتھ کیوں نہ ہو، واجب ہے، اور اس وجوب سے وجوب استحبابی مراد ہے۔ نہ کہ وہ واجب جو بمعنی فرض استعمال ہوتا ہے۔
میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ ہم نے بارگاہ نبوی کی زیارت کی، اور یہ نہ کہیں کہ ہم نے قبر نبوی کی زیارت کی، اور امام مالک علیہ الرحمہ کے منع فرمانے کی وجہ یہی ہے کہ آپ قبر کی جانب اور نسبت گوارا نہیں فرماتے (کتاب الشفاء جلد ۲ ص ۱۴۶)

☆...... حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ حضرت امام

مالک علیہ الرحمہ بھی مزار مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کے لئے سفر اختیار کرنے کو عین ایمان سمجھتے تھے، صرف وہ ''قبر نبوی کی زیارت'' کی بجائے ''بارگاہ نبوی کی زیارت'' کی اصطلاح کو پسند کرتے اس احتیاط میں تو ادب رسول کا لحاظ پایا جاتا ہے، آپ نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ بارگاہ رسول کی حاضری کی سعادت حاصل نہ کی جائے، اللہ اکبر، اسلاف کرام کا نام لے کر کس طرح لوگوں کے ایمان سے کھیلا جا رہا ہے۔

☆...... بعض حضرات یہ شبہ بھی پیدا کرتے ہیں کہ قبور کو مساجد بنانا شرک ہے اور زیارت اور اس کے سفر کو روکنا توحید کی محافظت ہے، صحیح حدیث ہے کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ جب حبشہ کے ماریہ گرجا گھر کی باتیں حضور ﷺ کو سنائی گئیں تو آپ نے فرمایا، یہی لوگ ہیں، ان میں سے جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے ہیں، پھر اس میں تصویر لگا دیتے ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں، وغیرہ

☆...... ہمیں حیرت ہوتی ہے ان حضرات کے فہم و شعور پر، جو زیارت روضہ مصطفیٰ جیسے سعادت افروز عمل کو یہودیوں اور عیسائیوں کی شرکیہ رسموں پر قیاس کرتے ہیں۔ الحمد للہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے افراد وہاں حاضر ہوتے رہے، رحمت خدا کے انمول خزانوں سے اپنا دامن مراد بھرتے رہے، لیکن کسی ایک فرد نے بھی مزار مصطفیٰ کو سجدہ نہیں کیا۔ سعودی حکومت نے تو اپنے سوئے ظن کی وجہ سے پابندیاں لگا رکھی ہیں کہ مسلمان یہاں سجدہ کریں گے، سعودی حکومت سے بھی پہلے صدیوں سے مسلمانوں کا یہ حسین ترین معمول رہا ہے کہ وہ اپنے محبوب اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، کیا کوئی روایت بھی ایسی دکھائی

جا سکتی ہے جس میں ثابت ہو کہ فلاں مسلمان نے وہاں ''خدا کو مدفون'' سمجھا ہے اور وہاں سجدے کا التزام کیا ہے، سب وہاں رسول اللہ کا مزار پر انوار سمجھ کر حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ کا مزار سمجھ کر نہیں، کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ ان تمام چیزوں سے ماوراء ہے، الحمد للہ، نہ ہی کسی مسلمان نے وہاں حضور انور ﷺ کی تصویر لگائی، نہ کسی کو اسکی جرأت ہو سکتی ہے، حضرت امام ابوالحسن سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

''محض سلام اور دعا اور زیارت نہ شرک ہیں نہ شرک تک مفضی ہیں، آنخضور ﷺ کے اقوال وافعال سے یہ چیزیں مشروع ہوئی ہیں، تواتر سے ان کا ثبوت ملتا ہے، اور ان پر امت کا اتفاق ہے۔ اگر قبروں کی محض زیارت تصویریں بنانے کی طرح شرک تک مفضی ہوتی تو یہ مشروع نہ ہوتی، اور آنخضور ﷺ اور صحابہ کرام شہداء احد اور اہل بقیع کی قبروں کی کبھی زیارت نہ کرتے، جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، ان کے علاوہ ہمیں کسی چیز کو حرام قرار دینے کا ہرگز حق نہیں اگرچہ ہمارا خیال ہو کہ وہ حرام تک مفضی ہے ہم تو اسی چیز کو مباح کہہ سکتے ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے مباح قرار دیا ہے، اگرچہ ہمارا خیال ہو کہ وہ کسی حرام تک مفضی نہیں ہے، اور مباح ہے، اللہ تعالیٰ نے زیارت کو مباح قرار دیا ہے اور وہ مشروع اور سنت رسول ہے تو ہم نے بھی اسکو مباح قرار دیا ہے، اور قبور پر مساجد بنانے اور تصویریں آویزاں کرنے کو حرام کیا ہے تو ہم نے بھی اسکو حرام قرار دیا ہے...... شریعت نے قبروں کو مساجد بنانے اور ان میں تصویریں بنانے، ان کو معتکف بنانے کو حرام قرار دیا ہے، زیارت، سلام، دعا کو مباح قرار دیا ہے، ہر سمجھدار انسان ان دونوں باتوں کے فرق کو سمجھ سکتا ہے...... یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ زیارت قبر النبی ﷺ، تبرک اور تعظیم کی نیت سے آنخضور ﷺ کو درجہ ربوبیت تک نہیں پہنچاتی

اور نہ اس تعلیم سے بڑھ کر ہے جس کی قرآن وسنت نے ہمیں تعلیم دی ہے، اور نہ اس تعظیم سے بڑھ کر ہے جو صحابہ کرام نے آپ کی قولاً فعلاً، آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد کی ہے۔ اب ابن تیمیہ نے نہ معلوم کیوں اس کو بدعت قرار دیا ہے، اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ لوگوں کا قبر النبی کی زیارت کیلئے سفر کرنا شرک باللہ ہے، جو دلیل ان کے خلاف ہوتی ہے وہ اس کی تاویل کرتے ہیں اور شبہات سے اپنی تائید کرتے ہیں، یہ تو ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے (شفاء السقام باب ۷)

سناتے کیا ہو آیات شفا پڑھ پڑھ کے منکر کو
نبی کے بغض کا بیمار اچھا ہو نہیں سکتا

☆......واقعی یہ ایسی بیماری ہے، جس کا کوئی علاج نہیں، قرآن پاک نے فرمایا، ﴿فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً﴾ ان کے دلوں میں (بغض رسول کی) بیماری ہے، اللہ اس بیماری کو اور بڑھاتا ہے۔ ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا بھی لحاظ نہیں، اللہ کی قسم، مجھے کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، ہاں یہ خوف ہے کہ تم دنیا دار بن جاؤ گے، (بخاری شریف ومسلم شریف)

اور فرمایا، اے اللہ، میری قبر انور کو بت نہ بنا دینا، جسکی عبادت کی جائے، اور فرمایا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اسکی عبادت کی جائے، یہ ارشادات مصطفویہ صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ روضہ مصطفیٰ پر شرک کا ارتکاب نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کی حفاظت وطہارت کا ذمہ فضل خداوندی نے اٹھا رکھا ہے۔ اسی لئے وہاں دعا ہوتی ہے، درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے، زیارت سے نگاہیں مسرور ہوتی ہیں، آنسوؤں کے جام چھلکتے ہیں۔ یہ جہان عشق ومستی کی سوغاتیں ہیں جو زائر اپنے

محبوب کی بارگاہ میں نذر کرتا ہے، آہ عقل عیار اسے شرک سمجھ بیٹھی ہے ؎

تو ہم آں مے بگیر از ساغر دوست

کہ باشی تا ابد اندر بر دوست

سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں

بروبم از مژہ خاک در دوست

خدا جب دین لیتا ہے: علامہ ابن تیمیہ حرانی کے افکار و نظریات کے علمبردار لوگ حضور سرکار ابد قرار ﷺ کی بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کو تو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں، لیکن انکا اپنا کردار کتنا عبرتناک ہے، ذرا ملاحظہ کیجئے،

۱: سعودی عرب کے کنگ فیصل نے گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

۲: کنگ سعود نے ارلنگٹن کے قبرستان میں ایک مشرک کی قبر پر پھول چڑھائے (ایضاً ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

۳: سعودی عرب کے اس وقت کے وزیر دفاع اور موجودہ کنگ فہد نے جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (روزنامہ کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

☆......اللہ الغنی! جن لوگوں کے مقدر میں دیار رسول کی خاک نہیں، وہ دنیا کے کفرستانوں کی خاک چھانتے ہیں اور پھر توحید کے دعویدار ہیں، جو روضہ رسول پر حاضر ہونے کو کفر و شرک سمجھتے ہیں، ان کو مشرکوں کی قبروں پر پھول چڑھانا پڑتے ہیں۔

محمد عربی کا بروئے ہر دوسرا است

کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراو

☆...... ہمارا صرف اتنا سوال ہے کہ اگر روضہ رسول کی زیارت کے لئے شدرحال جائز نہیں تو کیا گاندھی اور جارج کے "جہنم گھاٹ" کے لئے جائز ہے۔ اگر وہ مشرک کی قبر پر جا کر بھی موحد و مومن ہیں، جلالۃ الملک ہیں، خادم الحرمین ہیں تو ہم بیچارے مسلمان اپنے چارہ گر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کیوں مسلمان نہیں، تف ہے تمھارے ایمان پر، ظالموں اور کافروں کی قبروں پر پھول چڑھاتے ہو اور روضہ مصطفیٰ کے تابناک جلووں کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوتے ہو، قرآن پاک نے منافقین کی یہی نشانی بیان فرمائی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اپنا سر پھر لیتے ہیں، ایک اور جگہ پر ہے کہ وہ آپ کی بار گاہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

......گستاخِ رسول کا انجام......

☆...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، "کعب بن اشرف کو قتل کرنے کیلئے کون تیار ہے، کیونکہ اس نے اللہ اور اسکے رسول کو ایذا دی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ اتحب ان اقتلہ، کیا آپ پسند کریں گے کہ اس کو میں قتل کر دوں، آپ نے فرمایا، ہاں، پھر انہوں نے عرض کی، آپ مجھے اس سے ادھر ادھر کی بات کرنے کی بھی اجازت دیجئے، آپ نے

اجازت دے دی، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب کے پاس آئے اور کہا کہ اس مرد (یعنی حضور ﷺ) نے ہم سے صدقہ طلب کیا ہے، اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے، میں تیرے پاس قرضہ لینے آیا ہوں، کعب نے کہا، اللہ کی قسم، تم اس سے ضرور غمزدہ ہو گے، انہوں نے کہا، ہم اسکی اتباع کر چکے ہیں، لہذا ہم نہیں چاہتے کہ اس کو چھوڑ دیں، حتیٰ کہ اسکا اخیر دیکھیں، میں نے ارادہ کیا ہے کہ تو مجھے قرض دے، کعب نے کہا، اپنی عورتیں میرے ہاں رہن رکھ دو، انہوں نے کہا، تو سب اہل عرب سے خوبصورت ہے، کیا تیرے ہاں اپنی عورتیں رہن رکھیں، کعب نے کہا، پھر اپنی اولاد کو رہن رکھ دو، انہوں نے کہا، ہماری اولاد کو طعنہ دیا جائے گا کہ فلاں دو وسق کھجور کے بدلے رہن رکھا گیا تھا، یہ بات ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ ہاں ہم تیرے ہاں اپنے ہتھیار گروی رکھتے ہیں، کعب نے کہا، اچھا یہ ٹھیک ہے، پھر اس سے وعدہ کر لیا گیا اور کہا کہ وہ اس کے پاس حارث، ابو عبس اور عباد بن بشیر کو لے کر آئے گا، یہ سب رات کو کعب کے پاس پہنچ گئے، کعب کی بیوی نے کہا، میں گویا خون بہانے والے کی آواز سنتی ہوں، کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ان کا رضائی بھائی ابو نائلہ ہے، بے شک اگر کریم کو نیزے کی ضرب کیلئے بھی بلایا جائے تو جواب دے گا، ادھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا

ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا، جب میں قابو کرلوں تو تم اسے قتل کر دینا، جب کعب نکلا تو انہوں نے کہا، ہمیں تجھ سے خوشبو آرہی ہے، اس نے کہا، عرب کی سب عورتوں سے زیادہ خوشبو والی عورت میرے پاس ہے، انہوں نے کہا، مجھے اجازت ہے کہ میں تیرے سر کو سونگھوں، اس نے اجازت دے دی، انھوں نے دوبارہ اجازت طلب کی اور اس پر قابو پالیا، پھر ان کے ساتھیوں نے کعب کو قتل کر دیا، بعد ازاں حضور اقدس ﷺ کو اس اقدام کی خبر دی (مسلم، بخاری)

......اشارات......

☆......اس حدیث اقدس سے معلوم ہوا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی ہستی جمیل اس قدر عزت وحرمت کی حامل ہے کہ ان کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والے انسان کو واصل جہنم کر دیا جاتا ہے، چہ جائیکہ کوئی بدنصیب آپ کے مسلمہ فضائل وکمالات کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کو ایذا دے اور خود ان کی اذیت کا باعث بنے،

☆......اس مضمون کی اور بھی متعدد روایات ہیں،

☆......حضور اقدس ﷺ نے چند انصاری جوانوں کو بھیج کر ابو رافع کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا، کیونکہ وہ آپ کو ایذا دیا کرتا تھا۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۷۷)

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ﴿من سب الانبیاء قتل و من سب اصحابی جلد﴾ جس نے انبیا کرام کو گالی دی، قتل کر دیا جائے گا اور جس نے صحابہ کو

گالی دی اسے کوڑے لگائے جائیں گے (فتح الکبیر جلد ۳ ص ۱۹۴)

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی نبی کو برا کہا، اسکو قتل کیا جائے گا اور جس نے صحابہ کو برا کہا اسکو حد لگائی جائے گی۔ (تمہید ابی شکور سالمی ص ۱۱۲)

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے میرے ایک موئے مبارک کو بھی تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی، سو اس پر زمین و آسمان کے برابر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، (فیض القدیر ۲/۱۹)

☆......ایک نابینے شخص نے اپنی لونڈی کو صرف اس لئے قتل کر دیا کہ وہ ہر روز حضور انور ﷺ کو سب و شتم کرتی تھی، آپ کو خبر ملی تو آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا، تم گواہ رہو، اس عورت کا خون رائگاں ہے، (سنن ابوداود جلد ۲ ص ۲۴۳)

☆......ایک یہودی عورت آپ ﷺ کی بے ادبی کیا کرتی تھی، ایک عاشق رسول نے اسکا گلہ گھونٹ کر ہلاک کر دیا، آپ ﷺ نے اس کا خون باطل قرار دیا (سنن ابوداود ۲/۲۴۳)

☆......ابن خطل مرتد ہو گیا اور اس کی دو باندیاں تھیں جو اس کے سامنے حضور اقدس ﷺ کی ہجو گاتی تھیں، جب مکہ فتح ہوا تو اس نے حرم کعبہ میں پناہ لی، لیکن وہاں بھی اس گستاخ کو قتل کر دیا گیا۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۴۹۴)

☆......حویرث بن نقید بہت شقی القلب شاعر تھا اور بارگاہ رسالت کی بڑی ہجو کیا کرتا تھا، فتح مکہ کے موقع پر اس کے قتل کا حکم بھی دیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے تلاش کر کے واصل جہنم کر دیا، (ایضاً)

☆......معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کا گستاخ واجب القتل ہے، کیونکہ وہ محبوب اقدس ﷺ کی توہین کر کے پورے عالم اسلام کے جذبات کو پامال کرتا ہے، کسی کا رسالت محمدیہ

کو تسلیم نہ کرنا اور بات ہے لیکن اسے یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اسکے خلاف اپنی زبان اور بیان کے دھانے کھول لے اور جو منہ آئے بکتا پھرے، نیز اپنے قلم وقرطاس کو اس ذلیل مقصد کیلئے استعمال کرتا رہے۔

ابھی زندہ ہیں پروانے شبستان محمد کے
ہوا سے چھین لیں گے حوصلہ شمعیں بجھانے کا

☆...... حضرت قاضی عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کی تنقیص کرنے والے اور گالی بکنے والے کو قتل کرنے پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے (کتاب الشفاء ۲/۳۰۴)

☆...... حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کا گستاخ کافر ہے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہوگئی، (کتاب الخراج ص ۱۸۲)

☆...... حضرت امام محمد بن سحنون مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس پر تمام علما کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی بے ادبی کرنے والا کافر ہے، اس پر عذاب خدا کی وعید جاری ہے، اور تمام امت کے نزدیک اسکو قتل کر دیا جائے، نیز جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرتا ہے، وہ بھی کافر ہے، (اکفار الملحدین ص ۵۱)

☆...... حضرت امام ابو بکر نیشا پوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿اجمع عوام اهل العلم علیٰ من سب النبی ﷺ یقتل﴾ یعنی تمام اہل علم کا گستاخ رسول کو قتل کرنے پر اجماع ہے، یہی امام مالک، لیث، امام احمد، اور اسحاق کا مذہب ہے، یہی قول ابو بکر صدیق کا مقتضی ہے، ان ائمہ کرام کے نزدیک اس گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب، ثوری، تمام اہل کوفہ اور امام اوزاعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، (الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۳)

☆...... حضرت امام ابن عتاب مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کی معمولی سی توہین کرنے والا انسان بھی واجب القتل ہے، اس میں متقدمین اور متاخرین کا کوئی اختلاف نہیں، (کتاب الشفاء ۲/۲۱۱)

☆...... حضرت امام اسحٰق بن راھویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو سب کرنے والا یا کسی نبی کو قتل کرنے والا کافر ہے، اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کا اقرار کرتا ہو، (الصارم المسلول ص ۳)

☆...... شیخ ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کو سب کرنے والا اگر چہ مسلمان کہلاتا ہو، اس کی وجہ سے کافر ہو جائے گا، اور اسے قتل کر دیا جائے گا، یہی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد اور امام شافعی علیہم الرحمہ کا مذہب ہے (ایضاص ۲۰۰)

☆...... حضرت امام قاضی خان حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جس شخص نے بھی حضور اقدس ﷺ میں کوئی عیب تلاش کیا، وہ کافر ہے۔ بعض علما کرام نے کہا کہ جس شخص نے بھی آپ کے بال مبارک کو تصغیر کے طور پر شعیر کہا وہ کافر ہو گیا۔ آپ کو گالی دینا کفر ہے، (فتاویٰ قاضی خان ۴/۸۸۲)

☆...... حضرت امام ابن ہمام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اگر کوئی ذمی، حضور اقدس ﷺ کو گالی دے تو میرے نزدیک مختار یہی ہے کہ اسکو قتل کر دیا جائے، (فتح القدیر ۴/۳۸۱)

☆...... حضرت علامہ ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمہ، فرماتے ہیں، مذہب ابو حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ گستاخ رسول کو قتل کر دیا جائے۔ اس کی توبہ قبول نہیں، (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۱۹۱)

☆...... حضرت امام ابن وہب علیہ الرحمہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ حضور انور ﷺ کی چادر میلی ہے، اور اس بات سے حضور اقدس

ﷺ کے عیب کا ارادہ کیا تو اسے قتل کر دیا جائے۔ (کتاب الشفاء ۲/۲۰۹)

☆...... حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ حضور اقدس ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے، ایک شخص نے کہا کہ میں تو اسے پسند نہیں کرتا، امام نے حکم دیا کہ وہ مرتد ہو گیا ہے (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۶)

☆...... حضرت ابراہیم فقیہ نے اس بات سے استدلال کیا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو محض اس لئے قتل کر دیا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو "تمھارے صاحب" کہا تھا۔ (نسیم الریاض ۴/۳۳۸)

☆...... حضرت قاضی ابو الحسن قابسی علیہ الرحمہ نے اس شخص کے قتل کا فتوی دیا، جس نے حضور اقدس ﷺ کو تو "بوجھ اٹھانے والا" اور "ابو طالب کا یتیم" کہا تھا۔
(نسیم الریاض ۴/۳۴۲)

☆...... آجکل یہ مرض عام ہے کہ یہ لوگ انتہائی دریدہ دہن ہو چکے ہیں، محبوب خدا ﷺ کے لئے "عام چرواہے" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، آپ کا ایک عام بشر یا اس سے تھوڑا زیادہ ادب کرنے کا حکم دیتے ہیں، آپ کے علم بے پایاں اور اختیار فراواں کا انکار کرتے ہیں، کاش کوئی تقویت الایمانی توحید کے ماننے والوں کا لب ولہجہ سنے، کس طرح کلمہ پڑھ کر گستاخی اور بے ادبی کے رسیا ہیں، اگر کوئی گرفت کرے تو تاویل سے کام لیتے ہیں، یاد رکھیں، ضروریات دین میں تاویل کفر کو ہرگز رد نہیں کرتی، یہی عقائد و کلام کی کتابوں میں لکھا ہے۔ اکفار الملحدین میں ہے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جاتی بلکہ تاویل کرنے والا کافر ہو جائے گا، یہاں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہو، یاد رکھو، حضور اقدس ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی ایک ایسا کفر ہے، جس پر تمام

امت محمدیہ نے قتل کا فتویٰ صادر کیا ہے، وہ شخص لاکھ قبلہ کی طرف منہ کرتا رہے، گستاخ ہے، بے ادب ہے، اہل قبلہ کے زمرہ سے خارج ہے، حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حدیث کی مراد بھی یہی ہے کہ کوئی ہمارے قبلہ کو منہ کرتا ہو اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو، وہ مسلمان ہے، یعنی جب تک تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹)

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از فضل رب

﴿......نماز میں تصور مصطفیٰ......﴾

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الوصال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعت کراتے تھے، جہاں تک کہ پیر شریف کے دن جب تمام صحابہ کرام صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے، تو اچانک آپ نے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھایا، پھر ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ کا چہرہ قرآن کا ورق لگتا تھا، ﴿کان وجهه ورقة مصحف﴾ پس آپ مسکرائے، آپ کی تشریف آوری پر ہم نماز میں خوشی سے دیوانے ہو گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس خیال سے کہ آپ نماز کے لئے نکلے ہیں، پیچھے صف میں ملنے لگے تو آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کو اشارہ کیا، تم لوگ اپنی نماز پوری کرو، پھر آپ حجرہ مبارکہ میں چلے گئے، اور پردہ گرالیا، اور اسی روز رسول

اللہ ﷺ نے وصال فرمایا، (مسلم، کتاب الصلوۃ)

☆...... ایک اور روایت میں ہے، جب آپ نے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھایا، ﴿فلما وضح لنا وجہ نبی اللہ ﷺ ما نظرنا منظراً قط کان اعجب الینا من وجہ النبی ﷺ حین وضح لنا﴾ پس جس وقت ہمیں آپ کا چہرہ انور دکھائی دیا تو ہم نے آپ کے چہرہ انور سے بڑھ کر کوئی منظر خوبصورت نہ دیکھا،

☆...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو آپ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے، تاکہ ہم پہلے آپ کا چہرہ اقدس دیکھ لیں۔
(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین)

﴿......اشارات......﴾

☆...... اللہ اکبر، اس حدیث مبارک سے شان مصطفیٰ اور فضل مجتبےٰ کا کتنا حسین نظارا دکھائی دے رہا ہے، عین حالت نماز میں محبوب خدا ﷺ کی تعظیم کا دلکش منظر صحابہ کرام کے ذوق محبت اور فرط ارادت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

☆...... صحابہ کرام کی نگاہیں جانب قبلہ سے پھر کر چہرہ مصطفیٰ کے دیدار میں مشغول ہو گئیں، ادھر عبادت بھی ہوتی رہی، ادھر زیارت بھی ہوتی رہی، نگاہیں اور چہرہ جانب قبلہ سے پھر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، کیونکہ استقبال قبلہ نماز کی شرط ہے، لیکن یہاں کسی کی نماز نہیں ٹوٹی، کیوں، اس لئے کہ نگاہیں اور چہرہ قبلہ سے پھرے اور اس چہرہ اقدس

کی طرف ہو گئے جو قبلے کا بھی قبلہ ہے، علامہ اقبال نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بار گاہ میں عرض کیا ہے ۔

کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆...... جب حجرہ مبارکہ کا حجاب ایک طرف ہوا تو رخ اقدس والشمس اور والفجر کی تابانیاں بکھیرتا ہوا طلوع ہو گیا، مشتاقان دید جو حالت نماز میں بھی دیدار کے منتظر تھے، اپنے ہوش کھو بیٹھے ۔

ان کے رخ سے پردہ اٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس میں کتنی بیخودی ہے، کس میں کتنا ہوش ہے

☆...... آج کا کوئی مفتی ہوتا تو شرک کا فتویٰ صادر کر دیتا، لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ شرک نہیں ہے، یہ عشق ہے ۔

شوق ترا اگر نہ ہو مری نماز کا امام
مرا قیام بھی حجاب، مرا سجود بھی حجاب

☆......حضور اقدس ﷺ کے چہرہ اقدس کی ورق قرآن کے ساتھ تشبیہ، صحابی کے ذوق ایمان کی معراج ہے، آج بھی اگر کوئی محبوب کا چہرہ دیکھنا چاہے تو قرآن کھول کر بیٹھ جائے ۔

باوصف رخش والضحیٰ گشت نازل
کہ واللیل سر، زلف وخال محمد ﷺ

☆...... حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، النجم الثاقب (خوب چمکدار ستارے) سے مراد حضور نور مجسم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے (کتاب الشفاء ۱/۳۰، نسیم الریاض ۱/۲۱۵)

☆...... فرماتے ہیں، والفجر (صبح روشن) سے مراد حضور انور ﷺ کی ذات کریمہ ہے۔ (کتاب الشفاء جلد ۱ ص ۲۸)

☆...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، والشمس وضحھا سے مراد قلب مصطفیٰ ہے اور والقمر اذا تلھا سے مراد مرشد کامل ہے، (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰/ ۱۸۸)

☆...... حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، سراجاً منیرا، (چمکا دینے والا سورج) سے مراد حضور اقدس ﷺ کی ذات گرامی ہے، (نسیم الریاض ۲/ ۳۹۶)

☆...... اللہ اکبر، قرآن کریم جس کے حسن و جمال کو بیان کرنے کے لئے والفجر، والشمس، والنجم کے حسین اور دلنشین استعارے بیان کر رہا ہے، تو کون ہے جو اس حسن لاجواب کو اپنے پیمانہ تصور پر تول سکے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پرواز تخیل پر قربان جائیں، دو لفظوں میں بات ختم کر دی، آپ کا چہرہ قرآن کا ورق لگتا تھا، گویا جسطرح قرآن کی وسعتیں عقل و دانش کی حدود سے ماوراء ہیں۔ اس طرح اس چہرے کی طلعتیں بھی کلام و بلاغ کی قیود سے خارج ہیں۔

☆ ...... حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت وخلافت بھی روز روشن سے زیادہ ظاہر ہو رہی ہے۔ حدیث پاک کے الفاظ ہیں، حیات مصطفےٰ کے آخری لمحے تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، (مسلم، کتاب الصلوۃ)

☆ ...... محدثین کرام کے نزدیک آپ نے سترہ نمازوں کی امامت فرمائی، (مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱ ص ۹۶)

☆ ...... آپ کا تمام صحابہ کرام کا امام ہونا آپ کی افضیلت کی دلیل ہے، بیشک آپ افضل البشر بعد الانبیاء اور خلیفہ بلا فصل کے بلند مرتبے پر فائز المرام ہیں

☆ ...... آپ کی اقتداء میں خود رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی، (جامع ترمذی ص ۸۹ سنن نسائی، جلد ۱ ص ۸۰، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۳۳)

☆ ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات اہل بیت، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نمازیں ادا کرتے رہے۔ اس پر سنی اور شیعہ حضرات کی مستند کتابیں شہادت فراہم کر رہی ہیں، ان حضرات اہل بیت کا نمازیں ادا کرنا ان کے خلیفہ بلا فصل اور امام برحق ہونے کی دلیل ہے۔

...... الصلوۃ والسلام ......

☆ ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم

رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے، اور السلام علی اللہ اور السلام علی فلاں کہتے تھے، ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود "سلام" ہے۔ تم نماز میں اسطرح پڑھا کرو، ﴿التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته، السلام علینا و علیٰ عباد الله الصالحین﴾ پس جب نمازی یہ کلمہ کہے گا تو اس کا سلام ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا، خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں ہو، پھر پڑھے ﴿اشھدان لا اله الا الله...... اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ (مسلم، کتاب الصلوۃ)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے تھے، جس طرح قرآن حکیم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے، آپ فرماتے ﴿التحیات المبارکات والصلوت الطیبات لله السلام علیك ایها النبی ورحمة الله و برکاته ......اشھد ان محمد أرسول الله﴾ (کتاب الصلوۃ)

☆...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم نے پوچھا، ہمیں معلوم ہو گیا کہ ہم کیسے آپ پر سلام پڑھیں، اب آپ بتادیں کہ آپ پر صلوۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں، آپ نے فرمایا، یوں پڑھا کرو، ﴿اللھم صلی علیٰ محمد و علی ال محمد کما صلیت

علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید اللھم

بارك علی محمد .... ﴾ (مسلم، کتاب الصلوۃ)

☆ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا، ﴿من صلی علی و احدہ صلی اللہ علیہ

عشرا ﴾ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس

رحمتیں نازل کرے گا، (مسلم، کتاب الصلوۃ)

﴿...... اشارات ...... ﴾

☆ ...... اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو اتنی بلند ترین فضیلت و منزلت عطا فرمائی ہے کہ وہ خود بے نیاز مطلق آپ پر درود بھیجتا ہے، اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس نے اہل ایمان کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی آپ پر درود اور سلام پڑھا کریں،

☆ ...... قرآن پاک میں ہے ﴿ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی ﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرم پر درود بھیجتے ہیں، یہاں جملہ اسمیہ وارد ہے، جو دوام تجددی پر دلالت کرتا ہے، یصلون بھی صیغہ مضارع ہے، جو حال و استقبال پر محیط ہے، تو معلوم ہوا کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں جو درود سے خالی ہو،

☆ ...... ہر لحظہ ان کے تذکار جمیل کی کہکشاں سجی ہوئی ہے، صحیح بخاری میں ''صلوۃ اللہ'' کا معنی ثناء ہ عند الملائکہ کی صورت میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا یہ ہے کہ، وہ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے حبیب اقدس ﷺ کی شان و عظمت بیان کرتا ہے۔

☆ ...... مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں صلوۃ وسلام کی صورت نقل کی گئی ہے۔ السلام

علیك ایھا النبی کے مبارک جملے میں حضور ﷺ کو صیغہ خطاب کے ساتھ سلام نیاز پیش کرنے کا حکم ہے۔غور کیجئے پوری دنیا کے طول وعرض میں مسلمان حالت نماز میں حضوراقدس ﷺ کو مخاطب کر کے سلام پڑھتے ہیں اور آپ سماعت فرماتے ہیں،

☆......اگر حالت نماز میں 'یا نبی' کہنا جائز ہے تو نماز سے باہر بھی جائز ہے۔معلوم ہوا کہ ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نماز والا عقیدہ ہے۔

☆......بعض حضرات کا عقیدہ ہے کہ ﴿السلام علیك ایھا النبی﴾ انشاء اور قصداً نہ پڑھا جائے، بلکہ حکایتاً پڑھا جائے کیونکہ آپ کو دور سے پکارنا جائز نہیں، آپ نہیں سن سکتے ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً ''بغض سرور'' کی وبا سے

☆......حدیث مبارک کے الفاظ ہیں کہ زمین وآسمان کے ہر عبد صالح کو سلام پہنچ جائے گا، تو یہ اسی صورت میں ممکن ہوگا جب نمازی پورے ارادے کے ساتھ سلام پڑھے، ورنہ حکایتاً پڑھنے سے مقصد پورا نہ ہوگا، تو کیا خیال ہے حضور پرنور ﷺ کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کے سب سے بزرگ بندے ہیں، ان کی بارگاہ میں قصداً وانشاء کے ساتھ سلام نہ پڑھا جائے۔

☆......حضوراقدس ﷺ ہر عبد مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں اولی کا معنی اقرب کیا ہے، جب ہم صیغہ خطاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں تو کسی بعید کو عرض نہیں کرتے ،اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، جو ہماری جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔

☆......اللہ اکبر، ہمارا پروردگار ہماری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے......ہمارا نبی غمخوار

ہماری جان سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے یا اللہ کہنا بھی جائز ہے اور یا رسول اللہ کہنا بھی جائز ہے۔

☆...... حضور اقدس ﷺ دور و نزدیک سے پڑھا جانے والا صلوۃ وسلام اپنے گوش نبوت سے بھی سماعت فرماتے ہیں، آپ کے دربار مقدس کے خدمت گار فرشتے آپ کی بارگاہ میں پہنچا بھی دیتے ہیں، حیرت ہے کہ ایک فرشتہ ساری کائنات کا درود وسلام سن کر پہنچائے تو کسی کو اسکی سماعت پر اعتراض نہیں، سرکار ابد قرار ﷺ کی سماعت پر کیوں اعتراض ہونے لگا،

☆...... علامہ ابن قیم جوزیہ نے حدیث مبارک نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر درود پڑھنے والے کی آواز مجھے پہنچتی ہے، وہ کہیں سے بھی پڑھے، صحابہ کرام نے عرض کی، آپ کی وفات کے بعد بھی آواز پہنچے گی، فرمایا وفات کے بعد بھی پہنچے گی اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیا کرام کے اجسام کو کھائے۔ (جلاء الافہام ص ۶۳)

☆...... فرمایا ﴿اسمع صلاۃ اھل محبتی و اعرفھم﴾ محبت والوں کا درود میں خود سماعت فرماتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں، دوسروں کا درود مجھے پہنچا دیا جاتا ہے (دلائل الخیرات ص ۱۸)

☆...... فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مجھے ہر درود پڑھنے والے کا درود سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میری قبر انور میں ظاہر کر دے گا اور میں سب کو دیکھوں گا اور سب کی آواز سنوں گا، (درۃ الناصحین ص ۲۲۵)

☆...... اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو بے پناہ قوت سماعت سے سرفراز فرمایا ہے۔ بخاری شریف میں حدیث قدسی ہے "میں اپنے بندے کے کان بن جاتا ہوں جس

سے وہ سنتا ہے، یہ ولی کامل کی سماعت ہے، نبی اعظم کی سماعت کا کیا عالم ہوگا،

☆......اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا اذن فی الناس بالحج، لوگوں میں حج کی آواز عام کردے۔ چنانچہ آپ نے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر آواز دی تو قیامت تک پیدا ہونے والوں نے آواز سنی (تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۲۳، تفسیر در منثور جلد ۴ ص ۳۵۴، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۱۶، تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۲۲۷)

☆......قرآن پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ہے، آپ ایک چیونٹی کا قول سن کر مسکرا دیئے، مفسرین کرام فرماتے ہیں، آپ نے چیونٹی کی خفیف ترین آواز تین میل کے فاصلے سے سماعت فرمائی تھی، (تفسیر جلالین ص ۳۱۸، تفسیر جمل جلد ۳ ص ۳۰۶، تفسیر کبیر/۶ ۵۵۹، تفسیر مدارک ۳/۳۸۰، تفسیر مظہری ۷/۱۰۴، تفسیر روح البیان ۴/۳۰۰)

☆......اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تھا کہ وہ مخلوقات کی آواز حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچادے، (در منثور ۵/۱۰۴)، اندازا کریں، اگر حضرت سلیمان علیہ السلام تمام مخلوقات کی آواز سماعت کر سکتے ہیں تو حضور جان ایمان، سرور عالمیان، رسول انس وجان ﷺ کیوں سماعت نہیں کر سکتے،

☆......ایک راجز نے مکہ مکرمہ میں آواز دی تو حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسے سماعت فرمایا اور اسکا جواب دیا، تیری امداد کردی۔ تیری امداد کردی (طبرانی صغیر جلد ۲۰، زرقانی ۲/۲۹۰، مدارج النبوۃ ۲/۲۸۲)

☆......حضور ﷺ حالت مہد میں چاند کی باتیں سماعت فرماتے رہے، (خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۵۳) بلکہ والدہ کے شکم انور میں فرشتوں کی تسبیح وتہلیل کی آوازیں سنا کرتے تھے،

☆...... حضرت جبریل علیہ السلام سدرہ پر ہوتے تھے مگر آپ ان کے پروں کی سرسراہٹ کو

سن لیا کرتے تھے (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۵۱)

☆......فرمایا، جو کچھ میں دیکھتا اور سنتا ہوں، تم نہیں دیکھتے اور سنتے، بے شک آسمان چڑ چڑاتا ہے، کیونکہ اس میں چار انگل کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو، (جامع ترمذی جلد ۲ ص ۵۵، سنن ابن ماجہ ص ۳۱۹، الفتح الکبیر جلد ۱ ص ۴۵۰)

☆......فرمایا، ﴿انی لا سمع اطیط السماء﴾ بے شک میں آسمان کے چڑ چڑانے کی آواز سنتا ہوں، (زرقانی جلد ۴ ص ۹۰)

☆...... جنت کی حور اس عورت کی آواز سن لیتی ہے جو زمین پر اپنے خاوند کو اذیت سے دو چار کرتی ہے، وہ کہتی ہے اللہ تجھے تباہ کرے، وہ تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب وہ تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آنے والا ہے (جامع ترمذی جلد ۱ ص ۱۴۰، سنن ابن ماجہ ص ۱۳۶، الفتح الکبیر جلد ۳ ص ۳۱۲)

☆......آدمی کے کان کے ساتھ موبائل فون لگا دیا جائے تو اس چھوٹے سے آلے کے ذریعے امریکہ جیسے ہزاروں کلو میٹر دور ملک کے باشندے کی آواز سن سکتا ہے، جس کے کان میں نبوت و لایت کا نور جلوہ ریز ہو، کیا وہ نہیں سن سکتا، پھر فرشتے سنتے ہیں، حوریں سنتی ہیں، حضور اقدس ﷺ کیوں نہیں سن سکتے، ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر یہ کمال سماعت اپنے محبوب اعظم ﷺ کو عطا فرمایا ہے، آپ آج بھی اس کمال سماعت سے متصف ہیں، کیونکہ آپ کا کوئی کمال بھی زوال کا شکار نہیں ہو سکتا، بلکہ نص قرآنی کے مطابق تو پہلے سے بتدریج زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے بلا خوف و خطر پورے حسن اعتقاد کے ساتھ حالت نماز میں یا کسی اور انداز میں سلام نیاز پیش کرنا چاہیے۔ یہی فقہائے اسلام کا فیصلہ ہے،

☆......حضرت امام علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، حضرت امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ

حضرت امام حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ، حضرت امام نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ، حضرت ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، حضرت امام زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ، حضرت امام عبدالوہاب شعرانی شافعی متوفی ۹۷۳ھ، حضرت امام بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، حضرت امام احمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱، حضرت امام عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲، جیسے جلیل القدر علما اور فقہا نے کھل کر لکھا ہے کہ نمازی تشھد میں پورے ارادے کے ساتھ بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرے، حکایت کی ہرگز نیت نہ رکھے، یہ ایسا حسین مرحلہ ہے، جب بندہ مومن اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کا اور اپنے رسول والا ﷺ کی بارگاہ میں سلام محبت کا تحفہ پیش کرتا ہے [1]!

☆......یہی عقیدہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے فتح الملہم میں، مولانا عبدالحی لکھنوی نے سعایہ میں اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں بیان کیا ہے۔

☆......جب مسلمان نماز سے خارج ہونے کے لئے دائیں اور بائیں طرف سلام کرتا ہے، "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" تو کیا قصداً اور انشاء کرتا ہے یا حکایتاً کرتا ہے؟ اگر حکایتاً کرتا ہے تو باطل ہے، اگر قصداً اور انشاء کرتا ہے تو کیا حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں قصداً اور انشاء کرنا جائز نہ ہوگا، اگر کوئی سوال کرے کہ حضور اقدس ﷺ کونسا قریب ہوتے ہیں تو ہم عرض کر چکے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تو اہل ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں، حضرت شیخ عبدالحق دہلوی، جناب صدیق حسن بھوپالی، اور مولانا

---

[1] در مختار جلد ۱ ص ۳۷۶، احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۷۵، مراقی الفلاح ص ۱۷۰، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۳، رد المحتار جلد ۱ ص ۳۷۶، البحر الرائق جلد ۱ ص ۳۴۳، المیزان الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۶۷، عمدۃ القاری جلد ۶ ص ۱۱۱، حاشیۃ الطحطاوی جلد ۱ ص ۲۲۵، اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۴۰۱

عبدالعلیم فرنگی محلی جیسے علماء کرام نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے ﴿الحقیقة المحمدیة فی ذرائر الموجودات و افراد الکائنات کلھا فھو ﷺ موجود" وحاضر" فی ذوات المصلین﴾ ، حقیقت محمدی تو تمام موجودات کے ذرائر اور تمام کائنات کے افراد میں جاری ہے، پس آپ ﷺ نمازیوں کی ذوات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں، (لمعات جلد ۳ ص ۱۸۱)

☆...... درود ابراہیمی کا بڑا مقام ہے، لیکن یہ درود نماز میں پڑھنے کے لئے وارد ہوا ہے، اسی لیے حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے اسے ﴿باب الصلوة علی النبی ﷺ بعد التشھد﴾ میں نقل فرمایا ہے، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی یارسول اللہ! ہم نے سلام پڑھنا تو سیکھ لیا، ﴿فکیف نصلی علیك اذانحن صلینا فی صلو تنا﴾ پس ہم اپنی نمازوں میں آپ پر درود کس طرح پڑھیں، پھر آپ نے بتایا کہ یوں پڑھا کرو اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد ...... (مسند احمد جلد ۴ ص ۱۱۹)

☆...... یہ حدیث مبارک بخاری ومسلم کی روایات کی بھی تشریح بیان کر رہی ہے کہ درود ابراہیمی نمازوں میں پڑھنا چاہیے۔ قرآن پاک نے فرمایا ہے، "اے ایمان والو! تم نبی اکرم پر درود بھی پڑھو اور خوب خوب سلام بھی پڑھو، درود ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں آتا، اگر نمازوں کے باہر بھی صرف یہی درود پڑھا جائے، جس طرح بعض حضرات کو بہت ہی شدید اصرار ہے تو ﴿سلمو تسلیما﴾ کے حکم پر عمل نہیں ہوتا، نمازوں میں چونکہ مسلمان ﴿السلام علیك ایھا النبی﴾ پڑھ کر حکم سلام پر عمل کر چکے ہوتے ہیں، لہذا درود ابراہیم پڑھ کر حکم صلوا (یعنی درود پڑھو) پر عمل کر لیتے ہیں،

☆......اگر ان حضرات کے نزدیک درود صرف درود ابراہیمی ہے تو پھر سلام بھی صرف ﴿السلام علیك ایها النبی﴾ کی صورت میں ہونی چاہیے، جس طرح وہ نماز کے باہر درود ابراہیمی کا اصرار کرتے ہیں اسطرح ﴿السلام علیك ایها النبی﴾ کا اصرار بھی کیا کریں، لیکن افسوس ایسا دیکھنے میں نہیں آتا،

☆......ان حضرات کے نزدیک ﴿الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ﴾ کے کلمات کے ساتھ درود پڑھنا ثابت نہیں، لیکن خود ﴿الصلوۃ والسلام علیٰ رسول اللہ﴾ کے کلمات کے ساتھ درود پڑھتے بھی ہیں اور لکھتے بھی ہیں، ہم پوچھتے ہیں کہ یہ درود کہاں ثابت ہے، یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم 'یا رسول اللہ' کے مبارک الفاظ ادا نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ ان الفاظ سے حضور اقدس ﷺ کی شان حاضر و ناظر آشکار ہو رہی ہے۔

☆......آیئے یا رسول اللہ کہنے کے چند دلائل ملاحظہ فرمالیں،

☆......حضور اقدس ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو دعا سکھائی، جس میں ﴿یا محمد انی قد تو جهت بك الی ربی﴾ اے محمد مصطفیٰ، میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، کے الفاظ بھی آتے ہیں، اس صحابی کو بینائی نصیب ہوگئی (جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۷، سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰، مستدرک جلد ۱ ص ۵۱۹، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۲۶، کتاب الشفا جلد ۱ ص ۲۷۳)

☆......اس حدیث کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک سائل کو یہی 'یا محمد' والی دعا سکھائی، تو بارگاہ خلافت میں اس کی حاجت پوری ہوگئی۔ (طبرانی شریف جلد ۱ ص ۱۸۳)

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے "یا محمد اہ" کہا تو ان کا پاؤں تندرست ہوگیا۔ (الادب المفرد ص ۱۴۳، کتاب الشفاء جلد ۲ ص ۱۸، نسیم الریاض جلد ۳ ص ۳۹۷)

☆ ...... صحابہ کرام جنگوں میں "یا محمد" پکارتے تھے، یہ ان کا شعار تھا (تاریخ ابن جریر)

☆ ...... حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ عنہ شام کی جنگ میں "یا محمد یا محمد" پکارتے تھے، (فتوح الشام ص ۲۹۸)

☆ ...... تین مجاہد قیصر روم کے ہاں گرفتار ہو گئے تو انہوں نے پکارا 'یا محمداہ' (شرح الصدور ص ۱۸)

☆ ...... جب رسول اقدس ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مردوں، عورتوں، بچوں، غلاموں کی زبان پر یا محمد، یا رسول اللہ کے کلمات جاری تھے۔ (مسلم جلد ۲ ص ۴۱۹)

☆ ...... حضرت شبلی علیہ الرحمہ نماز کے بعد ﴿صلی اللہ علیک یا محمد﴾ پڑھا کرتے تھے تو حضور اقدس ﷺ نے خواب میں انکی پیشانی کو بوسہ دیا، (القول البدیع ص ۱۷۳)

☆ ...... یہ واقعہ علامہ ابن قیم الجوزیہ نے بھی لکھا ہے، (جلاء الافہام ص ۲۹۷)

☆ ...... یہ واقعہ قاضی سلیمان منصور پوری نے بھی لکھا ہے (الصلوۃ والسلام ص ۲۵۹)

☆ ...... ان حقائق و آثار سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم، رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ندا اور خطاب کے ساتھ درود اور سلام پڑھنا جائز ہے،

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشا بھی کہے گا الصلوۃ والسلام

...... اثبات حوض مصطفیٰ ......

☆ ...... حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿انا فرطکم علی الحوض﴾ میں حوض پر تمھارا میر

ساماں ہوں (مسلم، کتاب الفضائل)

☆...... حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا، میں حوض پر تمھارا میر ساماں ہوں، جو اس حوض پر حاضر ہوگا وہ (جام کوثر) پئے گا اور جو پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا، اور میرے حوض پر کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا، وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی جائے گی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، آپ ﷺ فرمائیں گے، (کیا) یہ میرے ہیں، کہا جائے گا، ﴿انک لا تدری ما عملوا بعدک﴾ (کیا) آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، میں کہوں گا ﴿سحقا سحقا لمن بدل بعدی﴾ اس سے دوری ہو۔ جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے حوض کا (طول وعرض) ایک مہینہ کی مسافت ہے، اس کے سب کونے برابر ہیں، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہے۔ اسکے کوزے آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ جو آدمی اس کا پانی پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی، (ایضا)

☆...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا، میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں، اور تم پر گواہ ہوں، اور اللہ کی قسم میں اپنا حوض دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، یا تمام زمین کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے تمھارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، لیکن مجھے یہ خوف ضرور ہے کہ تم دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆...... حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپ کا حوض اتنا بڑا ہے، جو جرباء اور اذرح کے درمیانی فاصلے جتنا بڑا ہے، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، کی روایت میں ہے، حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں، جتنا ضعا اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ایضا)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، تمہارے سامنے حوض ہے، جو اس کا پانی پی لے گا، کبھی پیاسا نہ رہے گا، اس کا عرض اسکے طول جتنا ہے، پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے (ایضا)

...... اشارات ......

☆...... ان احادیث مبارکہ میں ایک عظیم الشان خبر غیب ہے جو سینکڑوں سال پہلے زبان

نبوت نے بیان فرمادی،

☆......حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ حوض کی تصدیق کرے، کیونکہ تیس سے زیادہ صحابہ کرام نے اس کے متعلق احادیث بیان کی ہیں، جن سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۱ص ۴۶۷)

☆......حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث درجہ تواتر پر فائز ہیں (شرح مسلم جلد ۲ص ۲۴۹)

☆......بعض حضرات حضور پرنور ﷺ کے عطائی علم غیب پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کو ان لوگوں کا علم ہوتا تو کیوں فرماتے "انھم منی"، یہ میرے ہیں، اور آپ سے کیوں کہا جاتا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، جواباً عرض ہے کہ اس روایت میں استفہام انکاری ہے، اسکا ثبوت ایک اور روایت سے مل رہا ہے، جس میں منقول ہے ﴿اما شعرت ما عملوا بعدك و الله ما برحو بعدك یرجعون علی اعقابھم﴾ کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، اللہ کی قسم، آپ کے بعد یہ لوگ فوراً اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے تھے (مسلم، کتاب الفضائل) اس روایت کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ اس مضمون کی ہر روایت میں استفہام انکاری پوشیدہ ہے "کیا آپ نہیں جانتے" کے جملے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ بالکل جانتے ہیں، یہ روایت تو آپ کے عطائی علم غیب کی موید ہے۔

☆......پھر ہمارا سوال ہے کہ سینکڑوں سال بعد ہونے والا یہ واقعہ کس نے بیان کیا ہے، ظاہر ہے، حضور پیغمبر غیب دان ﷺ نے بیان کیا ہے، تو جو آج دنیا میں سارا واقعہ جانتے ہیں، وہ کل قیامت کے میدان میں بھول جائیں گے؟

☆......کیسی عجیب بات ہے کہ فرشتگان محشر کو تو علم ہو گا کہ ان لوگوں نے دین کو تبدیل کر دیا تھا، لیکن تاجدار محشر کو علم نہ ہو گا، کیا فرشتوں کا علم، حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے

☆......حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ اور بعض علمائے امت نے یہ جواب دیا کہ آپ کا انہم منی اور اصحابی کی صدا دنیا ان لوگوں میں زیادہ حسرت وندامت پیدا کرنے کے لئے ہے۔ جب ان کو آپ کے ان الفاظ سے امید نجات ہو جائے گی تو سحقاً سحقاً فرما کر اسکو توڑ دیا جائے گا۔ اس طرح امید کا بن کر ٹوٹ جانا زیادہ حسرت وندامت کا سبب ہو گا،

☆......پھر الفاظ حدیث ﴿انك لا تدری﴾ (آپ نہیں جانتے) میں درایت کی نفی ہے، علم کی ہرگز نفی نہیں، درایت کا معنیٰ ہے، کسی شے کو حیلے سے جاننا (المفردات ص ۱۶۸) تو گویا آپ ﷺ مرتدین ومنکرین کے ارتداد اور انکار کو کسی حیلے سے نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانتے ہیں، یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی پر درایت کا اطلاق نہیں ہوتا (تاج العروس جلد ۱۰ ص ۱۲۶) حضور پر نور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مظہر کامل ہیں۔ آپ کے علم عطائی پر درایت کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ از خود ہر چیز کو جانتا ہے اور حضور اس کے بتانے سے ہر چیز کو جانتے ہیں۔

☆......حضور اقدس ﷺ کو تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تورات میں بھی آپ کی یہ شان فضیلت بیان کی گئی ہے، واعطی المفاتیح، یعنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۱۱)

☆......یہ شان فضیلت انجیل اور زبور میں بھی مرقوم ہے (الامن والعلی ص ۴۰، تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۶۹)

☆......اس مضمون کی چند اور احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

☆......فرمایا، میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن ارض کی کنجیاں لا کر میرے دست نبوت پر رکھ دی گئیں، (صحیح بخاری جلد ۱ص ۴۱۸، صحیح مسلم جلد ۱ص ۱۹۹، نسیم الریاض جلد ۱ص ۴۷۱)

☆......فرمایا، جبریل امین علیہ السلام نے دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر مجھے پیش کیں، اس پر نازک ریشم کا زین پوش پڑا ہوا تھا، (جامع صغیر جلد ۱ص ۹)

☆......فرمایا، قیامت کے دن جنت کی کنجیاں میرے پاس ہوں گی، (دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۲۸)

☆......آپ ﷺ کو تمام زمین اور شہروں کی کنجیاں عطا کی گئیں (نشر الطیب ص ۱۴۳، کتاب الشفا ۱/۲/۷، جواہر البحار ۱/۲۰)

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے

بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں، تمہارا دل اضطراب میں ہے

☆......حضرت عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ ارقام فرماتے ہیں، خزائن معنوی میں تو آپ کو زمین و آسمان اور ملک وملکوت کی کنجیاں عطا ہوئیں، صرف زمین کی تخصیص نہیں، (اشعۃ اللمعات ۴/۵)

☆......حضرت امام حفنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حدیث ﴿اعطیت مفا تیح الارض﴾ میں اس بات کا احتمال ہے اس سے ساری زمین مراد ہے۔ یعنی جو کچھ بھی لوگوں کی ملکیت ہے، اللہ نے اپنے نبی کو سب کا مالک بنا دیا ہے، (ہامش السراج المنیر جلد ۱ص ۲۳۵)

☆......حضور اقدس ﷺ کی امت شرک سے آلودہ نہیں ہوگی، لہٰذا بات بات پر مسلمانوں کو مشرک نہیں کہنا چاہیے، اس طرح عالم اسلام کی فضا مکدر ہوتی ہے۔

☆......آب کوثر کا جام پینے والے پھر کبھی پیاسے نہ رہیں گے، اللہ اللہ

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

……فرشتے بھی خادم بارگاہ ہیں……

☆……حضرت سعد رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ غزوہ احد میں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید لباس میں ملبوس دو آدمیوں کو دیکھا، جنھیں اس سے پہلے اور بعد میں، میں نے کبھی نہ دیکھا۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔ (مسلم، کتاب الفضائل)

☆……ایک روایت میں ہے کہ وہ دونوں شدید جنگ کر رہے تھے۔

……آپکا جانا بھی رحمت……

☆……حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے، تو وہ اس امت سے پہلے اس نبی کو اٹھالیتا ہے، اور اس نبی کو امت کے لئے اجر اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کو

ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس نبی کی زندگی میں اسکی آنکھوں کے سامنے اس امت پر عذاب نازل فرماتا ہے اور اس امت کو ہلاک کر کے اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے، کیونکہ اس امت نے نبی کی تکذیب کی تھی اور اسکی نافرمانی کی تھی، (ایضاً)

......رحمت وشفقت......

☆......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور میرے دین کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس جا کر کہے، اے میری قوم! میں نے دشمن کا ایک لشکر جرار دیکھا ہے، میں تمھیں ڈرانے والا ہوں، سو تم اپنے آپ کو بچالو، پس بعض لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاگ گئے، بعض لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور صبح تک وہیں رہے، صبح ہوتے ہی وہ لشکر ان پر حملہ آور ہوا اور ان لوگوں کو تباہ کر دیا، وہ ان لوگوں کی مثال ہے جو میری اطاعت کرتے ہیں اور میرے لائے ہوئے (دین) کی اطاعت کرتے ہیں اور یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میرے لائے ہوئے (دین) کو جھٹلاتے ہیں، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح

ہے جس نے آگ روشن کی، پھر زمین کے کیڑے اور پروانے اس میں گرنے لگے ﴿فانا اخذ بحجز کم وانتم تقحمو ن فیہ﴾ پس میں تم کو کمر سے پکڑ کر بچا رہا ہوں اور تم اس آگ میں گر رہے ہو، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......یہ حدیث مبارک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، میں تمھیں کمر سے پکڑ کر بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہو، (ایضا)

﴿......اشارات......﴾

☆......ان احادیث نبویہ سے اطاعت مصطفیٰ اور اتباع دین مصطفیٰ کی اہمیت معلوم ہوئی

لو کان حبك صادقاً لا طعتہٗ

ان المحب لمن یحب مطیع

☆......یعنی اگر محبت سچی ہو تو محب اپنے محبوب کی اتباع کرتا ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اقدس ﷺ کو اپنی مخلوق کا مشکل کشا بنا کر بھیجا۔ حضور اقدس ﷺ لوگوں کو جہنم کی ہولناک آتش سے بچا رہے ہیں۔ آپ مہربان ہیں، سراپا رحمت و شفقت ہیں، لوگوں کا غم و آلام میں گرنا آپ کو گوارا نہیں ۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو ہے رحمت تیری
مجھ کو گرنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
کون کہتا ہے کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا

میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا

☆...... نبی کا تعلق ہمہ وقت عالم غیب کے ساتھ استوار ہوتا ہے، لہذا اپنی عقل و دانش پر اعتماد کرنے کی بجائے نبی کی اطلاع غیب پر بھروسا کرنا چاہیے، حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ''جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا علم اور ملکہ عطا کیا ہے جسکی بدولت ہم پر عالم شہادت منکشف ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ انسان ہے اور یہ حیوان ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کو ایسا علم اور ملکہ عطا فرمایا ہوتا ہے، جس کی بدولت اس پر عالم غیب منکشف ہوتا ہے اور وہ پہچانتا ہے کہ یہ فرشتہ ہے، یہ جن ہے، یہ شیطان ہے، یہ فلاں فرشتہ ہے، وغیرہ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۹۰)

...... قاسم خزائن نعمت ......

☆...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرا نام رکھو، میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، بیشک میں ابو القاسم ہوں، تمھارے درمیان (نعمت و رحمت) تقسیم کرتا ہوں، (مسلم، کتاب الآداب)

☆...... ﴿انما بعثت قاسما﴾ بیشک مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا۔

☆...... ﴿انما انا خازن﴾ بے شک میں خازن ہوں (مسلم)

☆...... ﴿انما انا قاسم و یعطی اللہ﴾ بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے (مسلم)

☆...... اس مضمون کی اور بھی احادیث منورہ ان کتابوں میں

موجود ہیں (صحیح بخاری ۱/۴۳۹، تفسیر ابن کثیر ۲/۳۶۳، مستدرک ۲/۲۷۷، زرقانی ۳/۱۲۸)

......اشارات......

مندرجہ بالا روایات حضور اقدس ﷺ کی قاسمیت وحاکمیت کو ثابت کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عطا میں بھی عموم ہے اور آپ کی تقسیم میں بھی عموم ہے۔

☆......مفعول متعلق کا مذکور نہ ہونا بلکہ محذوف ہونا عموم کا فائدہ دیتا ہے (مختصر المعانی ص ۱۶۸، تلخیص المفتاح ص ۲۳) ان روایات میں یعطی اور قاسم وغیرہ کا مفعول مذکور نہیں، لہذا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز عطا کرتا ہے اور حضور ہر چیز تقسیم فرماتے ہیں،

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حدیث انما جعلت قاسماً یعنی میں ہی تقسیم کرتا ہوں، علم اور غنیمت اور دیگر نعمتوں کو، یہ ممکن ہے کہ درجات اور درکات بھی آپ تقسیم فرماتے ہیں کیونکہ مفعول کا نہ ہونا اس کی دلیل ہے (مرقات شرح مشکوۃ ۴/۵۹۸)

☆......حضرت امام محمد مہدی الفاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، دنیا میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں، واسطہ ہیں، اس کے مواہب وعطیات کے متولی ہیں، پس جس کسی کو بھی دنیا وآخرت، ظاہر وباطن، علوم ومعارف اور اطاعات میں سے جو حصہ وصول ہوا ہے، آپ کے واسطہ سے وصول ہوا ہے، آپ ہی مستحقین میں جنت تقسیم فرماتے ہیں۔

(مطالع المسرات ص ۲۴۶)

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یعنی میں تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں جو کچھ جانب حق سے مجھے وصول ہوتا ہے، وہ میری طرف آنے والی وحی ہو یا علم وعمل (کے خزانے) ہوں، میں ہر شخص تک پہنچا دیتا ہوں جو اس کا نصیب ہوتا

ہے، اور جس کا وہ مستحق ہوتا ہے...... یہ صفت میرے علاوہ اور کسی کے وجود میں نہیں پائی جاتی، اور اس شان میں کوئی میرا شریک نہیں (اشعۃ اللمعات ۴/۴۴)

﴿......حاکم دین وجنت......﴾

☆......حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ کے استنجا اور وضو کے لئے پانی لایا کرتا تھا، ایک دفعہ آپ نے فرمایا "سل، مانگ (کیا مانگتا ہے) میں نے عرض کی ﴿اسئلك مرافقتك فی الجنة﴾ میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ نے فرمایا، اس کے علاوہ، میں نے کہا، بس یہی کافی ہے، آپ نے فرمایا پس سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو

(کتاب الصلوۃ)

﴿......اشارات......﴾

☆......اس ایمان افروز حدیث میں حضور نقشہ فضل ورحمت ﷺ کے فضل ورحمت کی جولانیاں کتنے عروج پر نظر آ رہی ہیں،

☆......مانگ (کیا مانگتا ہے) میں عموم پایا جاتا ہے، گویا حضور اقدس ﷺ دین ودنیا اور جنت ورحمت کے خزانوں پر متصرف ہیں، ہر وقت آپ کے لطف وکرم کا باڑا بٹ رہا ہے،

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ کے حکم مطلق "سل" سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے خزانوں کو تقسیم کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے،

ہمارے ائمہ کرام نے فرمایا ہے کہ یہ حضور اقدس ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ جسکو جس حکم کے ساتھ چاہیں خاص فرمادیں، جیسا کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی ایک گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا ہے.......... حضرت امام ابن سبع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سرزمین جنت کا مالک بنادیا ہے، ﴿یعطی منها ماشاء لمن شاء﴾ آپ اس میں سے جتنا چاہیں، جس کو چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۲۳)

☆...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ نے مطلقاً فرمایا، مانگ، اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے تمام خزانے تقسیم کرنے کی قدرت عطا کی ہے﴿...... فانه بحر فضل و کرم و کمال لا ساحل لـــه﴾ بے شک آپ فضل و کرم اور کمال کے سمندر ہیں، جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ (لمعات جلد ۴ ص ۱۷۲)

☆...... غیر مقلدین کے سردار مولانا نواب صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں،

(فقال لی سل) پس گفت آں حضرت مرا بطلب ہر چہ می خواہی از خیر دنیا و آخرت...... واز اطلاق سوال کہ فرمود "سل" بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست ﷺ ہر چہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد (مسک الختام جلد ا ص ۵۲۱)

فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح و القلم

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری

بدرگاہش بیاد ہر چہ می خواہی تمنا کن

ترجمہ:۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا، دنیا وآخرت کی جو خیر چاہے مانگ لے اور اطلاق سوال سے فرمایا "سل" مانگ لے، کسی خاص مطلوب سے تخصیص نہ فرمائی، معلوم ہوا کہ تمام کام آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو چاہیں، جس کے لیے چاہیں، اپنے پروردگار کے حکم سے عطا فرماتے ہیں، بے شک دنیا وآخرت آپ ﷺ کے جود و کرم کا ایک حصہ ہے، اور لوح وقلم کا علم آپ کے علوم کا ایک گوشہ ہے، اگر تم دنیا اور عقبیٰ کی خیریت چاہتے ہو تو آپ کی بارگاہ کرم میں آجاؤ، جو دل میں آئے مانگ لو۔

☆...... اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو بے اختیار نہیں رکھا،، دین ودنیا کا حاکم بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ایک اعرابی سے فرمایا سل ما شئت، مانگ جو مانگنا چاہتا ہے، حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے اس اعرابی پر رشک کیا کہ یہ ابھی آپ سے جنت مانگ لے گا، مگر اس نے کہا، میں آپ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں۔ اور زادراہ طلب کرتا ہوں، ہمیں اس کے سوالوں پر حیرت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس اعرابی اور اس بڑھیا کی طلب میں کتنا فرق ہے، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جنت میں ان کے درجے میں رہنے کی جگہ طلب کی تھی فاعطاھا پس آپ نے عطا کر دی

(طبرانی معجم اوسط، تفسیر در منشور جلد ۲ ص ۳۹، تفسیر جمل جلد ۳ ص ۲۸۱، تفسیر قرطبی جلد ۱۳ ص ۱۰۸)

☆......حضور اقدس ﷺ کے دو وزیر آسمانوں میں ہیں اور دو وزیر زمینوں میں ہیں، آسمانی وزیر جبریل و میکائل ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر و عمر ہیں (جامع ترمذی جلد۲ ص ۲۰۸، مشکوۃ جلد۲ ص ۵۶۰، مرقاہ جلد۵ ص ۵۵۰، فتح الکبیر جلد۳ ص ۱۲۳)

☆......وزارت وہاں ہوتی ہے، جہاں حکومت ہوتی ہے ۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری

فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

☆......حضور اقدس ﷺ نے استن حنانہ سے فرمایا ﴿ان شئت ان اغرسک فی الجنة فتشرب من انهارها و عیونها﴾ اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں کاشت کردوں، جہاں تو نہروں اور چشموں سے سیراب ہوگا، تیرے پھل اللہ کے دوست کھایا کریں گے، اس تنے نے یہ پسند کرلیا، (داری ص ۵۵، خصائص کبریٰ جلد۲ ص ۷۵)

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنا شروع کردیں، (مشکوۃ جلد۲ ص ۵۶۱، دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۵۲۲)

☆......حضور اقدس ﷺ نے زمین پر رہ کر جنت کے ایک خوشے کو پکڑ لیا، چاہتے تو زمین پر لاکر غلاموں میں تقسیم فرمادیتے۔ (بخاری و مسلم، مشکوۃ جلد۱ ص ۱۲۹)

☆......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جنت فروخت فرمادی (رواہ حاکم)

☆......حضور اقدس ﷺ نے ڈوبا ہوا سورج واپس کردیا، (مشکل الآثار جلد۲ ص ۸، کتاب الشفا جلد۱ ص ۲۴۰)

☆......حضور اقدس ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کردیا، (بخاری و مسلم، خصائص کبریٰ جلد۱ ص ۱۲۵)

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

☆...... حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے میری امداد فرمائی، مجھے نصرت عطا فرمائی، میرے آگے رعب پیدا کیا اور مجھے مملکت وسلطنت عطا فرمائی، (جواہر البحار جلد ا ص ۲۹۰)

☆...... حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ سر الٰہی کا خزانہ ہیں، ہر حکم آپ کے دربار سے نافذ ہوتا ہے۔ ہر نعمت آپ کی سرکار سے نصیب ہوتی ہے

اذا دام امر الا یکون خلافه
ولیس لذاک الامر فی الکون صارف

یعنی آپ کے ارادے کا خلاف نہیں ہوسکتا اور کوئی آپ کے حکم کو ٹالنے والا نہیں، (زرقانی علی المواہب جلد ا ص ۲۸)

☆...... حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بلاشبہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے خزائن کرم اور دستر خوانان نعمت آپ کے دست اختیار میں دے دیئے ہیں، آپ جسے چاہیں عطا کرتے ہیں اور جسے چاہیں عطا نہیں کرتے، (الجوہر المنظم ص ۴۲)

☆...... حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہمارے نبی اکرم ﷺ نبوت، مملکت اور سلطنت کے جامع ہیں، اسی لئے تمام انبیا کرام سے افضل ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ جلیلہ سے تمام دین ودنیا کی صلاح فرمائی (خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۹۲، بحوالہ احیاء العلوم)

☆...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حیوانات، نباتات،

جمادات سب پر حضور اقدس ﷺ کی حکومت جاری ہے (مدارج النبوۃ جلد ا ص ۱۹۴) اور فرماتے ہیں، آپ ابوالقاسم ہیں، اس لئے اہل افراد میں جنت تقسیم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے تصرف سے آپ کا تصرف زمین و آسمان پر جاری ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد ا ص ۲۶۶، ص ۳۱۱)

☆......اور فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ مملکت خدا کے امور کے متولی، بارگاہ خدا کے مقرر ہیں، اس طرح تمام کام اور کون و مکان کے احکام آپ کے سپرد ہیں، آپ کی سلطنت سے کسی اور کی سلطنت کا دائرہ وسیع نہیں، (اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۶۴۴)

☆......حضرت امام مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، خزانوں سے مراد تمام جہان کے خزانے ہیں تاکہ حضور اقدس ﷺ لوگوں کو ان کے حق کے مطابق عطا فرمائیں۔ جہان کی ہر چیز کو اللہ کے حکم سے وہی عطا فرماتے ہیں، ان کے ہاتھ میں کنجی ہے......تو اللہ کے خزانوں سے کسی کو جو چیز بھی ملتی ہے، آپ کے دست مبارک سے ملتی ہے (فیض القدیر ۱/۵۶۴)

☆......حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ساری زمین کا مختار بنادیا ہے۔ اور اس کا اختیار بدرجہ اولیٰ ہے کہ سرزمین جنت جسکو چاہیں عطا فرمادیں، (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۵۰)

☆......حضرت امام الفاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جنت میں خالق اور مخلوق کے درمیان حضور اقدس ﷺ ہی وسیلہ ہیں، آپ کے واسطے کے بغیر کسی کو بھی کوئی چیز نہیں ملے گی (مطالع المسرات)

☆......حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ کے توسط

کے بغیر مطلوب تک رسائی محال ہے، مبداء فیاض (یعنی اللہ تعالیٰ) سے فیوضات کا ظل تک پہنچنا اصل ہی کے توسط سے ہوتا ہے اور اصل محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے (جلد ۳ مکتوب ۱۲۲)

☆......حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں حضور اقدس ﷺ کے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو محسوس کیا کہ عرش سے لے کر فرش تک تمام جہانوں کا مرکز حضور رحمت کائنات ﷺ کا وجود مبارک ہے، ہر چند وہاب مطلق تو خدائے ذوالجلال ہے لیکن ہر کہ ومہ کو حضور رحمت عالمیان ﷺ کے توسل سے فیض ملتا ہے، اور ملک و ملکوت کی مہمات کا انتظام و انصرام حضور سید الکونین ﷺ کے اہتمام سے ہوتا ہے (مقامات امام ربانی)

☆......حضرت امام سلیمان جمل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ کے اسم قثم کا ایک معنیٰ ہے مخلوق کے کاموں کی تنظیم اور عالم کے کاموں کی تدبیر فرمانے والے۔ (جواہر البحار جلد ۲ ص ۳۶۴)

☆......حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کھیعص میں "کاف" سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ کہف الوجود ہیں اور 'ہا' سے مراد یہ کہ ﴿ھبنا لك الملك و ھیئنا لك الملكوت﴾ یعنی ہم نے آپ کو ملک عطا کیا اور ملکوت کو تیار فرمایا، (الابریز ص ۱۲۸)

☆......حضرت امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ سید ہیں، ﴿ھو الذی یلجاء الناس الیه فی حوائجھم﴾ اور سید وہ ہے جس کی طرف لوگ حاجت روائی کی التجا کرتے ہیں۔ (کتاب الشفاء جلد ۱ ص ۱۷۰)

☆......اب اختیار مصطفیٰ کا انکار کرنے والوں کے مقتدر علما کا فیصلہ قلمبند کیا جاتا ہے،

☆......علامہ ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے رسالت مصطفیٰ کی برکت سے ہمیں دنیا اور آخرت کی خیر عطا فرمائی۔ (الصارم المسلول ص۲)

☆......مزید لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے امت تک جو چیز بھی پہنچتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے پہنچتی ہے (ایضاً ص۴۱)

☆......علامہ ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں امت کو دنیا اور آخرت کی ہر نعمت آپ کے دست اقدس سے نصیب ہوئی ہے، (زاد المعاد جلد ا ص ۳۷)

☆......مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں، (انبیا) افسران املاک قدس بتفویض مناصب عظیمہ لائق اند و در سرانجام مہمات مخیمہ فائق، یعنی انبیا کرام املاک قدس کے افسر ہیں، عظیم مناصب کی تفویض کے لائق ہیں اور عظیم مہمات کو سرانجام دینے کے لئے سب پر فائق ہیں، (منصب امامت ص۴)

☆......اور لکھتے ہیں، در حل مشکلات فہم ممتاز دارند و در سرانجام مہمات ہمت بلند پرواز، انبیا کرام مشکلات کو حل کرنے میں فہم ممتاز رکھتے ہیں اور مہمات کو سرانجام دینے کے لئے بلند پرواز ہمت کے مالک ہیں (ایضاً ص ۷)

☆......اور لکھتے ہیں، اسی طرح ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے ماذون مطلق اور مجاز ہوتے ہیں (صراط مستقیم ص۱۰۳)

☆......مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں، آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ہوں یا حیوانات ہوں، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم، القصہ آپ اصل میں مالک ہیں (ادلہ کاملہ ص۱۲)

حضور مالک شریعت

☆......حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کو حرام قرار دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نے عرض کیا، یا رسول اللہ اذخر کو اس حکم سے خارج کر دیں، فرمایا، اذخر کو خارج کر دیا (مسلم شریف، بخاری شریف)

اشارات

☆......اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم ﷺ کو اپنی شریعت وطریقت کا مالک بنایا ہے، حلال وحرام کے احکامات آپ کو تفویض فرمائے ہیں۔ارشاد تعالیٰ ہے، ﴿ولا یحرمون ماحرم اللہ و رسولہ﴾ اور وہ اس کو حرام نہیں جانتے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے۔(سورۃ التوبہ)

☆......حضور اقدس ﷺ شارع ہیں، مطاع ہیں، ماذون ہیں، حاکم ہیں، مختار ہیں، اس عقیدے پر بے شمار دلائل پیش کیے جا سکتے ہیں، چند ایک مطالعہ کیجیے

☆......فرمایا، میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں (بخاری ومسلم، نسائی، ابوداود، ابن ماجہ، ترمذی، طبرانی فی الکبیر)

☆......فرمایا، میں چاہتا تو نماز عشاء کو موخر فرما دیا، (بخاری ومسلم، نسائی)

☆......فرمایا، میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی (ترمذی)

☆......فرمایا، میں چاہتا تو حج ہر سال فرض کر دیتا، (مسلم، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

☆......فرمایا، میں چاہتا تو مسواک کو ہر نماز کے بعد فرض کر دیتا (مالک، احمد، بخاری، مسلم،

ترمذی، نسائی، ابوداود، ابن ماجہ)

☆......فرمایا، میں ہر نشہ آور چیز حرام کرتا ہوں۔(نسائی)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، کو عدت معاف فرمادی (زرقانی جلد۵ص۳۲۵)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ، کی ایک گواہی کو دو گواہیوں کے برابر کردیا(ابوداود جلد۲ص۱۵۲)

☆......حضور اقدس ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ تو کھجوریں خود ہی کھالے اور اہل خانہ کو کھلادے، تیرے روزے کا کفارہ ادا ہو جائے گا،(بخاری ومسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی(بخاری ومسلم، زرقانی جلد۵ص۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ، کو چھ ماہی بکرے کی قربانی کا حکم دے دیا (بخاری ومسلم، خصائص کبریٰ جلد۲ص۲۶۳)

☆......حضور ﷺ نے سراقہ رضی اللہ عنہ، کو سونے کے کنگن پہننے کی اجازت دے دی۔ (دلائل النبوۃ بیہقی)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، کیلئے رعایا سے تحفے وصول کرنا جائز قرار دے دیا،(زرقانی جلد۳ص۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز عصر کے بعد دو نفل پڑھنے کی اجازت دے دی(بخاری ومسلم، زرقانی جلد۵ص۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، کو مسجد کی طرف روشندان رکھنے کی اجازت دے دی۔(زرقانی جلد۵ص۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی طرف دروازہ رکھنے کی اجازت دے دی (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر شرکت کے جہاد کا ثواب عطا فرمادیا (ترمذی، ابوداود، زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابی رکانہ رضی اللہ عنہ کو تین طلاقوں کے بعد حلالہ کے بغیر بیوی رکھنے کی اجازت عطا فرمادی ۔ (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا مہر قرار دے دیا (زرقانی جلد ۵ ص ۳۲۸)

☆......حضور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر کسی اور خاتون سے نکاح کرنا حرام کردیا۔ (بخاری ومسلم وترمذی)

☆......اب اس موضوع پر امت مرحومہ کے جلیل القدر علما اور اولیا کے ارشادات ملاحظہ کیجئے

☆......حضرت امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ کو شارع کہنا نہایت مشہور ہے، اس لئے کہ آپ نے دین کے احکام کی بنیاد رکھی ہے (زرقانی علی المواہب جلد ۳ ص ۱۳۳)

☆......حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، احکام شرع میں حضور ﷺ کی طرف ہی رجوع کیا جاتا ہے، آپ بغیر کسی عذر کے جس امتی کو چاہیں کسی ایک حکم سے خاص فرمادیں، اور دوسرے کو منع فرمادیں، (فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ ص ۱۳)

☆......حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں، جس طرح حرم مکہ کی گھاس وغیرہ

کو حرام فرمانے والی حدیث میں ہے (کتاب المیزان جلد ۱ ص ۳۵)

☆......اور فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ آپ جس حکم کو چاہیں واجب کر دیں اور جسے نہ چاہیں نہ کریں، (ایضاً جلد ۱ ص ۱۱۵)

☆......حضرت امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، آپ ﷺ کو یہ منصب حاصل تھا کہ آپ جس کو چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں (ارشاد الساری شرح بخاری)

☆......حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، صحیح یہی ہے کہ تمام احکامات حضور اقدس ﷺ کے سپرد تھے، (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۶۰۹)

☆......حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت شارع علیہ السلام کے پاس عام احکام کو خاص کرنے کا اختیار موجود ہے (شرح مسلم جلد ۱ ص ۳۰۴)

☆......حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ نے بھی یہی لکھا ہے (مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱ ص ۵۵۰)

☆......حضرت امام خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ حاکم ہیں، دنیا میں آپ کے سوا اور کوئی حاکم نہیں، آپ (سوائے خدا کے) کسی کے محکوم نہیں (نسیم الریاض جلد ۲ ص ۳۵)

☆......حضرت امام الفاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اسم وکیل سے مراد یہ کہ احکام شریعت آپ کو تفویض کیے گئے، پس آپ اپنے اجتہاد سے حکم صادر فرماتے ہیں (مطالع المسرات ص ۱۲۳)

☆......مخالفین اختیار مصطفیٰ کے بہت اہم لیڈر علامہ ابن تیمیہ حرانی نے بھی اعتراف کیا ہے۔ ﴿وقد اقامه الله مقام نفسه فی امره و نهیه و اخباره و بیانه﴾ یعنی حضور ﷺ امر و نہی اور خبر و بیان میں اللہ تعالیٰ کے نائب کامل ہیں (الصارم المسلول ص ۴۱)

☆......علامہ شوکانی بھی لکھتے ہیں، ان النبی ﷺ مفوض فی شرع الاحکام، یعنی بے شک احکام کی شرع آپ کے سپرد ہے (نیل الاوطار جلد ۲ ص ۲۹۵)

☆......نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں، بعض لوگوں کا مذہب ہے کہ احکام شرع آپ کو تفویض کردیئے گئے، آپ جو چاہیں، جس پر چاہیں حلال یا حرام فرمادیں، اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اجتہاد ہے، پہلا مذہب زیادہ صحیح اور زیادہ ظاہر ہے (مسک الختام ص ۵۱۲)۔

اللہ نے مختار بنایا عبداللہ کے پیارے کو
فرش میں سے عرش بریں تک قبضہ کملی والے کا

☆......☆......☆

﴿...... بحث ونظر ......﴾

☆...... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اعظم، پیغمبر آخر ﷺ کو لامتناہی کمالات وفیوضات سے سرفراز فرمایا ہے، ایک امتی کا کام ہے کہ اپنے نبی کا ہر حال میں غلام رہے اور اس کی شان وعظمت کو سلام دل پیش کرتا رہے، ہمارے ہاں معاملہ کچھ متضاد ہے، بعض لوگ کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور بارگاہ رسالت میں ہرزہ سرائی کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ یہ شان وفاداری نہیں، حضرت امام ابوالبرکات نسفی الحنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

> ''حضور پیغمبر خدا ﷺ دین ودنیا کے جملہ امور میں اہل اسلام پر سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں، آپ کا حکم ان پر زیادہ نافذ ہے، لہٰذا اہل اسلام پر فرض ہے کہ وہ اپنی جانیں بارگاہ رسالت میں نذر کردیں اور ان پر نچھاور کردیں'' (تفسیر مدارک جلد ۳ ص ۴۵۲)

بعض حضرات چند دلائل پیش کر کے حضور اکرم ﷺ کے فضائل ومناقب سے روکنا چاہتے ہیں، یہاں ہم ان کے دلائل کا تجزیہ پیش کرنا چاہتے ہیں ۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

انبیا کرام سے نہ بڑھاؤ: مختلف احادیث میں وارد ہے کہ مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، یا خیر البریہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، یا میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہے، یا سب سے زیادہ کریم حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، یا میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مرتبہ سے زیادہ بڑھا دو، جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے، سو میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، وغیرہ، ان احادیث مبارکہ کی شارحین کرام نے یہی تشریح بیان فرمائی ہے کہ یہ جملے آپ نے تواضع اور انکسار کے جذبے سے ارشاد فرمائے ہیں، ورنہ قرآن وحدیث اور تمام امت کے اجماع سے یہ عقیدہ روشن ہو چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہی تمام انبیا کے سردار اور تمام مرسلین کے تاجدار ہیں۔ آپ ﷺ سابقہ انبیاء کرام کی عزت اور حرمت کے پاسبان بن کر آئے، ان کے کمالات وتعلیمات کے مصدق ٹھہرے، اس لئے آپ نے ان کی اس انداز محبت سے شان بیان فرمائی، ساتھ ساتھ دیگر احادیث مبارکہ میں اپنے مخصوص مقامات کی طرف بھی واضح اشارہ فرما دیا، مثلاً فرمایا، میں تمام نسل انسانی کا سردار ہوں، مجھے کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن آدم علیہ السلام بھی میرے لوائے حمد کے نیچے پناہ تلاش کریں گے، میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، میں پہلوں اور پچھلوں کا امام ہوں، کتنی ہی احادیث مبارکہ افضلیت مصطفیٰ کا اعلان فرما رہی ہیں، مگر بغض وعناد کا برا ہو ایک حدیث بھی دکھائی نہیں دیتی، واقعی آفتاب عین سر پہ چمکتا ہو تو بھی چمگادڑ کو نظر نہیں آتا، اندھے کو لاکھ سمجھائیں تو بھی اسے بہار گل کا ادراک نصیب نہیں ہوتا، حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

حضور علیہ السلام کا قول انما انا عبد اللہ، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، قصر قلب کے لئے ہے، یعنی جو کچھ عیسائیوں نے کہا، میں وہ کچھ نہیں، (یعنی اللہ یا ابن اللہ نہیں) یا اس میں قصر اضافی ہے، تو یہ قول اس عقیدے کے منافی نہیں کہ آپ کے لئے رسالت اور عبودیت کے علاوہ اور بھی اوصاف کمال ثابت ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ اولاد آدم کے تاجدار ہیں، حضرت ابن فارض علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے، میں ہر تعریف کو آپ کے حق میں کم تر ہی محسوس کرتا ہوں اگرچہ کوئی مبالغہ سے کام لے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان شایان تعریف بیان کی ہے، تو اب مخلوق کی تعریف کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ (جمع الوسائل جلد ۲ ص ۱۲۹)

☆......ان احادیث نبویہ کا ایک اور بھی مفہوم ہے کہ نفس نبوت و رسالت میں تفضیل کی ممانعت ہے ﴿لا نفرق بین احد من رسل﴾ یعنی رسولوں میں فرق نہیں کرتے (القرآن)، فضیلت تو زائد امور میں ہے، جو نبوت سے اوپر ہیں، کوئی رسول ہے، کوئی اولعزم رسول ہے، کسی کا مکان بلند ہے، کسی کو لڑکپن میں حکمت دی گئی، کسی کو زبور دی گئی بعض سے کلام فرمایا اور بعض کے درجات بلند کئے ارشاد قرآنی ہے، بے شک ہم نے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی (سورۃ بنی اسرائیل) دلائل سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ان زائد کمالات میں سب انبیا کرام سے افضل ہیں، آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

دین میں مبالغہ نہ کرو: ان حضرات کا یہ بھی تقاضا ہے کہ دین میں مبالغہ نہ کرو، جیسا کہ اعلان خداوندی ہے، ﴿یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم﴾ یادرہے کہ ہمارا اس آیت مبارکہ پر بھی ایمان ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ خطاب کن لوگوں کو ہورہا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو مخاطب فرمایا ہے کہ تم اپنے دین میں غلو نہ کرو، حضرت امام بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ یہودیوں کا غلو یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان گھٹاتے ہیں اور عیسائیوں کا غلو یہ ہے کہ وہ ان کی عبادت کرتے ہیں، (تفسیر انوار التنزیل ص۱۰۶)

ان کے علاوہ حضرت امام ابوسعود علیہ الرحمہ، حضرت امام نسفی الحنفی علیہ الرحمہ، حضرت امام خازن علیہ الرحمہ، حضرت امام اسماعیل الحقی علیہ الرحمہ، حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ جیسے مفسرین کرام نے بھی یہی لکھا ہے، معلوم ہوا کہ غلو میں افراط بھی شامل ہے اور تفریط بھی شامل ہے، الحمدللہ، ہم اہل اسلام اپنے محبوب اقدس ﷺ کی عبادت نہیں کرتے، ان کو الہ نہیں سمجھتے، اور نہ ہی ان کو اپنے جیسا عام بشر تصور کرتے ہیں، اس لیے یہ آیت مبارکہ ہم پر چسپاں نہیں کی جاسکتی،

حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔

دع ما ادعته النصاری فی نبیهم
واحکم بما شئت مدحاً فیه و احتکم
فانسب الی ذاته ما شئت من شرف
وانسب الی قدره ما شئت من عظم

اک نہ کہنا قوم عیسیٰ کی طرح ابن خدا
اور جیسے چاہتا ہے دل کرو ان کا بیاں
ہر کمال و مرتبہ اس ذات سے منسوب کر
ہر کہ عظمت بالیقیں ہے کمتراز اوصاف آں

☆......اس سلسلے میں ایک حدیث بھی پیش کی جاتی ہے، ﴿ لاتطرونی کمااطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبد الله ورسوله ﴾ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بڑھایا تھا، میں اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہوں۔ (بخاری ومسلم)

لیجئے اس حدیث کے متعلق ہم تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

☆......شارحین حدیث کے نزدیک یہاں حضور اقدس ﷺ نے عجز وانکسار کا اظہار فرمایا، (عمدۃ القاری جلد ۱۶ اص ۳۷)

☆......حدیث میں مطلقاً مبالغہ کی نفی نہیں، بلکہ اس مبالغہ کی نفی ہے جو عیسائیوں کی طرح کیا جائے، یعنی معاذ اللہ آپ کو ابن اللہ وغیرہ کہا جائے، اور یہ جرأت آج تک کسی مسلمان کو نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو سکے گی،

☆......حضور اقدس ﷺ کی عبدیت ورسالت میں اوصاف وکمالات کے اتنے جہان پوشیدہ ہیں کہ کسی فرد بشر کی ان تک رسائی ممکن نہیں،

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کی مدحت سرائی میں مبالغہ کو کوئی راہ نہیں، جو وصف وکمال بھی بیان کیا جائے وہ آپ کے مقام بلند سے قاصر ہے، ہاں بس صفت الوہیت کا اثبات جائز نہیں۔

مخواں او را خدا از بہر امر شرع وحفظ دین
دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مد حش انشاء

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی آپ کی حقیقت کو نہیں جانتا اور آپ کی تعریف بیان نہیں کر سکتا، جیسے آپ ہیں، ویسے آپکو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں پہچانتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی طرح کسی نے نہیں پہچانا۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۹۳)

☆......حضرت امام خالد الازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو 'ابن اللہ' کہا تو ایسی بات نہ کہنا، بے شک ہمارے نبی ﷺ نے ایسے عقیدے سے روکا ہے۔ جیسا کہ فرمایا، مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا، اس کے بعد جو چاہو، آپ کے اوصاف کمال بیان کرو اور آپ کے فضائل کے اثبات کے لئے جس خصم سے چاہو لڑائی کرو،...... آپ کے فضل وکرم کی کوئی انتہا نہیں کہ جہاں توقف کرنا پڑے، آپ کے اوصاف بے شمار ہیں اور فضائل لامحدود ہیں۔
(شرح قصیدہ بردہ ص ۳۲)

☆......حضرت امام باجوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فکل غلو فی حقه تقصیر !
ولا یبلغ البلیغ الا قلیلاً من کثیر

(غلو نصاریٰ کے سوا) ہر غلو آپ کے حق میں تقصیر ہے اور ہر بلیغ تو کثیر سے قلیل تک پہنچتا ہے (حاشیۃ الباجوری ص ۴)

☆......اس حدیث کا ایک اور بھی پہلو ہے، اگر چہ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ بخاری و مسلم کی ہر روایت درجہ صحت پر فائز ہو، حمیدی کی

روایت میں ایک راوی ''سفیان بن عینیہ'' ہے، اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہو گیا تھا، (تقریب التہذیب جلد ا ص ۳۱۲) اس کو مدلس بھی کہا گیا ہے، (ایضاً جلد ا ص ۳۱۲) پھر یہ بھی یاد رہے کہ فن حدیث میں تدلیس کو بہت بڑا جرم سمجھا جاتا ہے، ایسے راوی کی روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، اس روایت کی ایک اور سند میں ''ابراھیم بن سعد'' راوی ہے، جسکو امام یحیٰ ابن سعید علیہ الرحمہ نے ضعیف کہا ہے (ہدی الساری جلد ۲ ص ۱۱۴) یہ روایت معنعن بھی ہے، حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بعض اہل علم کے نزدیک معنعن سے مطلقاً احتجاج نہیں ہو سکتا، کیونکہ انقطاع کا احتمال ہوتا ہے، (شرح مسلم جلد ا ص ۲۱)

ہمارے جیسے بشر: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں، مٹی سے بنے ہیں، کیونکہ قرآن نے فرمایا ﴿قل انما انا بشر مثلکم﴾ فرمادو، میں تو تمہاری طرح کا بشر ہوں، لہذا آپ کی شان بڑے بھائی کے برابر بیان کرنی چاہیے۔ ایسی خرافات سے اہل ایمان کے سینے چھلنی کیے جاتے ہیں، کاش ان لوگوں کو قرآن و حدیث کی سمجھ ہوتی تو مقام رسالت و نبوت کی نزاکتوں کو جانتے، جہاں جنید و بایزید جیسے اہل عرفان دم بخود دکھائی دیتے ہیں۔ قرآن پاک نے اگر بشر مثلکم فرمایا ہے تو قد جاء کم من اللہ نور بھی فرمایا ہے، برھان من ربکم بھی کہا ہے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ حضور اقدس ﷺ ظاہری اور باطنی طور پر بیمثال ہیں، جس آنکھ نے بھی اس جمال جہاں آرا کا جلوہ دیکھا، پکار اٹھی، ایسا جلوہ کہیں اور نہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے پوچھ لیں، فرماتے ہیں' میری آنکھ نے آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا، (ترمذی و بیہقی، زرقانی جلد ۴ ص ۷۳)۔

رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی

رہ گیا بوسہ دہ نقش کف پا ہو کر

پھر 'بشر مثلکم' کا کیا مطلب ہے کہ آپ کی بشریت کا انکار نہ کیا جائے، آپ صورۃً بشر ہیں تاکہ عالم بشریت آپ کے فیضان نور سے مالا مال ہو جائے، چند علما کرام سے استفادہ کیجئے۔

☆...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حضور اقدس ﷺ سراپا نور تھے کہ چشم حیرت دیکھ کر خیرہ ہو جاتی، آپ ماہ و آفتاب کی طرح روشن تھے، اگر آپ نے بشریت کا نقاب نہ اوڑھا ہوتا تو کسی میں جلوہ دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی اور نہ آپ کے حسن کا ادراک ممکن ہوتا، (مدارج النبوۃ ۱/۱۰۹)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تو ساری بات واضح فرما دی ﴿فی انما انا بشر مثلکم، علم اللہ تعالیٰ رسولہ، محمد ﷺ التواضع﴾ اس آیت ﴿انما انا بشر مثلکم﴾ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو تواضع کی تعلیم دی ہے (تفسیر خازن جلد ۳ ص ۲۱۴)

☆...... حضرت امام یوسف نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور انور ﷺ صورت بشری میں نور مجسم ہیں، کہا گیا ہے کہ جب کوئی فرشتہ صورت بشری میں مجسم ہوتا ہے تو اس کا بھی سایہ نہیں ہوتا، (جواہر البحار جلد ۴ ص ۱۸۲)

☆...... حضرت امام علی القاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اکثر لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا عرفان تو حاصل کر لیا، مگر حضور اقدس ﷺ کو نہ پہچان سکے ﴿لان حجاب البشریۃ غطی ابصارھم﴾ کیونکہ آپ کے حجاب بشری نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا ہے (شرح شمائل ص ۹)

☆......مولوی قاسم نانوتوی صاحب بھی نغمہ سرا ہیں ۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

☆......آیت مبارکہ ﴿ انما انا بشر مثلکم ﴾ مکمل پڑھی جائے تو سارا اشکال ختم ہو جاتا ہے، آگے الفاظ ہیں ﴿یوحیٰ الی﴾ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اسی ایک وصف عظیم نے آپ ﷺ کو تمام جہان بشریت سے ممتاز کر دیا ہے باقی اوصاف کا کیا کہنا، جو شخص کہتا ہے کہ میں محبوب خدا ﷺ کی مانند ہوں، کیا وہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، وہ رسالت الٰہی کے مقام پر فائز ہے، ہرگز نہیں کر سکتا، تو پھر وہ ان کی مانند کیسے ہو گیا؟ حضرت امام یوسف نبہانی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے

"تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ پر ایمان کامل کی ایک شرط یہ ہے کہ آدمی کو اس بات پر ایمان ہو کہ خدا نے آپ کے جسم مبارک کو ایسی صورت میں پیدا کیا ہے، کہ کسی آدمی کو بھی نہ تو پہلے ایسا جسم دیا گیا اور نہ بعد میں دیا جائیگا، بوصیری نے کیا خوب کہا ہے،

فھو الذی تم معناہ وصورتہ
ثم اصطفاہ حبیباً باری النسم

منزہ عن شریک فی محاسنہ

فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے تمام اوصاف ہم پر ظاہر نہیں کیئے گئے، کیونکہ اگر آپ کے تمام اوصاف ظاہر کر دیئے جاتے تو ہماری آنکھیں انہیں دیکھنے کی تاب نہ لاسکتیں" (الانوار المحمدیہ باب ۳)

☆...... یاد رہے کہ کسی صحابی نے آپ کو اپنی مثل بشر نہیں کہا، وہ آپ کو کمالات الٰہیہ کا آئینہ سمجھتے تھے، اوصاف انبیا کا مجموعہ تصور کرتے تھے، اگر وہ آپ کو اپنی طرح کا انسان کہتے، یا اپنا برادر اکبر خیال کرتے تو کبھی آپ کے پسینے کا تبرک حاصل نہ کرتے...... کبھی آپ کے وضو کا پانی سنبھال کر نہ رکھتے...... کبھی آپکا لعاب دہن چہرے پر نہ ملتے...... کبھی آپ کے بال مبارک جان سے عزیز نہ سمجھتے...... کبھی جنبی ہونے کی حالت میں ان سے ہاتھ ملانے کو خلاف ادب نہ سمجھتے (کتاب الحیض) کبھی آپ کے فضلات طیبہ کو نوش جاں نہ کرتے[1]...... کبھی آپ پر پروانہ وار شہید ہونے کے لئے تیار نہ ہوتے، کبھی آپ

---

[1]: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ کے بول شریف کو پاک سمجھا ہے، اسی لئے وہ اسے پی لیا کرتے تھے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے پی لیا تو فرمایا تیرے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا، نہ وہ دوزخ میں جائے گا۔ (المواہب الدینہ جلد ۲ ص ۷ ۳۱، الانوار المحمدیہ ص ۲۱۹، سیرت حلبیہ جلد ۲ ص ۱۳۳۱ المستدرک جلد ۴ ص ۲۳، زرقانی جلد ۴ ص ۲۳۱، دلائل النبوۃ جلد ۲ ص ۲۳۳، حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (کتاب الشفاء جلد ۱ ص ۶۵) حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ، حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ آپ ﷺ کے فضلات پاک ہیں، (ردالمحتار جلد ۱ ص ۲۳۳) مندرجہ ذیل علما کرام نے بھی آپ کے فضلات کے بارے میں طہارت کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ ۱۔ حضرت امام نووی، شرح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۰ ، ۲۔ حضرت امام خفاجی، نسیم الریاض جلد ۱ ص ۳۵۲)، ۳۔ حضرت قاضی عیاض مالکی، کتاب الشفا جلد ۱ ص ۶۲ ، ۴۔ حضرت امام ابن حجر مکی، بحوالہ مدارج النبوۃ جلد ۱ ص ۲۶، ۵۔ حضرت امام اسماعیل حقی، روح البیان جلد ۵ ص ۶، ۶۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی، مدارج النبوۃ جلد ۱ ص ۲۶، ۷۔ حضرت امام زرقانی، زرقانی علی المواہب جلد ۲ ص ۳۹ ، ۸۔ حضرت امام شعرانی، الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۶۲، ۹۔ حضرت امام ابن عابدین شامی، ردالمحتار جلد ص ۲۳۳) ۱۰۔ حضرت امام سیوطی، الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۵۲،

۱۱۔ حضرت شیخ عبدالعزیز دہلوی، تفسیر فتح العزیز پارہ ۳۰ ص ۲۱۹ ، ۱۲۔ حضرت امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری جلد ۵ ص ۳۵۹

سے محبت واطاعت کا والہانہ اظہار نہ کرتے ...... کبھی آپ کے وجود کو نور علیٰ نور نہ جانتے ...... کبھی آپ کی شان وعظمت کے قصیدے نہ الاّپتے ...... ان لوگوں نے آپ کو عقل ناقص کے پیمانوں پر نہیں تولا، عشق کامل کی نگاہوں سے دیکھا ہے ۔

من رانی قد رای الحق جو کہے
کیا بیان اس کی حقیقت کیجئے

تعظیم نہ کیا کرو: بعض حضرات کا خیال ہے کہ بزرگان دین کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہونا چاہیے، حدیث مبارک ہے "تم عجمیوں کی طرح کھڑے نہ ہوا کرو جو کہ ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں" یہ حدیث مبارک بھی محدثین کرام نے تواضع کے باب میں ذکر کی ہے، حضرت امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے انیسویں فصل میں بیان کی ہے اور لکھا ہے، آپ لوگوں میں بڑے ہی متواضع تھے تکبر نہ کرتے تھے، کافی ہے کہ آپ لوگوں میں نبی بادشاہ بننا چاہتے ہیں یا نبی بندہ، سو آپ نے نبی بندہ ہونا اختیار کرلیا (کتاب الشفا جلد ۱)

اب دیکھنا یہ ہے کہ امت کے ایمان کا کیا تقاضا ہے، نبی اکرم ﷺ تو نہایت اعلیٰ ظرف کے مالک تھے، آپ نے بطور عجز وانکسار جو فرمادیا ہے تو کیا صحابہ کرام اسی پر جم گئے، نہیں انہوں نے قرآن پاک کے احکام پر عمل کرتے ہوئے ادب وتعظیم کی بلند پایہ مثالیں قائم کردیں، قرآن پاک نے واضح فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کرو اور توقیر کرو، ان سے آگے نہ بڑھو، ان کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو، ان کو ایک دوسرے کی طرح نہ پکارو، ان کو راعنا نہ کہو، انظرنا کہو، بخاری شریف میں عروہ بن

مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اسکی اتنی تعظیم کرتے ہوئے نہ دیکھا جتنی حضور پرنور ﷺ کے اصحاب آپ کی تعظیم کرتے ہیں، جہاں تک قیام تعظیمی کا تعلق ہے تو خود حضور اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا، صحابہ تم اپنے سردار اور بہترین انسان کے لئے قیام کرو، محدثین امت نے قیام تعظیمی کے جواز کے لئے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، پھر حضور اقدس ﷺ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے قیام فرماتے تھے، اور وہ بھی آپ کے لئے قیام کرتی تھیں، (جامع ترمذی) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے لئے قیام فرمایا (الادب المفرد) باقی رہا مذکورہ صدر حدیث کا جواب تو اس میں مطلقاً قیام کی نفی نہیں، عجمیوں کی طرح قیام کی نفی ہے تا کہ اہل اسلام کی اہل کفر سے مشابہت نہ ہو جائے، پھر یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اس کے راوی مجہول ہیں، لہذا اس سے استدلال جائز نہیں۔ اب تعظیم مصطفیٰ کی ضرورت واہمیت پر چند علما کرام کے مبارک ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔

☆...... حضرت امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جس نے سارے قرآن میں غور کیا تو اسے سارا قرآن حضور اقدس ﷺ کی تعظیم عظیم سے سرشار نظر آئے گا (جواہر البحار جلد ۳ ص ۲۵۱)

☆...... حضرت امام عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، بے شک حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد بھی تعظیم ویسے ہی ضروری ہے جیسے حیات ظاہری میں ضروری تھی، اس لئے کہ آپ زندہ ہیں (شرح الشفا للقاری جلد ۳ ص ۳۹۶)

☆...... حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، علما کرام نے مزار مصطفیٰ کے قریب آواز کو بلند کرنا مکروہ قرار دیا ہے، کیونکہ آپ مزار اقدس میں زندہ ہیں (روح البیان ۵/۰ ۶۷)

☆...... حضرت امام ابن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ادب کی

تعلیم دی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حضور اپنی آواز بلند نہ کریں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۲۰۵)

☆......علامہ ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر آپ ﷺ کی تعزیز و توقیر فرض فرمائی ہے۔ آپ کی تعزیز یہ ہے کہ آپ کی نصرت و امداد کی جائے، اور ہر ایذا کو روکا جائے، اور توقیر یہ ہے کہ آپ کی تکریم کی جائے اور ہر طریقے سے آپ کی عزت کا تحفظ کیا جائے، (الصارم المسلول ص ۲۰۹)

☆......شیخ التفسیر امام مبرد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ﴿تبالغوا فی تعظیمه﴾ یعنی ﴿تعزروه﴾ کا مطلب ہے، ان کی تعظیم میں مبالغہ کرو، امام مبرد علیہ الرحمہ کی یہ تعریف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے موافق ہے۔ (نسیم الریاض جلد ۳ ص ۳۸۴)

☆......☆......☆

دریچہ سوم

جلوۂ دست قدرت

جلوہ دست قدرت

☆

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو تکوینی اختیارات سے بھی سرفراز فرمایا ہے، جنھیں آپ کا معجزہ کہا جاتا ہے، حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے معجزات حد وشمار سے خارج ہیں، (تفسیر کبیر جلد ۸ص ۷۰۹)

حضرت امام سید الناس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کے معجزات کی تعداد اتنی ہے کہ حصر سے باہر ہے، اسے کوئی دیوان جمع نہیں کرسکتا (جواہر البحار ۱/۲۲۱)

☆...... حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو انبیا کرام کے معجزات کی مثل بھی معجزات حاصل ہوئے اور ان کے علاوہ بھی اتنے خصائص نصیب ہوئے۔ جنکا احاطہ کرنا ناممکن ہے، (جواہر البحار جلد ۲ ص ۸۹)

ہاں! ہاں، حضور اکرم ﷺ دست قدرت کے مظہر کامل ہیں...... صفت تکوین کا پرتوِ جمال ہیں...... یہ کائنات کیا ہے، بس آپ کی نگاہ جلال کی جولانگاہ ہے، آیئے حصول برکت کیلئے چند عظیم الشان معجزات وکمالات کا تذکرہ کریں،

کنکریوں سے کافر دوڑ گئے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ رہے، آپ سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے، جب مقابلہ ہوا تو مسلمان پیچھے کو بھاگنے لگے، مگر آپ خچر کو کفار کی طرف دوڑا رہے تھے، میں لگام پکڑ کر خچر کو تیز بھاگنے سے روک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عباس، اصحاب سمرہ کو آواز دو، میں نے آواز دی تو وہ لبیک کہتے ہوئے دوڑ آئے اور انہوں نے کفار سے لڑائی شروع کر دی۔ انہوں نے انصار کو آواز دی، پھر بنو حارث بن خزرج کو پکارا، آپ خچر پر سواران کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس وقت تنور گرم ہے، پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینک دیں، اور فرمایا، رب محمد کی قسم! وہ شکست کھا گئے، میں دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھینکیں تو ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ بھاگ گئے (مسلم، کتاب الجہاد)

☆...... حضور اقدس ﷺ بہت شجاع تھے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ تیز ہوتی تو ہم خود کو پناہ مصطفیٰ میں بچاتے تھے، ہم میں بہادر وہ ہوتا تھا جو جنگ میں آپ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا (مسلم، کتاب الجہاد)

برتن کھانے سے بھر گئے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، زادراہ ختم ہو گیا، آپ کا خیال تھا کہ بعض اونٹ ذبح کر دیئے جائیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ، کاش آپ لوگوں کے بچے کھچے کھانے جمع کر کے اس پر برکت کی دعا فرمائیں، حضور نے ایسا ہی

کیا، پھر جس شخص کے پاس گندم تھی وہ گندم لے آیا، جس کے پاس کھجوریں تھیں، وہ کھجوریں لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی، جس کی برکت سے وہ کھانا اسقدر زیادہ ہوگیا کہ تمام لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو شخص توحید ورسالت کی گواہی دیتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے گا، وہ جنتی ہوگا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

سارے آدمی سیراب ہوگئے: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ تم دوپہر سے لے کر رات تک سفر کرو گے اور انشاء اللہ کل صبح تک پانی پر پہنچ جاؤ گے۔ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سفر کرتے رہے، حتیٰ کہ آدھی رات آگئی، اس وقت میں آپ کے پہلو میں تھا، آپ کو اونگھ آنے لگی، جب آپ سواری پر جھکے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا، آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے، پھر آپ چلتے رہے کہ رات ڈھل گئی۔ پھر آپ سواری پر جھک گئے، تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا، آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے۔ اخیر شب کا عمل شروع ہوگیا۔ آپ پھر سواری پر پہلے سے زیادہ جھک گئے، قریب تھا کہ آپ گر پڑتے، میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ نے سر اقدس اٹھا کر پوچھا، تم کون ہو، میں نے عرض کیا، 'ابو قتادہ' آپ نے پوچھا، تم کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو، میں نے عرض کیا، پوری رات اسی طرح چلتا رہا ہوں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے، جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ آپ نے

فرمایا۔تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں سے اوجھل ہیں۔کیا تمھیں کوئی شخص نظر آرہا ہے، میں نے عرض کیا، ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا، ایک سوار اور بھی ہے، یہاں تک ہم سات سوار جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ راستے کے ایک کنارے ہو گئے اور اپنا سر اقدس رکھ لیا، نیز فرمایا تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا، پھر سب سے پہلے آپ بیدار ہوئے، اس وقت سورج آپ کی پشت پر آچکا تھا، ہم لوگ بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھے، آپ نے فرمایا، چلو سوار ہو کر یہاں سے نکل چلو، جب سورج بلند ہو گیا تو آپ سواری سے اترے اور میرے پاس جو وضو کا برتن تھا، منگوایا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ نے کم پانی ڈال کر برتن سے وضو کیا، پھر فرمایا، اس برتن کی حفاظت کرنا، عنقریب اس میں ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی۔حضرت بلال نے اذان کہی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھ کر صحابہ کرام کو صبح کی نماز پڑھائی، جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے، آپ سوار ہوئے تو ہم بھی سوار ہو گئے، ہر ایک شخص ایک دوسرے سے سرگوشی کرنے لگا کہ آج جو نماز ہم سے قضا ہوگئی تو اسکا کفارہ کیا ہوگا۔آپ نے فرمایا، کیا تمھارے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں، نیند میں کوئی تقصیر نہیں ہے، تقصیر تو یہ ہے کہ کوئی آدمی نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے، جس کسی کو یہ صورت پیش آجائے وہ بیدار ہونے کے بعد نماز پڑھ لے، اور دوسرے دن اپنی نماز وقت پر پڑھ لے، پھر فرمایا تمھارا کیا خیال ہے، دوسرے لوگوں نے کیا کیا ہوگا، پھر خود ہی فرمایا کہ لوگوں نے صبح کے وقت اپنے نبی کو نہیں دیکھا، ابو بکر اور عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمھارے پیچھے ہیں، وہ تمھیں چھوڑنے والے نہیں، دوسرے لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ ہمارے آگے ہیں، اگر ابو بکر اور عمر کی بات مان لیتے تو بہتر ہوتا۔پھر ہم ان لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے، جب دن چڑھ چکا تھا، اور ہر

چیز گرم ہو گئی تھی، سب لوگ کہنے لگے ، یا رسول اللہ ،ہم تو پیاس سے ہلاک ہو گئے۔آپ نے فرمایا،تم لوگ ہلاک نہیں ہو گے،آپ نے پانی کا برتن منگوایا،اور پانی انڈیلنا شروع کر دیا اور میں (ابوقتادہ) لوگوں کو پانی پلانے لگا۔لوگوں نے جب دیکھا کہ پانی صرف ایک برتن میں ہے تو سب اس برتن پر ٹوٹ پڑے۔آپ نے فرمایا، سکون سے پانی پیو۔تم سب سیر ہو جاؤ گے، پھر لوگ مطمئن ہو گئے،آپ پانی انڈیلتے رہے اور میں پانی پلاتا رہا، سب سیر ہو گئے تو صرف میں اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے ،آپ نے مجھ سے فرمایا، پیو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب تک آپ پانی نہ پیئں گے، میں نہیں پیوں گا۔آپ نے فرمایا،قوم کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، چنانچہ میں نے بھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پانی پی لیا، پھر سب لوگ پانی تک آسودگی سے پہنچ گئے۔(کتاب المساجد)

ٹھنڈا ٹھنڈا ، میٹھا میٹھا

پیتے ہم ہیں، پلاتے یہ ہیں

زبردست جن پر قبضہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گذشتہ شب ایک زبردست جن میری طرف بڑھا، تا کہ میری نماز توڑ دے، اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا۔میں نے اسکا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں، حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو۔پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی ،اے اللہ مجھے معاف کر دے، مجھے ایسی سلطنت عطا کر دے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے، پھر اللہ

تعالیٰ نے اس جن کو ناکام کر دیا (مسلم، کتاب المساجد)

مختصر کھانا اور تین سو صحابہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے نکاح فرمایا اور اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس گئے ۔ میری والدہ ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کھانا) تیار کیا اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، اے انس، اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، اور عرض کرو، اس کو میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اور سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ، یا رسول اللہ! یہ ہماری طرف سے آپ کے لئے تھوڑا سا نذرانہ ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ، میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے، اور کہتی ہے کہ یہ کھانا آپ کے لئے تھوڑا سا نذرانہ ہے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دو اور فلاں فلاں کو بلا لاؤ، اور جو لوگ تمھیں ملیں ان کو اور چند لوگوں کا نام لیا، میں ان لوگوں کو بلا لایا۔ ان کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا، انس وہ طباق لے آؤ، وہ اندر آئے حتیٰ کہ چبوترا اور کمرہ بھر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی ایک حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے آگے سے کھائے، ان سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، آپ نے فرمایا، انس یہ طباق اٹھالو، اب میں فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ جس وقت میں نے طباق رکھا تھا، اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب میں نے طباق اٹھایا، اس وقت کھانا زیادہ تھا، (مسلم، کتاب النکاح)

کھانا اور پانی بڑھ گیا: حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے، وہاں تنگی کی شکایت ہوئی، حتیٰ کہ ہم نے اپنی بعض سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، تب رسول اللہ ﷺ

نے حکم دیا کہ ہم اپنے اپنے زادراہ جمع کرلیں، پھر ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا گیا، جس پر سب کے زادراہ جمع کیے گئے، میں اس چمڑے کا اندازہ کرنے کے لئے آگے بڑھا تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا، اس وقت لشکر میں ہم چودہ سو صحابہ تھے، ہم سب نے اس کو کھایا حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے، پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلوں کو بھر لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، کیا وضو کا پانی ہے، ایک شخص لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال لیا، اور ہم سب صحابہ نے اس سے اچھی طرح وضو کیا، اور چودہ سو صحابہ نے اچھی طرح پانی بہایا، پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور پوچھا، کیا وضو کا پانی ہے، آپ نے فرمایا وضو سے فراغت ہو چکی ہے۔ (مسلم، کتاب اللقطہ)

حدیبیہ کا کنواں: حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ گئے، ہم اس وقت چودہ سو افراد تھے، اور اس جگہ پانی کی اتنی کمی تھی کہ وہاں پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، پھر یا تو آپ نے کوئی دعا کی اور یا آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالا، سو کنوئیں کا پانی جوش میں آ گیا، ہم نے خود بھی پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا، پھر آپ نے درخت کی جڑ میں بیٹھ کر ہم کو بیعت کیا۔ لوگوں میں سب سے پہلے میں نے آپ کی بیعت کی، (مسلم، کتاب الجہاد)

انگلیوں سے پانی نکل پڑا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگایا تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس سے وضو کرنے لگے۔ میں نے

اندازہ کیا کہ وہ ساٹھ سے اسی تک لوگ تھے۔ میں اس پانی کی طرف دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے۔ آپ نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا، آپ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھ دی۔ پھر آپ کی انگلیوں سے پانی نکلنے لگا، آپ کے تمام اصحاب نے وضو کرلیا۔ اس وقت لوگوں کی تعداد اندازاً تین سو ہوگی۔ (ایضاً)

گھی بڑھتا رہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو اس کپی سے کچھ گھی مل جاتا۔ ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اس طرح حل ہوتا رہا۔ ایک دن انہوں نے اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم نے کپی کو نچوڑ لیا، انہوں نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا، اگر تم اسی طرح رہنے دیتی تو اس سے گھی ملتا رہتا۔ (ایضاً)

جو میں برکت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آکر کھانا طلب کیا، آپ نے اسے نصف وسق جو دیئے۔ وہ شخص، اس کی بیوی اور ان کا مہمان وہ جو کھاتے رہے حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا، اگر تم ان کو نہ ماپتے تو تم یونہی کھاتے رہتے اور وہ پھر بھی باقی رہتے۔ (ایضاً)

تلک عشرۃ کاملۃ

﴿......چند اور ایمان افروز واقعات......﴾

☆......جامع صحیح مسلم شریف عظمت مصطفیٰ کے ایمان افروز واقعات سے مالا مال کتاب ہے۔ چند اور واقعات کا مطالعہ کر کے دیدہ ودل کو فیض یاب کیجئے۔

بخشے ہے جلوہ گل ذوق تماشا غالب
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا

﴿۱﴾

☆......حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہا اعوذ باللہ، اللہ کی پناہ، وہ اور مارنے لگے، اس نے کہا، اعوذ برسول اللہ، اللہ کے رسول کی پناہ، انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے، جتنا تم اس پر قادر ہو، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆......ایک روایت ہے کہ، آپ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا، (ایضاً)

﴿۲﴾

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، روئے زمین پر جو مسلمان بھی ہے، دوسرے لوگوں کی بہ نسبت میں اس کا زیادہ ولی ہوں، تم میں سے جو شخص قرض یا بال

بچے چھوڑ کر فوت ہو جائے، اس کا میں کفیل ہوں اور جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہو جائے، وہ اس کے وارثوں کا ہے، خواہ وہ جو بھی ہوں، (مسلم، کتاب الفرائض)

﴿۳﴾

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اس اثناء میں رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ کے ساتھ اٹھ کر یہودیوں کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ان سے بہ آواز بلند فرمایا، اے یہودیو، مسلمان ہو جاؤ، تم سلامت رہو گے، انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، آپ نے تبلیغ کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، میں بھی یہی چاہتا ہوں، یہ تین مرتبہ فرمایا، سنو، زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال دوں، لہذا تم میں سے جو شخص اپنے مال بیچنا چاہتا ہے، بیچ دے، ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (مسلم، کتاب الجہاد)

﴿۴﴾

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ تنہا رہ گئے۔ آپ کے ساتھ صرف سات انصاری اور دو قریشی تھے، جب کفار نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا، ان کو ہمارے پاس سے کون دور کرے گا، اس شخص کو جنت ملے گی، یا فرمایا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر انصار میں سے ایک شخص آگے بڑا، حتیٰ کہ شہید ہو گیا، کفار نے پھر آپ کو گھیر لیا، آپ نے فرمایا، ان کو ہم سے کون دور کرے گا، اس کے لئے جنت ہوگی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر ایک انصاری مرد آگے بڑھا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، پھر یونہی سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ سب انصاری شہید ہو گئے، پھر رسول

اللہ ﷺ نے اپنے دونوں صاحبوں سے فرمایا، (کیا) ہم نے اپنے اصحاب سے انصاف نہیں کیا، (مسلم، کتاب الجہاد)

﴿۵﴾

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کاش آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں، آپ دراز گوش پر سوار ہو کر اس کی طرف گئے، اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ گئے، وہ زمین شوروالی تھی، جب نبی اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا، ایک طرف ہٹو، بخدا تمھارے گدھے کی بو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے، ایک انصاری نے (غیرت عشق مصطفیٰ کا مظاہرہ کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے دراز گوش کی بو، تم سے زیادہ خوشبودار ہے، اس پر ابن ابی کی قوم کا ایک شخص غضب ناک ہو گیا، پھر ہر طرف کے لوگ غصے میں آ گئے، اور وہ ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں سے لڑنے لگے۔ (ایضا)

﴿۶﴾

☆......حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل امین علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہو گئی، مشرکین نے کہا کہ محمد مصطفیٰ کو چھوڑ دیا گیا ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، ﴿و الضحیٰ و اللیل اذا سجیٰ ما ودعك ربك و ما قلیٰ﴾ قسم ہے (تیرے) چہرہ انور کی اور گیسوئے اقدس کی، تیرے رب نے تجھے ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ تجھ سے ناراض ہوا، (مسلم، کتاب الجہاد)

﴿۷﴾

☆......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے

اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس پر دم کرتے، جب آپ مرض وصال میں تھے تو میں آپ پر دم کرتی اور آپ کے ہاتھ کو آپ پر پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔ (کتاب السلام)

﴿۸﴾

☆...... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انصار، مزینہ، جہینہ، غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد سے ہے، وہ لوگوں کے علاوہ میرے مددگار ہیں، ﴿واللہ و رسولہ مولاھم﴾ اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے، (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

﴿۹﴾

☆...... حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ تبوک میں صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کعب بن مالک کو کیا ہوا، بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا، یارسول اللہ، اس کو دو چادروں اور اپنے پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بہت بری بات کہی ہے، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول، ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے، رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ آپ نے ایک سفید پوش شخص کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا کن اباخیثمہ، تو ابوخیثمہ ہو جا، تو وہ ابوخیثمہ انصاری ہو گیا، یہ وہی شخص تھے جنھوں نے ایک صاع چھوارے صدقہ کیے تھے، تو منافقین نے انہیں طعنہ دیا

تھا، (مسلم، کتاب التوبہ)

نوٹ:

☆......اس حدیث مقدس کے الفاظ ﴿کن ابا خیثمہ﴾ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو تکوینی اختیارات سے سرفراز فرمایا ہے، حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

'حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے جواز کے لئے لفظ کن کے ساتھ تصرف فرمایا، کیونکہ آپ کو معجزات ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا تھا، یہ اسی طرح ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا ﴿کن ابا ذر،﴾ ابوذر ہو جا تو وہ ابوذر ہو گئے، اور ایک شاخ کو فرمایا، ﴿کن سیفا﴾ تلوار ہو جا تو وہ تلوار ہو گئی، (الیواقیت والجواہر جلد ا ص ۱۴۷)

حضور اقدس ﷺ کی کمال اتباع کے صدقے سے اولیا کرام کو بھی تکوینی اختیار عطا کیا جاتا ہے، لہٰذا وہ کن فرما کر انقلاب برپا کر دیتے ہیں، حضرت علامہ آلوسی علیہ الرحمہ نے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کے تصرف کو اسی شان کی دلیل قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں، مرد کامل کا فرمان، اللہ تعالیٰ کے کن کہنے کا نائب ہے، (روح المعانی جلد ۱۹ ص ۲۰۵)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے آدم کے بیٹے، میں اللہ وحدہ ہوں، میں کن کہتا ہوں تو چیز واقع ہو جاتی ہے، تو میری اطاعت کر، میں تجھے یہ مقام عطا کر دوں گا کہ تو بھی کن کہے گا تو چیز واقع ہو جایا کرے گی"

☆......آپ کے اس فرمان اقدس کی کتنی ہی مثالیں تاریخ ولایت کو جگمگا رہی ہیں۔ پھر سرکار انبیاء، محبوب کبریا، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان تصرف کا کیا عالم ہوگا،

﴿۱۰﴾

☆......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ منیٰ میں بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا، ایک ٹکڑا پھٹ کر پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف چلا گیا، آپ نے فرمایا، گواہ ہو جاؤ (کتاب صفات المنافقین)

﴿نوٹ﴾

☆......چاند کا پھٹ جانا، حضور اکرم ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے، اس کے متعلق کثیر تعداد میں احادیث وارد ہیں، حضرت میر سید شریف اور حضرت امام سبکی نے کہا ہے کہ وہ متواتر ہیں، اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے، اس معجزے کی تفصیل حضرت امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہے کہ کفار مکہ نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لئے چاند کو دو ٹکڑے کر دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے، چودھویں کی رات تھی، آپ نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کافروں کا مطالبہ پورا کردے، اس رات چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، اس کا ایک ٹکڑا ابوقبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا قعیقعان پر تھا۔ آپ نے صدا بلند فرمائی، اے ابوسلمہ بن عبدالاسد، اے ارقم بن ارقم، گواہ ہو جاؤ، (دلائل النبوۃ ص ۲۳۳)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹا تو کفار قریش کہنے لگے کہ یہ ابن ابی کبشہ[1] کا جادو ہے، آپ نے فرمایا، ذرا انتظار کرو، باہر سے مسافر آئیں گے تو تصدیق ہو جائے گی، محمد مصطفیٰ ساری دنیا پر تو

---

[1]: کفار عرب حضور ﷺ کو "ابن ابی کبشہ" کہا کرتے تھے، ابی کبشہ آپ کے آبائے کرام میں ایک شخص کی کنیت ہے، جو لوگوں کو بت پرستی سے روکا کرتے تھے۔

جادو نہیں کرتے ، (ایضا) ۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے ، چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے منکر دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

﴿ربنا تقبل منا ھذا الکتاب و اجر نا من کل عتاب و عذاب وارزقنا حسن الماب و لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوھاب و صلی علیٰ حبینا و شفیعنا محمدٍ و الہٖ و اصحابہٖ الیٰ یوم یقوم الحساب﴾

﴿......کتابیات......﴾

1: قرآن مجید

2: صحیح مسلم شریف، امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ

3: صحیح بخاری شریف، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ

4: جامع ترمذی شریف، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ

5: سنن نسائی شریف، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ

6: سنن ابی داؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ

7: سنن ابن ماجہ، امام ابوداؤد محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ

8: مسند امام اعظم، امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت متوفی ۱۵۰ھ

9: موطا شریف، امام مالک بن انس اصحی مدنی متوفی ۱۷۹ھ

10: صحیح ابن خزیمہ، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ متوفی ۳۱۱ھ

11: مصنف ابن ابی شیبہ، امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ

12: مسند احمد، امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ

13: مسند دارمی، امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی ۲۵۵ھ

14: سنن دارقطنی، امام علی بن عمر دارقطنی متوفی ۳۸۵ھ

15: سنن کبریٰ، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ

16: مجمع الزوائد، امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ

17: الادب المفرد، امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ

18: المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ

19: جامع الصغیر، امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

20: مشکوٰۃ، امام ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۲ھ

21: کنزالعمال، امام علی متقی، برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

22: مسند ابویعلی، امام احمد بن علی المثنی متوفی ۳۰۷ھ

23: خصائص کبریٰ، امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

24: فردوس الاخبار، امام شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ

25: کشف الاستار، امام نورالدین علی ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ

26: شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر احمد بن طحاوی متوفی ۳۲۱ھ

27: شمائل ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ

28: مسند حمیدی، امام عبداللہ بن زبیر حمیدی متوفی ۲۱۹ھ

29: تفسیر کبیر، امام فخرالدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ

30: الجامع الاحکام القرآن، امام ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ

31: تفسیر خازن، امام علی بن محمد خازن شافعی متوفی ۷۲۵ھ

32: تفسیر ابوسعود، امام ابوسعود محمد بن محمد عمادی متوفی ۹۸۲ھ

33: تفسیر روح البیان، امام اسماعیل الحقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ

34: تفسیر مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری متوفی ۱۲۲۵ھ

35: تفسیر روح المعانی، امام ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ

36: تفسیر عزیزی، امام شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ

37: تفسیر فتح القدیر، علامہ محمد بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ

38: تفسیر درمنثور، امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

39: تفسیر ابن کثیر، امام ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

40: تفسیر جمل، امام سلیمان بن عمر جمل متوفی ۱۲۰۴ھ

41: مدارک التنزیل، امام ابوالبرکات احمد بن محمود نسفی متوفی ۷۱۰ھ

42: تفسیر جامع البیان، امام محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ

43: انوار التنزیل، امام ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی متوفی ۶۸۵

44: تفسیر جلالین، امام جلال الدین محلی وامام جلال الدین سیوطی

45: عمدۃ القاری شرح بخاری، امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ

46: فتح الباری شرح بخاری، امام محمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

47: ارشاد الساری شرح بخاری، امام احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ

48: الکواکب الداری شرح بخاری، امام محمد بن یوسف کرمانی متوفی ۷۸۶ھ

49: فیض الباری شرح بخاری، علامہ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ

50: شرح مسلم، امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ

51: اکمال المعلم، شرح مسلم، امام عبداللہ محمد بن خلفہ دشتانی متوفی ۸۲۸ھ

52: فتح الملہم شرح مسلم، علامہ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳٦۹ھ

53: شرح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدیؔ

54: مرقات شرح مشکوٰۃ، امام علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ

55: اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوی ۱۰۵۲ھ

56: فیض القدیر، امام عبدالروف مناوی

57: السراج الوہاج، علامہ صدیق حسن بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ

58: مدارج النبوۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؔ

59: تہذیب التہذیب، امام ابن حجر عسقلانی

60: لسان المیزان، امام ابن حجر عسقلانی

61: میزان الاعتدال، امام شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۵ھ

62: قاموس، علامہ مجد الدین فیروز آبادیؔ

63: المفردات، امام حسین بن محمد راغب اصفہانی

64: المقاصد الحسنہ، امام ابوالخیر شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ

65: کتاب الشفاء امام عیاض بن موسیٰ مالکی متوفی ۵۴۴ھ

66: شرح الشفاء، امام علی بن سلطان محمد القاری حنفی

67: نسیم الریاض، امام احمد شہاب الدین خفاجی متوفی ۱۰٦۹ھ

68: الوفا، امام عبدالرحمان ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ

69: مواہب لدینہ، امام احمد قسطلانی

70: زرقانی علی المواہب، امام محمد عبداللہ الباقی زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ

71: استیعاب، امام ابوعمر بن عبدالبر متوفی ۴۶۳ھ

72: مختصر سیر الرسول، شیخ عبداللہ بن محمد عبدالوہاب نجدی متوفی ۱۱۴۲ھ

73: المدخل، امام محمد بن محمد ابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ

74: سبل الھدیٰ والرشاد، امام محمد بن یوسف صالحی متوفی ۹۴۲ھ

75: زادالمعاد، علامہ ابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۸۱ھ

76: الصارم المسلول، علامہ تقی الدین ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ

77: وفا الوفاء، امام نورالدین علی ابن سمہودی متوفی ۹۱۱ء

78: الجواہر البحار، امام یوسف، نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ

79: فتح القدیر، امام کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ

80: میزان الشریعہ، امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ

81: الجواہر المنظم، امام احمد بن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ

82: البحر الرائق، امام زین الدین ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ

83: ردالمختار، امام سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ

84: فتاویٰ قاضی خاں، امام حسن بن منصور اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ

85: درمختار، امام علاالدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ

86: بہارشریعت، علامہ امجد علی رضوی متوفی ۱۳۶۷ھ

87: احیاء العلوم، امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ

88: مکتوبات، امام ربانی، مجدد الف ثانی سرہندی

89: الحاوی للفتاوی، امام جلال الدین سیوطی

90: نیل الاوطار، علامہ محمد بن علی شوکانی

91: مسک الختام، علامہ صدیق حسن بھوپالی

92: شرح فقہ اکبر، امام علی بن سلطان محمد القاری

93: الیواقیت والجواہر، امام عبدالوہاب شعرانی

94: فتاویٰ حدیثیہ، امام ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ

95: تقویت الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ

96: شمائم امدادیہ، حاجی امداداللہ مہاجر مکی متوفی ۱۳۱۷ھ

97: المورد الروی، امام علی القاری حنفی

98: الابریز، شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ

99: تحذیر الناس، مولوی قاسم نانوتوی متوفی ۱۲۹۷ھ

100: صراط مستقیم، مولوی اسماعیل دہلوی

☆.......☆.......☆